ماشاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله

الحمد لله والمنة که درین زمان سعادت اقتران حسب فرمائش جناب
مستطاب مستغنی عن الالقاب نواب سید محمد جعفر علیخانصاحب المعروف
بجناب نواب پیارے صاحب بهادر دام اقباله رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد
رسالهٔ نادر و نایاب متضمن به تواریخ قدما از سنه ۱ھ تا نهایت سنه ۱۳۰۵ھ مسمی به

خلاصة المفتاح

سنه ۱۹۲۳ع

یعنی خلاصهٔ کتاب مفتاح التواریخ مصنفهٔ مسٹر جان ولیم بیل صاحب
ملخصهٔ جناب نواب صاحب قبله مذکور الذکر دام اقباله و اجلاله
باهتمام احقران میرزا اصغر حسین و ملا احمد مالکان مطبع
در ماه جولائی سنه ۱۹۲۳ء مطابق ماه ذیقعده سنه ۱۳۴۱ هجری النبوی

در ریاض المؤمنین پریس کاظمین لکهنؤ طبع شد

خلاصة المفتاح

بسم اللہ

سنہ ۱ھ — جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غرہ ربیع الاول روز دوشنبہ آنحضرت صلعم از مکہ معظمہ ہجرت نمودند و بتاریخ دوازدہم آن ماہ بمدینہ منورہ رسیدند ہمین سال در محرم سنہ ہجری شروع شد مطابق روز جمعہ شانزدہم جولائی سنہ ۶۲۲ع و روز وفات روز دوشنبہ ہشتم جون سنہ ۶۳۲ع و از نوادر اتفاق آنکہ ہشت روز بعد وفاتش پادشاہ فارس کہ یزدجرد نام داشت تاریخ یزدجردی را وضع ساخت چنانچہ آغاز آن تاریخ مطابق است با بستم ربیع الاول روز سہ شنبہ مطابق شانزدہم جون سنہ مذکور یعنی سنہ ۶۳۲ع

سنہ ۳ھ — شہادت حضرت حمزہ شیر خدا

دوشنبہ سلخ ذیقعدہ سنہ ۳ھ بعمر پنجاہ و نہ سال

ع (اہل دین) اندر زمانہ بیرون شد

۱۰۰ ۱۰۳
۱۰۰
سنہ ۳ھ

سنہ ۱۳ھ حضرت ابوبکر	مدت خلافت حضرت ابوبکر دو سال و پنج ماہ و وفات بست و دوم جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ لفظ (جود) تاریخ است بر حاشیہ کتاب مفتاح التواریخ قطعہ بقلمی نوشتہ

قطعہ

ہست تاریخ ابوبکر (احد) ۱۳ / ہست (حی ابدی) از عثمان ۳۵	بسکہ تاریخ عمر شد (احدی) ۲۳ / مرتضی را (احدی) (و ابدی) ۴۰

سنہ ۲۳ھ حضرت عمر	خلافت حضرت عمر دہ سال و شش ماہ و بست نہ روز و رحلت در سنہ ۲۳ھ

(و اے صد و اے عدل یکس ماند)
۱۰۴
۸۰
۲۴

جعفر میگوید سنہ رحلت حضرت عمر جائے بست و ہفتم ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ و دیگر جا در ماہ محرم سنہ ۲۴ھ و جائے بست و ششم دیدہ ام۔

سنہ ۳۲ھ حضرت عباس عم حضرت رسول	ہفدہم رجب سنہ ۳۲ھ بزمانہ خلافت سوم انتقال کردند

ع ماند آفاق خالی از (سلطان) ۱۵۰
۱۸۲
۱۵۰
۳۲ھ

سنہ ۳۵ھ حضرت عثمان	وفاتش ہجدہم ذی الحجہ سنہ ۳۵ھ بعمر ہشتاد و دو سال

و جعفر در ۱۲۸۱ھ میگوید که بحیا لم تاریخ حضرت عثمان چنین آمد یکم جمادی الاخری ۳۵ھ

قطعه

گشته وقت تلاوت قرآن — قتل از دست حاسدان جاه
شد و تاریخ از سر اسمش — فرق عثمان دو پاره شد صد آه
۳۵
۳۵ھ

۳۷ھ

حضرت اویس قرنی — شب جمعه هفدهم شوال ۳۷ھ شهادت یافت در جنگ علی با معاویه
و جاے دیگر ۳۹ھ موزون است ۹

سال نقلش باتفاق بخوان — حیف ہادی برون شده ز جهان
۲۰

۵۹
۲۰
۳۹ھ

۴۰ھ

حضرت علی ابن ابیطالب عم زاد رسول و امام اول — بقولی روز ولادت او هشتم ماه جمادی الاولی است و موافق مشهور سیزدهم رجب ۳۰ھ بعد عام الفیل یعنی بست و سه سال سنین از هجرت در شهر مکه اندرون خانه کعبه از بطن فاطمه بنت اسد. چون بعمر بست و پنج سال رسید آنحضرت صلعم دختر خود فاطمه را با و تزویج کرد. در سال ۳۷ھ بسبب جنگ معاویه عزلت اختیار نمودند. زخمی شدن شب نوزدهم و انتقال شب بست و یکم ماه رمضان ۴۰ھ ع ابن ملجم برید فرق علی
۱۱۰
۶۰

در صد و هشتاد و سال بار دگر عضد الدوله دیلمی در ۳۶۶ھ بر قبرش عمارت عالی ساخت

تاریخ از مؤلف یعنی مسٹر طامس ولیم بیل صاحب

رفتم بباغ فکر دویدم بهر چمن — در شوق چیدن گل تاریخ پنجتن

ہر غنچہ را کشودم و جستم ز ہر گلے
احمدؐ و فاطمہؑ و حسینؑ و علیؑ حسنؑ
اول دو حرف بہر محمدؐ و فاطمہؑ

ناگہ بلند از بلبلے آمد بگوش من
تاریخ فوت شان محو الازمین
باقی سہ حرف بہر حسینؑ و علیؑ حسنؑ

تواریخ ولادت و شہادت چہاردہ معصومین علیہم السلام از سید محمد جعفر

خدا کی شان کہ پیدا تھا دور عام الفیل
جہان میں آئے محمد رسول عرش نشین
یہی جناب ہوے تاج انبیا بے شک
یہی جناب ہوے ختم انبیا بیقین
علیہ الف صلوٰۃ علیہ الف سلام
انھیں کے نور سے پیدا ہیں آسمان زمین
جہان میں آئے دل [illegible] پھر انکے بعد
کہ جنکی شان میں قرآن میں ہے امام مبین
یہی برادر عم زاد و خویش احمدؐ ہیں
یہی علیؑ ولی بادشاہ کشور دین
ہوئی ہیں بطن خدیجہ سے مریم کبرا سے
کہ جس جناب کے دربان تھے جبرائیل امین
علی کی زوجہ اطہر رسول کی دختر
جناب فاطمہ زہرا ہیں فخر حور العین
معظمہ کی ہے تاریخ لفظ پاکیزہ
گواہ آیہ تطہیر ہے شک اسمین نہین
بس اسکے بعد ولادت کے سن ہیں ہجری میں
جنہیں پڑھیں گے بصد ذوق و شوق اہل یقین
سر جلیل امام حسنؑ ہوے پیدا
پھر انکے بعد امام حسینؑ افسر دین
گل مراد علیؑ و محمدؐ و زہراؑ
انھیں کی شان میں قرآن میں ہے الیاسین
پھر انکے بعد ہیں عابد علی ہے جنکا نام
ملیگا جنکے تصدق سے ہمکو خلد برین
ہے جد آل میں تاریخ نوح آل نبی
یہی خلاصۃ الاعمال میں ہے اہل یقین
ہوئی ہے حضرت باقر کی بالکل تاریخ
وحید عصر امامت کے ہیں جو رکن رکین
یہ ہیں حسنؑ کے نواسے حسینؑ کے پوتے
نجیب دونوں طرف سے ز نسل سبطین نژاد
پر اسکے جعفر صادق ہے لفظ پاک نہاد
یہی جناب احادیث میں ہیں رہبر دین

برائے موسی کاظم ہے حق پردہ کا لفظ — کہ جنکے نام سے ہوتی ہے قلب کو تسکین
رضا ہیں سایۂ یزدان علی ہے جنکا نام — یہ بادشاہ خراسان ہوے فلک تمکین
خدا کے نور محمد تقی فقیہ ہوے — علی سے تا محمد ہوئی یہ پشت نوین
پھر آئے حضرت آقا علی زمانے مین — امام عصر ہوے مسند تقی کے مکین
پڑھے سبھی تاریخ عین ایمان کو — برائے عسکری باخدا امام مبین
پھر اسطرح سے ابو القاسم جواد آئے — کہ جیسے وحی الٰہی فلک سے سوے زمین
علی جلال محمد جمال ظل اللہ — مسیح و خضر کے ہمدم امام عرش نشین
جناب مہدی ہادی علیہ الف سلام — کرین ظہور بعجلت محب کہین آمین

ایضاً تاریخ انتقال

گوش کن تاریخہاے انتقال — اے محب باصد غم و رنج و محن
شد دو حرف اولین لفظ یاسن — از پئے احمد و زہرا بے سخن
عین کم شد از علی بہر علی — وا ز کیا آمدہ بہر حسن
آہ واویلا است از بہر حسین — آن شہید کربلا خونین کفن
ہاے اے سجاد شد تاریخ غم — از پئے آن حامل رنج و محن
و ز براے باقر عالی نسب — وا محمد زاہد آور جان من
آہ عبد اللہ بہر صادق است — آنکہ بودہ جان و روح پنجتن
آہ موسیٰ دل آگاہ آمدہ — از پئے کاظم امام بے وطن
واہے واے ابن موسیٰ (آوری) — بہر موسیٰ رضاے بو الحسن
از محمد ہاے جو آمد زمان — شور ماتم رفت تا چرخ کہن

ف حکیم سنائی میگوید: ہم نبی را وصی و ہم داماد: نام او ہم جواد و ہم جواد: ۱۲ مولف مدظلہ

واے مولا را یکن ضم با نقی	مجموعہ ۲۵۴	بہر معصوم وسم آقائے من
گفتہ ام ہاے حسن با بعد ازل	۲۶۰	از پئے آن عسکری شاہ زمن
ہاے تاریخ الائمہ نظم کرد		نام این اشعار کامل اہل فن
جعفر عاصی محب اہل بیت		با ہمہ محشور باد اے ذو المنن

کلام دیگر شعراجناب سید ظفر مہدی صاحب ثمیم رئیس جرول

	سنہ	
ہر دو فرزند کہ مرآت جمال جہاں اند		نصف بالا حسن[1] و نیمہ پائین ست حسین[2]

جعفر یک شعر اضافہ نمود سنہ

سنہ مرگ شہیدان جفاے امت		گیر از معجمہ نام بصد شور و شین

یعنی آخر حسن کہ نون است وپنجاہ عدد دارد و آخر منقوط حسین یا وسین کہ شصت عدد دارد

لا اعلم سنہ	من چہ گویم کربلا را واقعات		(آہ) بیرون آمدہ از اسم ذات	(اللہ) ۶۶ ۶ ۶۰
لا اعلم سنہ	سر جدا شد از حسین گشت تاریخ آشکار		ہم ز حرف بے نقط ہم از حروف نقطہ دار	(حسین) ۱۲۸ (ح ۸) ۱۲۰ (س ۶۰) (ین ۶۰)

لا اعلم سنہ — سر دین را برید بے دینے — (دین) ۶۴ ۴ ۶۰

[1] مطابق احادیث است یعنی حسنین از سر تا پا مشابہ آنحضرت بودند ۱۲

[2] در اصل کلام لفظ شبیر بود بندہ بجائیش لفظ حسین موزون نمود تا کہ قطعہ مقفّٰی شود ۱۲ مولف

[3] در اصل شہادت سید الشہدا در سنہ ۶۱ واقع شدہ گر مورخین بسبب لطافت تواریخ یک سال کم کردہ اند ۱۲

از سید ظفر مہدی صاحب (آہ و اویلا)

ایضاً از جعفر صاحب

از برائے شہادت حسنین ٭٭	جست تاریخ جعفر از قرآن ٭٭
حرف (نون) از پئے حسن دریافت ٭٭	آخرش (س) بہر تشنہ دہان ٭٭

آخر لفظ قرآن نون است و آخر کل قرآن سین است۔ ۱۲

از ملخص تسلیم تواریخ عبد الغفور خانصاحب نساخ

برائے آنحضرت صلعم — دل زآدم رفت و رروح از قدسیان ٭٭

جناب سیدہ علیہا السلام — ماند دنیا بماتمش بے جان ٭٭

جناب امیر علیہ السلام — بریدا بن ملجم چو فرق دلی ٭٭ عیان گشت تاریخ فوت علی ٭٭

جناب امام حسن علیہ السلام — حیف آفاق ماند بے اسلام ٭٭

جناب امام حسین علیہ السلام — سر دین را برید بے دینے ٭٭

باز از ینجا انتخاب مفتاح التواریخ می نویسیم

بنائے کعبہ از آدم علیہ السلام قبل طوفان نوح بعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بنا نمودند بعدہ عمالقہ تعمیر نمودند بعدہ قبیلہ جرہم بعد از ان قریش کہ رسول ہم با وشان شریک بود در سال سی و پنجم عام الفیل بودہ بعد از ان عبد اللہ زبیر در سال شصت و سہ ہجری بعد او حجاج کہ امیر الامرائے عبد الملک ابن مروان بود در سال ہفتاد و چہار ہجری بنائے عبد اللہ ابن زبیر

را تغیر داده بنای خود نها د بعد از ان هارون رشید بزمانه خود قصد کرد امام مالک منع فرمود-

سنہ ۳۰۲ھ
حضرت جنید
ع گفت ہاتف جنید ء اصل حق-
سنہ ۳۰۲ھ

سنہ ۴۲۰ھ
محمود غزنوی
آنکه محمود غزنوی بوده
سال شنقار آن خدیو زمان
واقف سر معنوی بوده
ہاتفم گفت (شاہبازجنان)
سنہ ۴۲۰ھ

سنہ ۴۳۶ھ
سید مرتضی علم الهدی
ای که او میر مرتضی بوده
لیلة الجمعه بود و سلخ سفر
سال ترحیل مرتضی بیشک
لقبش اعلم الهدی بوده
که گزشت از جهان بفضل و هنر
(قطب عدن النعیم) گفت ملک
سنہ ۴۳۶ھ

سنہ ۵۶۲
شیخ عبدالقادر جیلانی
بیستش کامل بد و عاشق تولد
۴۷۱ ۹۱
وفاتش دان (نور معشوق الٰہی)
سنہ ۵۶۲

سنہ ۵۸۲ھ
حضرت شاہ صفی الدین اردبیلی
مؤلف این بزرگ را از نخبر الواصلین نوشته تاریخ انتقال
آنکه سلطان اولیا بوده
و انکه دریاے فیض و عرفان بود
صاحب اردبیل شیخ صفی
دُرة التاج اصفیا بوده
جد شاہان ملک ایران بود
کاشف نکتہ جلی و خفی-

سنہ از جعفر سہ
برفراز آه دبر محمود کیوان بارگاه-
۲ ۹۸ ۸۶ ۲۲۹ سنہ ۴۲۰ھ
سنہ ۵۶۲ از جعفر آه عبدالقادر جیلانیم
۶ ۶۹ ۳۳۶ ۱۴۴ سنہ ۵۶۲ھ

روز تکفین او دوشنبہ بگو | صاحبِ خلد سال رحلتِ او

سنہ ۵۳۵ھ

بعد تحقیق از زمان سلطان تغرل شاہ قرآن ہفت سیارہ در برج میزان کہ برج آبی است در سنہ ۵۸۲ھ مطابق ۱۶ ستمبر سنہ ۱۱۸۶ء و این مطابق است بست و نہم جمادی الاخری یا غرہ رجب سنہ ۵۸۲ھ

(تاریخ وفات انوری ذیمثل)

۵۸۲ھ

سنہ ۶۳۳

خواجہ معین الدین چشتی

جمعہ ششم رجب وفات خواجہ معین الدین چشتی ع گو سراج جنان معین الدین

سنہ ۶۳۳ھ

سنہ ۶۷۱

جلال الدین محمد مولانا روم

مولف این بزرگ را از نجر الواصلین نوشتہ۔

آنکہ مولای روم نامش بود
از ربیع نخست بود ششم
سال مولود آن خدا آگاہ
شد رقم آفتاب عالیجاہ[1]
سنہ ۶۰۴ھ

دل فروز جہان کلامش بود
کہ طلوعش نمود چون انجم

شدہ تاریخ نقل او پنجم
سال نقلش ز اوج ہفت طبق
بے شک و ریب از جماد دوم
ہاتفم گفت قطب جنت حق
سنہ ۶۷۲ھ

سال نقلش باشتہار جہان
رَفَّعَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ می خوان
سنہ ۶۷۱ھ

[1] ع بجاے واحد بضرورت جمع نظم نمود ۱۲

سنہ / نام	تاریخ
سنہ ۷۲۵ھ امیرخسرو دهلوے	تاریخ انتقال (عدیم المثل) سنہ ۷۲۵ھ و (طوطی شکرمقال) سنہ ۷۲۵ھ
سنہ ۷۵۲ نصیرالدین چراغ دهلوے	(مه بهشت) سنہ ۷۵۲ھ
سنہ ۷۵۵ھ امام یافعی قطب مکه	(قطب اوج خلد) سنہ ۷۵۵ھ (ساکن بخلد) سنہ [illegible]ھ بسبب اختلاف دو تاریخ گفته
سنہ ۷۵۷ ابو اسحق شیرازی	تاریخ انتقال ابواسحق شیرازی که سلطنت صوری هم نمود و آخر کشته شد از خواجه حافظ شیرازی سه

ق

برو ز کاف و الف از جمادی اوّل[1] — بسال ذال و دگر نون و جاعلی الاطلاق[2]

خدایگان سلاطین مشرق مغرب — خدیو کشور عدل و کرم باستحقاق

سپهر حلم و حیا آفتاب جاه و جلال — کمال دنیا[3] و دین شاه شیخ ابواسحاق

میان عرصهٔ میدان[4] به تیغ قهر عدو — نهاده بر سر احباب خویش داغ فراق

[1] چه عجب که ذا باشد یعنی بست ویکم ماه جمادی الاولی سنہ ۷۵۷ھ ۱۲

[2] الف دنیا ساقط فرمودند ۱۲

[3] چه عجب که هیجا باشد ۱۲

	ایضاً	
خسرو روے زمین غوث زمان بو اسحٰق		که بر آن روی چو گلزار بگرید بلبل
جمعه بیست و دوم ماه جماد اوّل		واپسین بود که پیوسته بشد جزو بکل
(بلبل و سرو و سمن یاسمن و لاله و گل) ۶۴ ۲۶۶ ۱۵۰ ۱۶۱ ۶۶ ۵۰ سنه ۷۵۷ھ		هست تاریخ وفات شه سنبل کاکل

سنه ۷۶۴ھ	
خواجه قوام الدین	خواجه حافظ در تاریخ وفات خواجه قوام الدین این قطعه گفته

اعظم قوام دولت و دین آنکه بر درش		از بهر خاکبوس نمودی فلک سجود
با آن وجود و با عظمت زیر خاک رفت		در نصف ماه ذیقعده از عرصهٔ وجود
تا کس امید جود ندارد دگر ز کس		آمد حروف سال وفاتش (امید جود) سنه ۷۶۴

از الفاظ امید جود تاریخ برمی آید بشرط آنکه حرف دال را که در لفظ جود است ذال منقوطه خوانند تا عدد هفت صد و شصت و چهار میشود۔ تفرقه میان دال و ذال ازین رباعی که خواجه نصیر فرموده اند دریافت میتوان نمود رباعی

آنانکه بفارسی سخن می رانند		در معرض دال و ذال را ننشانند
ماقبل وی ار ساکن جز وای بود		دال ست وگرنه ذال معجم خوانند

وابن یمین چنین گفته است

در میان فارسی فرقی میان دال و ذال		یاد گیر از من که آن نزد افاضل اعظم است

؎ تصرف شاعرانه ۱۲

دال خوان آنرا و باقی جملہ ذال معجم است		پیش ازو در لفظ مفرد گر صحیح و ساکن است

یعنے در کلمہ کہ واقع شود اگر پیش از ان یکے از حروف علت باشد کہ واو والف و یای حطی ہست و آن حرف ساکن باشد ذال نقطہ دار است و الا دال چنانچہ انوری نیز گفتہ

از جود تو بر جہان جہانی افزود		دستت بسخا چون ید بیضا بنمود
گو قافیۂ دال زہے عالم جود		کس چون تو سخی نہست و نے خواہد بود

پس درین صورت حرف آخر کلمہ بنود و افزود کہ فارسی ست ذال نقطہ دار باشد وہمچنین حرف آخر کلمہ داد و شاد و دید و شنید و نیز اگر ماقبل آن حرفے دیگر باشد و آن حرف متحرک بود ذال نقطہ دار است مانند ایزد و آمد و امثال آن

	تاریخ وفات نجم دین خواجہ علیست	بر دال محمد چو نہی یک نقطہ
		سنہ ۶۸۸

سنہ ۷۵۲ھ

تاریخ جلوس (خدیو اسلام) - شہر جون پور را بنام سنہ ۷۵۲	سلطان فیروز شاہ باربک

عموی خود کہ محمد جونان نام داشت بنا کرد شہر جون پور - تاریخ انتقالش (وفات فیروز)
سنہ ۷۷۲ھ سنہ ۷۹۰ھ

تاریخ انتقال شمس الدین محمد یعنے حافظ شیرازی	سنہ ۷۹۱ھ

کہ شمعے بود از اہل تجلے	چراغ اہل معنی خواجہ حافظ	شمس الدین محمد یعنے حافظ شیرازی
بجو تاریخش از خاک مصلے	چو در خاک مصلی ساخت منزل	

سنہ ۷۹۱

لہ بگفتیم جان داد خواجہ علی ۱۲ جعفر سنہ ۵۲ وای فیروز شاہ عادل ہند ۱۲ جعفر -
سنہ ۶۸۸ ۶۱۵ ۶۳ ۱۱۰ ۱۴ ۶۰۶ ۱۰۵ ۵۹ سنہ ۷۹۰

(تعجب است کہ در کتاب زیر مصرع تاریخ سنہ ۷۶۲ھ تحریر اند جعفر)

سنہ ۸۰۰ھ

شیخ کمال خجندی

(عندلیب خلد)

سنہ ۸۰۰ھ

سنہ ۷۳۶ھ

امیر تیمور

شب سہ شنبہ بست و ہفتم شعبان سنہ ۷۳۶ھ ولادت یافت مطابق سنہ ۱۳۳۶ء در شہر کش از بطن نگینہ بیگم (مولد تیمور) تاریخ ولادت ۷۳۶ھ

چارشنبہ ۱۲ رمضان سنہ ۷۷۱ھ مطابق دہم اپریل سنہ ۱۳۷۰ء خسرو بادشاہ بلخ را قتل نمودہ بر تخت نشست

یابی چو جلوس تمر سلطان را | یک نقطہ نہی گر بسر دال دعا

سنہ ۷۷۱ھ

تاریخ فتح روم

سنہ ۸۰۵ھ

(غلبت الروم فی ادنی الارض)

سنہ ۸۰۵ھ

ادنی یعنے آخر حرف ضاد است کہ زبر و بینا تش ہشت صد و پنج میشود

تاریخ انتقال سلطان روم کہ در قید امیر تیمور جان بداد

(فوت ایلدرم بایزید)

سنہ ۸۰۵ھ

امیر تیمور چہار شنبہ ہفتدہم شعبان سنہ ۸۰۷ھ مطابق سنہ ۱۴۰۵ء داعی اجل را لبیک گفتند (تیمور تاآن)

سنہ ۸۰۷ھ

تاریخ انتقال

سلطان تمر کہ چرخ را دل خون کرد	وز خون عدو روی زمین گلگون کرد
در ہفدہ شعبان سوی علیین تافت	فی الحال ز رضوان سر و پا بیرون کرد

تخرجہ ۱۰۵۷ - ۲۵۰ = سنہ ۸۰۷ھ

سنہ ۸۱۷ھ

دولت خان لودے

در وفات دولتخان لودی گفت ہاتف سال او (دیکہ صاحب دولت ببرد)
سنہ ۸۱۷ھ

سنہ ۸۳۵ھ

سید قاسم انوار

وفات سید قاسم انوار النقش معین الدین سلسلہ اش بشیخ صدر الدین اردبیلی بیر

شاہ کونین قاسم انوار ‏‏— زبدۂ آل حیدر کرار
بود او دست سترلم یزلی ‏‏— واقف حالت خفی وجلی
سال ترحیل آن ملازم خلد ‏‏— گفت قاسم بخلد (قاسم خلد)
سنہ ۸۳۵ھ
مرقد او بشہر جام نگر ‏‏— بسترش نور صبح وشام نگر

سنہ ۸۴۰ھ

بدیع الدین مدار

وفات بدیع الدین مدار ہجدہم جمادی الاولی (ساکن بہشت) (ساکن بہشت)
سنہ ۸۳۰ھ — سنہ ۸۴۰ھ
(قطب المدار جنت)
سنہ ۸۴۸ھ

تاریخ مثنوی یوسف وزلیخا از تصنیف جامی از مولانا عبد الرحمن جامی مصنف

قلم نستاجی این جنس آخر ‏‏— رسانید آخرین سالے بآخر
کہ باشد بعد از ان سالے مجدد ‏‏— (نہم سال از نہم عشر از نہم صد)
سنہ ۸۸۸ھ

سنہ ۸۹۹

ملائے جامی

انتقال جامی ہجدہم محرم ع (جائے جامی بہشت عدن بگو)
سنہ ۸۹۹ھ

جعفر دھرغوب دل تالیف والدمرحوم دید کہ تاریخ جامی میر علی شیر معمائی چنین گفتند۔ «کاشف سرّ الاہ»۔ رای لفظ سر را کشف کردند یعنے چارصد گرفتند وبعدد الف مقصورہ آلہ ہم شمار نمودند۔ در ملخص تسلیم تالیف امیر اللہ تسلیم سہسوانی این مصرع بنظر قاصر رسیدہ

ع «مسلم کامل و خدا آگاہ» چہ عجب کہ آگہ باشد

سنہ ۸۹۹ھ

و از کتاب مفتاح التواریخ مستفاد میشود کہ وقت تصنیف مثنوی یوسف و زلیخا عمر جامی ہفتاد سال بود چنانچہ خود میفرماید ؎

ترا اقبال سے آید مرا رفت		مرا ہفتاد شد سال و ترا ہفت

مولانا عبد الغفور تاریخ مدت عمر ش از لفظ کاس کہ بمعنی جام است بر آوردہ پس ظاہر است کہ بعد ختم کتاب غالبًا یازدہ سال زندہ ماندند تاریخش «وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا»[1]

سنہ ۸۹۹ھ

سنہ ۹۰۱ھ شیخ بچو	تاریخ انتقال شیخ بچو کہ از مشایخ ہند بود وطن سنبھل پدر شیخ عبد القادر بدایونی کہ ملوک شاہ نام داشت ۔۔۔۔۔۔۔ (از مریدان اوست ؎)

	کمال الحق والدین (شیخ بچو) ز روے تعمیہ تاریخ فوتش ۹۰۱		کہ آمد جنت فردوس جایش شود حاصل نہ نام دلکشایش	

سنہ ۹۰۶ھ شاہ اسمٰعیل صفوی	ولادت شاہ اسمعیل صفوی بست و پنجم رجب سنہ ۸۹۲ھ (طلوع نیر شاہ اسمعیل) ۸۹۲ھ

[1] بدلست بندہ «وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا» ہست و در قرآن شریف نیز ہمین آمدہ مورخ شاید الف محدودہ را دو عدد گرفتہ است[1] لیکن خواجی کہ بعضا خرین اما تحریر میگویند[2]

(بد و دولت قزلباش)- اہل توران تاریخ جلوس او (مذہب ناحق) گفتند ایرانیان
سنہ ۹۰۶ — سنہ ۸۹۲ھ

درست نمودند و گفتند (مذہبنا حق) بر شیبانی خان ازبک فتح یافت (فتح شاہ دین پناہ)
سنہ ۹۰۹ھ — سنہ ۹۱۶ھ

در کاسہ کہ کلل کردہ بودند از سر شاہ بخت خان کہ شیبانی خان و شاہی بیگ خان نیز
می گفتند بادہ نشاط نوش کرد مرزا قاسم گوہر گفتہ ؎

ہنوز نشہ غرور سے مگر در سرات	کہ بزم چو تو شاہ را ساغر است

ایضاً تاریخ قتل ازبک مذکور ریاضی شاعر ہرات گفتہ ؎

بود تاریخ قتل ازبک فتح خراسانش	(امیر المومنین حیدر علی ابن ابیطالب) سنہ ۹۱۸ھ

وفات شاہ اسمٰعیل نوزدہم رجب سنہ ۹۳۰ھ طاب مضجعہ خسرو دین یکے از فضلا گفتہ

شاہ و شاہ و شاہ میگفتند بہر تاریخش	تا ہمین الفاظ را تاریخ فوتش ساختم
سنہ ۹۳۰	سنہ ۹۳۶

شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری	تاریخ انتقال شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری از مولانا ہلالی استرآبادی (سیف اللہ کُشت) سنہ ۹۳۲

تاریخ کشتہ شدن سلطان ابراہیم حسین لودی در جنگ پانی پت بقالی گفت ؎

تو سنے او پر بیٹھیا اٹھوان رجب بار سکوارا	سنہ ۹۳۲	پانی پت میں بھارت لیا بابر جیت براہم ہارا

سنہ ۹۳۷ھ

ظہور الدین بابر شاہ دہلی

ظہور الدین بابر بادشاہ دہلی ولادت ششم محرم و درین شش ترشیست که بہمعدو است و نزد اہل حساب شش را عدد خیر گویند و آنہم تاریخ است۔
۸۸۸ھ

فتح دیبالپور در وسط شہر ربیع الاول ؎

گشت در پانی پت ابراہیم را	شاہ غازی بابر عادل لقب
روز و ماہ و سال و وقت آن ظفر	(صبح بود و جمعہ و ہفت رجب)

سنہ ۹۳۲ھ

دیگر تاریخ فتح بر محمود پسر سکندر شاہ و راجہ سانکا کہ با لک سوار در جنگ آمدہ بود
(فتح بادشاہ اسلام)
سنہ ۹۳۳ھ

و فتح دارک کابل بر قلعہ چندیری (فتح دار الحرب)
سنہ ۹۳۴ھ

این بیت از بادشاہ است ؎

باز آی ای ہمای کہ بی طوطی خطت	نزدیک شد کہ زاغ برد استخوان من

وفات بابر بادشاہ روز دوشنبہ ششم جمادی الاولی سنہ ۹۳۷ھ مطابق بست و ششم دسمبر سنہ ۱۵۳۰ء
اولاً در باغ نور افشان بزمین امانت داشتند بعدہ نعش را بکابل بردہ دفن نمودند۔
مولانا سماعی شہاب الدین گفتند ؎ در نہصد و سی و ہفت بودہ۔
سنہ ۹۳۷ھ

در مرغوب دل دہ و دوم ابشش شوال (۹۳۷ھ) — تاریخ دفن بکابل است الفنار بہشت روزی باد (۹۳۷ھ)

؎ افسوس بود نہصد و سی و ہفتم (۹۳۷ھ)

از مولانا شهاب الدین معمائی سه

شه خسروان شاه بابر که داشت
محمد همایون بجایش نشست
چو پرسند تاریخ ای دل بگو

دو صد بنده مانند جمشید و کی
چو طومار عمرش اجل کرد طی
(همایون بود وارث ملک وی)

سنه ۹۳۷ھ

و ازین قطعه بیت دویم تاریخ وفاتش حاصل می شود از اعداد حروف بے نقطه اول و حروف نقطه دار مصرع دوم

قطعه (بادشاه دهر بابر باکمال عدل بود)

۹۳۷

منقوطه ۶۲۷ — غیر منقوطه ۳۱۰

(سال جان او گزیدن جا بفردوس گشت کی)

۹۳۷

منقوطه ۵۱۷ — غیر منقوطه ۴۲۰

(واقف احسان عالم مصدر لطف الٰه)

۹۳۷

منقوطه ۶۲۷ — غیر منقوطه ۳۱۰

(جای فردوس ابد بگزیده بابر بادشاه)

۹۳۷

منقوطه ۵۱۷ — غیر منقوطه ۴۲۰

سنه ۹۴۰

نهر مکهٔ معظمه

تاریخ احداث نهر مکهٔ معظمه در سنه ۹۴۰ھ از سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم بادشاه روم۔

در عهد سلیمان شه فرخنده صفات
پرسید خرد زبان تاریخش را

آب حرم مکه نهری چو فرات
گفتم (سوی مکه آمد آب عرفات)

سنه ۹۴۰ھ

مشفق از حوض لطیف آب بر دارد نجم سه عدد

سنه ۹۴۳ھ

سنہ ۹۴۰ھ امیر انوشیروان	امیر انوشیروان مشہور بشاہ عادل ابن امیر ابوسعید علاء الملک والی ولایت لا متعلق ایران بر مسند حکومت نشست بعدل و داد گرشید تا بشاہ عادل مشہور گشت ؎
چون سلخ صفر گشتہ گردید شہ عادل	از قتل شہ عادل) تاریخ شدہ حاصل ۹۴۰ھ
سنہ ۹۴۲ھ مولانا شہاب الدین معمائی	در زمان ہمایون بادشاہ فوت شد (شہاب الثاقب) سنہ ۹۴۲ھ
مولانا اہلی شیرازی	(بادشاہ شعرا بود اہلی) سنہ ۹۴۰ھ
شیخ جمال دہلوی	(خسرو ہندوا ؎) سنہ ۹۴۲ھ ایضاً (راہ خلد برین) سنہ ۹۴۲ھ
سنہ ۹۴۳ھ سلطان بہادر گجراتی	از ہمایون شاہ شکست یافتہ بسمت بندر دیت رفت و از دست انگریزان قتل شد سوم ماہ رمضان در سنہ ۹۴۳ھ۔ (فرنگیان بہادر کش) سنہ ۹۴۳ھ (سلطان البر شہید البحر) سنہ ۹۴۳ھ ایضاً (قتل سلطانا بہادر) سنہ ۹۴۳ھ
سنہ ۹۴۴ھ شیخ عبد القدوس گنگوہی	(شیخ اجل) سنہ ۹۴۴ھ

خواجہ کلال سامانی گفت ؎

سال مولود ہمایونش ہست بردہ ام یک الف از تاریخش		زاد ک اللہ تعالے قدرا تا کشم میل دو چشم بدرا	

در دہلی کنار جمن شہرے بنا کرد نام آن دین پناہ داشت شاعرے گفت۔

؎ (شہر بادشاہ دین پناہ)

سنہ ۹۴۲ھ

سنہ ۹۴۰ھ

سام میرزا صفوی قلعہ قندھار را محاصرہ کرد از نیجا شاہزادہ کامران برادر ہمایون بادشاہ رفتہ شکست دادند ؎ زدہ بادشہ کامران سام را۔

سنہ ۹۴۲ھ

سنہ ۹۴۵ھ

شیر شاہ — بست وہفتم شوال سنہ ۹۴۵ھ بر تخت سلطنت جلوس کرد

؎ (زیب اورنگ سلطنت افزودہ)

تاریخ انتقال دگشت تاریخ (ز آتش مرد) سنہ ۹۴۸ھ

سنہ ۹۵۲

سنہ ۹۵۲ھ

شاہ طاہر دکنی — وفات شاہ طاہر دکنی۔ تابع اہل بیت در کتاب سنہ ۹۵۲ھ تحریر است

غالبا (تابع اہل البیت) است (جعفر)

۹۲۱ ۹۵۲

سنہ ۹۵۳

سلطان جنتا — وفات سلطان جنتا منظور نظر ہمایون بادشاہ ؎

تاریخ وی از بلبل ماتم زدہ جستم		درگریہ شد وگفت (گل) از باغ برون شد	

۱۰۰۳
۵۰
سنہ ۹۵۳ھ

سنہ ۹۵۴ھ	
علاء الدین مجذوب	وفات علاء الدین مجذوب سے خرد گفتار علاء الدین مجذوب) سنہ ۹۵۴ھ
سنہ ۹۵۶ھ	
مولانا حسن	وفات مولانا حسن (بجنت قرار) سنہ ۹۵۳ھ
سنہ ۹۵۷ھ	
مولانا ابو الخیر	وفات مولانا ابو الخیر عاشق تخلص (فوت عاشق) سنہ ۹۵۷ھ
سنہ ۹۶۱ھ	
سلطان محمود گجراتی	وفات سلطان محمود گجراتی (سلطان شہادت) سنہ ۸۶۰ھ

درکتاب سنہ ۹۶۱ھ تحریر یست غالبًا لفظ صد ۱۰۱ واز سہو نوشتہ (تحقیق بالشہادۃ) ۲۱۸ ۶۴۳ ؎
مولانا علی گفتند سے سنہ ۹۶۱ھ

سہ خسرو را زوال آمد بیک سال	کہ ہند از عدل شان دارالامان بود
یکے محمود شاہنشاہ گجرات	کہ ہمچون دولت خود نوجوان بود
دوم اسلیم ؎ شہ سلطان دھلی	کہ در ہندوستان صاحب قران بود
سوم آمد نظام شاہ بحری	کہ در ملک دکن خسرو نشان بود

۱؎ اعداد تاے مطوقہ چار صد گرفت ۱۲
۲؎ سلیم را اسلیم نظم کرد کہ جائز است ۱۲

زمن تاریخ فوت این سه خسرو		(چه می پرسی زوال خسروان بود)

سنه ۹۶۱ ه

جلوس سلطان محمد عادل خان

عرف مبارز خان که سلطان فیروز را کشته بر تخت سلطنت نشست ؎

(بادشه شد مبارز مهلک)

سنه ۹۶۱ ه

سنه ۹۶۲ ه

میرزا اشرف جهان ابن قاضی جهان که قریب یازده سال در خدمت شاه طهماسپ مهمات ملکی را انجام داد از آثار خیر او نهر کربلای معلی است که ابو الفیض بادشاه ده هزار تومان صرف نمود ولادت میرزا اشرف جهان صبح چهار شنبه هیزدهم ربیع الاول سنه ۹۰۲ ه و وفات یکشنبه هفتدهم ذی القعده سنه ۹۶۲ ه تاریخش چنین گفتند

(آه اشرف از جهان شده)

سنه ۹۶۲ ه

سنه ۹۶۵ ه

میرزا کامران بمقابله همایون بادشاه بوقت شب از کابل فرار کرد شاعری تاریخ گفته

(بی جنگ گرفت ملک کابل از وی)

بار دگر بر کابل متصرف شد باز فتح نموده کابل را گرفت۔ ۹۵۴ ه

وفات عسکری میرزا برادر همایون بادشاه ؎

(عسکری بادشاه دریا دل)

۹۲۲

تعداد مصرع ۹۲۲ کمی ۳۹ - پس بقول جعفر چنین است ؎

(عسکری شاه آه دریا دل)

سنه ۹۶۱ ه

میرزا کامران برادر همایون بادشاه بسبب تقصیرات مکحول شده رخصت مکه معظمه یافت
انقطاع نشئه تاریخ و محمد مومن فرنجوی گفت (چشم پوشید ز بیداد سپهر)
۹۶۰ھ
قاسم کاهی که همراه او بود بر فاتش موزون ساخت ع (بادشاه کامران بکعبه بمرد)
سنه ۹۶۵ھ

میرزا هندال | برادر همایون بادشاه ولادتش ع (کوکب برج شاهنشاهی) در موضع خیبر
از توابع کابل است در شبخون شهید شد (سروی از بوستان دولت رفت) سنه ۹۲۴ھ
۹۵۸ھ
سنه ۹۵۸ھ

میرزا کامران را پسری بود ابوالقاسم میرزا در جوانی بحکم اکبر بادشاه در قلعه گوالیار
محبوس بقتل رسیده ع (نماند از کامران نام و نشانے)
سنه ۹۶۲ھ

فتح همایون بادشاه بر سکندر شاه ملا تاریخ (ز شمشیر همایون طلبند)
سنه ۹۶۲ھ
تاریخ انتقال همایون بادشاه ع (همایون بادشاه از بام افتاد) ۹۶۳ھ
بعضے کسان گویند که اگر مصرع آخر را بایں طور نویسند تاریخ برآید ع (همایون بادشاه از بام افتاد)
و مولانا مسعودی حصاری این مصرع یافته ع (واصل حق شد همیون بادشاه) سنه ۹۶۳ھ
اگرچه این مصرع یکعدد زیاده دارد اما برسم خطی که نام اقدس را بی الف نویسند درست آید
و میر عبدالحی این مصرعه یافته ع (گورواے بادشاه من از بام افتاد)
و شخصی دیگر چنین گفته ع (همایون کجا رفت و اقبال او) سنه ۹۶۳ھ
۹۶۳ھ
و بعضے این مصرع یافته ع (وارث ملک جلال الدین باد)
شاهم بیگ محبوب خان زمان علی قلی خان که کشته شد ۹۶۳ھ ع برداشت آه و گفت که (شاهم شهید شد)
۹۶۶
ع چه عجب که این مصرعه تاریخ جلوس اکبر بادشاه باشد ۱۲ جعفر
سنه ۹۶۶ھ

جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی ابن نصیر الدین محمد همایون بادشاه ولادت با سعادت بعد از گذشتن هشت ساعت و هشت دقیقه از شب اول نسبت آبان ماه جلالی سنه ۴۶۴ھ موافق نوزدهم اسفندارمذ ماه قدیمی سال نهصد و یازدهم یزدجردی مطابق شب یکشنبه پنج رجب سنه ۹۴۹ھ هلالی و ششم ماه کاتک سنه ۹۵۹ بکرماجیت و شانزدهم تشرین اول ماه رومی یکهزار و هشتصد و پنجاه و چهار اسکندری مطابق پانزدهم ماه اکتوبر یکهزار و پانصد و چهل و دو عیسوی در حصار امرکوٹ از توابع امرکوٹ قلمرو و متصل ماڑواڑ از شکم حمیده بانو بیگم ملقب به مریم مکانی۔ تاریخهای ولادت از مولانا نورالدین ۵

چون کلک قضا نشان تقدیر نوشت	آیات ابد را همه تفسیر نوشت
از بهر ولادت شهنشاه جهان	تاریخ شهنشه جهانگیر نوشت (سنه ۹۴۹ھ)

ملک الشعرا فیضی فیاضی این تاریخ را بعد از آنکه اکبرشاه بتخت سلطنت نشسته بنظم آورده

للّٰه الحمد که آمد به وجود	آنکه از کون و مکان منتخب است
بادشاهے که ز شاهان جهان	اکبرش نام و جلالش لقب است
شب و روز و مه و سال میلاد	شب یکشنبه پنج رجب است (سنه ۹۴۹ھ)

بعد انتقال همایون بادشاه بر تخت سلطنت نشست روز جمعه نصف النهار دوم یا سوم ربیع الآخری سنه ۹۶۳ھ مطابق چهاردهم فروری سنه ۱۵۵۶ع موافق بروز آبان دهم اسفندارمذ سنه ۴۷۷ھ جلالی و مصادق روز فروردین نوزدهم تیرماه قدیمی سال نهصد و بست و پنج یزدجردی موافق چهاردهم سباط ماه رومی سال یکهزار و هشتصد و شصت و هفت اسکندری موافق نوزدهم ماه پهاگن یکهزار و شصت صد و دوازده ۱۶۱۲ بکرماجیت و یکهزار و چهار صد و هفتاد و هفت

سالیانہ بود۔

تواریخ جلوس

(کام بخش) (نصرت اکبر) (جلوس خداوند عالم پناہ) و ہمین سال بست و ہشتم ربیع الثانی بروز چہار شنبہ سنہ ۹۶۳ھ نوروز گردید۔ میر عبد الحیٔ صدر الصدور گفت ؎

(گلے صد برگ سوری را بقا باد) سنہ ۹۶۳ھ

فتح بہیمو (گرفت ہیمو را) سنہ ۹۶۴ھ

سنہ ۹۶۸ھ	
محمد بیرام	تاریخ شہادت محمد بیرام ؎ گفتا کہ (شہید شد محمد بیرام) سنہ ۹۶۸ھ
سلطان احمد شاہ گجراتی	در پنجم شعبان سنہ ۹۶۸ھ قتل شد شاعرے گفتہ (مقتول شد بگناہ) سنہ ۹۶۸ھ و شاعری در زبان گجراتی گفت

احمد جامی کس برہ کس نس چھپڑا ستات		(بابو پوچھی ہے تجھے کہین رد و شنبہ رات)

سنہ ۹۶۹ھ سنہ ۹۶۸ھ

تاریخ صلح شاہ طہماسپ صفوی و سلطان سلیمان خواندگار روم (الصلح خیر) سنہ ۹۶۹ھ

اکبر بادشاہ از زیارت اجمیر وغیرہ مشرف شدہ واپس آمدند در آگرہ۔

(آفتاب دولت آمد) سنہ ۹۶۹ھ

مدرسہ و مسجد ماہم بیگم (خَیرُ المَنازِل)
سنہ ۹۶۹ھ

سنہ ۹۷۰ھ خان اعظم محمد شمس الدین	اتکہ از دست ادہم خان کوکلتاش کہ ادہم عوض خون کشتہ شد (دو خون شد) یکصد و زیادہ است شاعری دیگر گفتہ سنہ ۹۷۰ھ (رفت از ظلم سر اعظم خان) ۹۷۰ ۹۶۹ تخرجہ ۱

قطعہ دیگر عزیزی در شہادت نظم کرد قطعہ

خان اعظم پناہ اعظم خان	کہ چو او کس درین زمانہ ندید
بشہادت رسید ماہ صیام	شربت موت روزہ دار چشید
کاشش سال دگر شہید شدی	کہ شدی سال فوت خان شہید
	سنہ ۹۷۰ھ

محمد یوسف خوشنویس ــہ (کجا شد یوسف مصرای عزیزان)
سنہ ۹۷۰ھ

میر تقی الدین صدر بزمانہ شاہ طہماسپ صفوی بسبب علتی از عہدہ معزول شد قاضی عطاء اللہ گفت ــہ

کسی کو رخنہ در دین نبی کرد	نہ بیند درد و عالم جز مذلت
چو علت داشت صدر از بند کانش	بصد خواری فتاد از عزت
اگر تاریخ عزلش خواہی از من	برون کن از شریعت حرف علت
	۹۸۰ ج

شیخ محمد غوث گوالیاری ــہ	وفات شیخ محمد غوث گوالیاری ـ (غوث بے لوث) ۹۷۰ ایضاً شیخ اولیا بود سنہ ۹۷۰ھ ۱۳۰۶ ۳۳۶ تخرجہ سنہ ۹۷۰ھ

سنہ ۹۷۲ھ

نجانۂ اکبر بادشاہ دو فرزند توامان ولادت یافتند کہ بعد یکماہ درگذشتند ؎
(بنمود دو ماہ روے از اوج شرف)
سنہ ۹۷۲ھ

قتل راجہ رام راج بیجانگری ؎ (بے نہایت خوب گشتہ گفت قتل رام راج بد)
سنہ ۹۷۵ / ۹۷۲ نہایت حرف جیم ست

سنہ ۹۷۴ھ

(فتح اکبر مبارک) وقت کشتہ شدن علی قلی خان و بہادر خان ؎
سنہ ۹۷۴ھ (آہے ز دل کشید و بگفتا دو خون شدہ)
۹۷۵
سنہ ۹۷۵ھ

(قتل دو نمک حرام ببین) یعنی سال آخر بود در غرہ ذی الحجہ سنہ ۹۷۴ھ
۹۷۵
شیخ عبد العزیز دہلوی در آخر کتابت قبل نام خود ذرۂ ناچیز می نوشتند ہمان تاریخ انتقال شد
وشیخ عبد القادر گفتند (قطب طریقت) نماند فرق یکعدد ۹۷۵ نشست
۹۷۵
قلعہ اکبر آباد (بناے در بہشت) وتاریخ دروازہ ہتیا پول ؎

سنہ ۹۷۶ھ

(بے مثال آمدہ دروازہ فیل) ۹۷۴
سنہ ۹۷۶

سنہ ۹۷۸ھ
جہانگیر

ولادت جہانگیر بادشاہ یعنی شاہزادہ سلیم چارشنبہ ہفتدہم ربیع الاول
سنہ ۹۷۷ھ و تولد سلطان مراد پنجشنبہ سوم محرم سنہ ۹۷۸ مطابق ہشتم جون ۱۵۷۰ء

	قطعہ تصنیف شاہ حسین ہروی	
	چہرۂ آن مہر و مہ از آفتاب	داد دو شہزادہ بشاہ این سپہر

؎ درین مصرع ہم تاریخ کامل است ۱۲

اوّل ازو ثانی شاہ جہان
سنہ ٩٧٧ھ
ثانی از دو دلبر عالی جناب
سنہ ٩٧٨ھ

آن یکی از این بشاہ سریر
سنہ ٩٧٧ھ
مژدہ رسان بودی لصد فتح باب
سنہ ٩٧٨ھ

آن دگری باعث امن و امان
سنہ ٩٧٧ھ زائد ۱۰۴۷
مہر زمہ دادہ با وہمہ خواب
سنہ ٩٧٨ھ

مژدہ کہ مولود ز شہ اول است
سنہ ٩٧٧ھ
گفتہ از او مصرع اول جواب
سنہ ٩٧٨ھ

از دو مین مصرع ابیات ہم
سنہ ٩٧٧ھ
مولد شہزادۂ ثانی بیاب
سنہ ٩٧٨ھ

باد مدام آن شہ و شہزادہ را
سنہ ٩٧٧ھ
جاہ سکندر فر افراسیاب
سنہ ٩٧٨ھ

تاریخ مسجد فتحپور سیکری از عبد القادر بدایونی

(لَا یُریٰ فِی الْبِلَادِ ثَانِیْھَا)

سنہ ٩٧٦ھ

شروع عمارت اشرف خان میر منشی گفت

سال اتمام این بنای رفیع
ثانی مسجد الحرام آمد
٩٧٩ھ

دیگری گفت بیت معمور آمدہ از آسمان ٩٧٩ھ در یک جا الف ممدودہ را دو گرفتہ و یک جا
یک شمارند چنین باشد بقول جعفر دان دگری باعث جان جہان ١٢

درمیان مصرعہ الف ممدودہ رایک گرفت (جعفر)

سنہ ۹۰۳ھ

دروازہ کلان فتحپور سیکری ؎

(شدہ رشک طاق سپہر بلند)

سنہ ۹۸۳

شیخ الاسلام شیخ سلیم چشتی

پدرش شیخ بہاء الدین از اولاد شیخ فرید گنج شکر۔

(نجم معرفت) تاریخ ولادت

سنہ ۸۸۳ھ

ورود در فتح سیکری ؎

(راہ اوج شرف بہند آمد)

سنہ ۹۴۲

انتقال ؎ دو بین مباش ز (خود فانی و بحق باقی)

۹۷۹ در کتاب ۹۷۹ تحریر است

ایضاً گفت ہاتف (بہ خلد سلیم) ۹۸۰ھ ایضاً (شیخ ناجی) ۹۷۹ھ

(اشتباہ) در سنہ ۸۸۳ھ کہ ولادت حضرت سلیم چشتی نوشتہ کہ تاریخ شاہد حال است یعنی نجم معرفت و ورود در ہند سنہ ۸۴۳ھ یعنی قبل از ولادت عجب خبر است غالباً سنہ ۹۴۲ھ بودہ باشد از ین مصرعہ الیہ ثابت میشود و العلم عند اللہ ؎ (رہ اوج شرف بہند آمد) اگر بعد و الف ممدودہ بگیرند سنہ ۹۴۳ھ می شود در آن وقت عمر شریفش پنجاہ و ہشت یا پنجاہ و نہ

سال ثابت می شود و این قریب بعقل است - فقط جعفر

سنہ ۹۶۹

نوائی پیرزادہ سبزواری

بگفتا پیرزادہ از جہان رفت

سنہ ۹۶۷ھ مگر در کتاب سنہ ۹۶۹ھ تحریر است -

سنہ ۹۸۰

حاجی افضل | تاریخ انتقال حاجی افضل صوری معنوی - خرد گفتہ رسنہ ہشتاد و نہصد

شاعرے درباغ فرح بخش میرفت داروغہ نعمت خان منع کرد شاعر گفت

درباغ فرح بخش گذر کن شاہا | برلالہ و یاسمن نظر کن شاہا

سنہ ۲۱۹۳ھ

نعمت خان راز بہر تاریخ نباش | از باغ فرح بخش بدر کن شاہا

سنہ ۱۲۱۱ھ

۲۱۹۳
۱۲۱۱
۹۸۲ھ

سنہ ۹۸۳ھ

داؤد شاہ بنگالہ | زِ ملک سلیمان زداؤد رفت

سنہ ۹۸۳ھ

تاریخ جلوس شاہ طہماسپ

شرف بندگی شاہ نجف
نقش مہرش شدہ تاریخ جلوس

یافتہ چون ز ہدایت طہماسپ
بندۂ شاہ ولایت طہماسپ

سنہ ۹۳۱ھ

در تذکرہ کلمات الشعرا نوشتہ اند کہ تصنیف سرخوش است کہ تاریخ جلوس او از قول

شاہ ولایت بر آوردہ اند (لِکُلِّ قَوْمٍ دَوْلَۃٌ وَدَوْلَتُنَا فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ) غالباً مورخ الف ممدودہ را دو عدد گرفتہ باعتقاد شیعہ اشارہ بظہور امام آخر الزمان ۹۲۱ نمودہ. بادشاہ از منہیات توبہ کرد شاعری گفت ؎

سلطان کشور دل طہماسب شاہ عادل — سوگند داد توبہ خیل و سپاہ و دین را
تاریخ توبہ دادن شد (توبۃ نصوحا)[1] — سر الٰہی است این منکر مباش این را

سنہ ۹۸۴ — انتقال (شاہ طہماسپ) شب سہ شنبہ پانزدہم صفر سنہ ۹۸۴ھ

(دوازدہ امام) (پانزدہم شہر صفر) (گور رشش پرنور)
سنہ ۹۸۴ھ — سنہ ۹۸۴ھ — سنہ ۹۸۴ھ

تاریخ ولادت شاہ اسمٰعیل صفوی میر حضوری شاعر ولد امیر سید علی محتسب گفت در شانزدہ طور سنین مطلوبہ مستخرج میشود ؎

الحمد ایا طبیع وفا گستر ما — کامدمہ یوسف نقش آن دلبر ما
سنہ ۹۸۴ھ — سنہ ۹۸۴ھ
منقوطہ ۴۹۲، غیر منقوطہ ۴۹۲ — منقوطہ ۴۹۲، غیر منقوطہ ۴۹۲

شاہ اسمعیل نام و اتصاف و لعلم — طہمسپ منش مہ ہمایون فرما
سنہ ۹۸۴ — سنہ ۹۸۴
منقوطہ ۴۹۲، غیر منقوطہ ۴۹۲ — منقوطہ ۴۹۲، غیر منقوطہ ۴۹۲

در صنعت این رباعی از لطف نگر — کش ہر مصراع گشتہ تاریخ مثل
بانقطہ ہر دو مصرع و بی نقطہ — گردد دو دہ و چہار تاریخ جمل

سنہ ۹۸۸ — تاریخ انتقال قاسم کاہی ؎

(ز جہان قاسم کاہی رفتہ)
سنہ ۹۸۸ھ

[1] توبۃ نصوحا در صفت موصوف مطابقت باید ۱۲

ایضاً از فیضی

تاریخ وفات سال و ماہش جستم | ہفتاد و نہم از ماہ ربیع الثانی

سنہ ۹۸۹ھ

بشیخ جلال تھانیسری ؎ شد رقم (در بہشت جای جلال)

سنہ ۹۸۹ھ

سنہ ۹۹۳ھ

تاریخ کتخدائی شاہ سلیم جہانگیر از فیضی ؎

زہے عقد دُر پاش سلطان سلیم | کہ پرتو دہد سال امید را
زیور فروزان آفتاب دول | (قرانے شدہ ماہ و ناہید را)

سنہ ۹۹۳ھ

محمد حکیم میرزا برادر علاتی اکبر بادشاہ - ولادت پانزدہم جمادی الاولی سنہ ۹۶۱ھ

(ابو المفاخر) (ابو الفضائل)

سنہ ۹۶۱ھ سنہ ۹۶۱ھ

سلطان محمد خدابندہ صفوی کہ او را سلطان سکندر شاہ نیز می نوشتند ؎

(فرزند شاہ طہماسپ اول محمد آمد)

سنہ ۹۳۸ھ

میرزا سلیمان حاکم بدخشان از نسل امیر تیمور او را پسرے بود میرزا ابراہیم تاریخ ولادتش
برآمدہ (نخل امید پدر) ۹۴۳ بیندہ بدست پیر محمد خان اوزبک حاکم بلخ افتاد با شارہ او
از دست دکوراک، کہ نام جلادی بود کشتہ شد (کوراک کشت) ۹۶۷ - پدرش میرزا
سلیمان گفت (کو) (نخل امید پدر) ۹۴۳

۵۱ دویم نوشتہ شصت عدد گرفت ۱۲ ۹۶۹ھ ۵۲ و در ربیع الثانی ہم تامل است ۱۲

سنہ ۹۹۷ھ

میر فتح اللہ شیرازی

تاریخ وفات میر فتح اللہ شیرازی سہ شنبہ سوم شوال سنہ ۹۹۷ھ و پنجشنبہ نوزدہم شوال سنہ مذکور حکیم ابوالفتح گیلانی ہم انتقال کردہ[1] (کو حکیم و شاہ فتح اللہ کو) یکعدد کم می شود صیرفی ساوجی گفتہ سنہ ۹۹۶ھ

امسال دو علامہ ز عالم رفتند
چون ہر دو موافقت نمودند بہم
سنہ ۹۹۸ھ

رفتند و مقدم و مؤخر رفتند
تاریخ بشد کہ (ہر دو باہم رفتند)
سنہ ۹۹۷ھ

راجہ ٹوڈرمل دوشنبہ یازدہم محرم سنہ ۹۹۸ھ

ٹودرمل آنکہ ظلمش آفاق را گرفتہ
تاریخ رفتن او از پیر عقل جستم

چون شد سوی جہنم گشتند خلق خرم
شادی کنان بگفتا (وی رفت در جہنم)
سنہ ۹۹۸ھ

وفات شیخ وجیہ الدین گجراتی غرۂ صفر سنہ ۹۹۸ھ قبر در احمد آباد گجرات شیخ وجیہ دین دیگر تاریخ از مجمع الواصلین ـ سنہ ۹۹۸ھ

قدوۃ الاصفیا وجیہ الدین
علوی بود آن ستودہ صفات
گفتہ ام سال نقل او بیقین

عالمی حق نما وجیہ الدین
مسقط الراس و مدفنش گجرات
(بہشت[2] مسکن وجیہ الدین)
سنہ ۹۹۸ھ

[1] انتہائے جسارت ۱۲

[2] تائے قرشت از تقطیع می افتد شاعر مجبور بود ۱۲ جعفر

سنہ ۹۹۵ھ

جلال الدین عرفی

وفات جلال الدین نام عرفی تخلص مولدش شیراز بود ؎

(ہادی کلام عرفی شیرازی)

سنہ ۹۹۹ھ

از شعرش طماعی بسبب زیادتی طمع ظریفی گفتہ۔ در خاک ہند دفن شد بعد چندے میر صابر اصفہانی استخوانش بنجف اشرف فرستاد عرفی در قصیدہ میگوید ؎

؎

بکاوشش مژہ از گور تا نجف بروم		اگر بہ ہند ہلاکم کنند ور بہ تتار

ملا رونقی ہمدانی وقت رسیدن نعش دراں دیار گفتند ؎

رقم زد از پے تاریخ رونقی کلکم		بکاوشش مژہ از ہند تا نجف آمد

سنہ ۱۰۲۷ھ

وفات خواجہ محمد ۲ ربیع الاول سنہ ۹۹۹ھ صوری و معنوی

؎ رانہ را بہ رقم سہ بارہ بنویس)

سنہ ۱۰۰۰ھ

سنہ ۹۹۹ھ

جعفر گوید کہ مورخ کمال کردہ است کہ اعداد مصرعہ ہم مقصود بود و نہ اند غالباً مولف یعنی صاحب بہادر اعتنا نفر مودند۔ در سرہند باغی است کہ آن را نولکھا میگویند بانی آن باغ حافظ رخنہ نام داشت تاریخ وفاتش اینست ؎

باغ را رخنہ شد و آب نماند

سنہ ۱۰۰۲ھ

سنہ ۱۰۰۳ھ

از شیخ عبد القادر بدایونی ؎ بگفتا میرزا کوکہ حج رفت

سنہ ۱۰۰۲ھ

تاریخ کتاب ہفت قلزم سے تصنیف امین احمد رازی گو۔
سنہ ۱۰۰۲ھ

نسخہ منتخب التواریخ کہ بتاریخ بدایونی شہرت دارد و برحق گوئی و خداشناسی و فضل و کمال او دلیلے واضح است خود مصنف بطریق تعمیہ خارجی گفتہ سے

سنہ ۱۰۰۴ھ	شکراً اللہ کہ باتمام رسید سال تاریخ ز دل جستم گفت	منتخب از کرم ربانی انتخابی کہ ندارد ثانی

اعداد انتخاب یکہزار و پنجاہ و چہار اند ازان حروف ثانی انتخاب کہ حرف نون است و پنجاہ عدد دارد تخرجہ نمودند ۱۰۵۴ سنہ ۱۰۰۴ھ

در انتقال شیخ فیضی گفتہ (شیخ ملحد بود) ایضاً (قاعدۂ الحاد شکست)
سنہ ۱۰۰۴ھ سنہ ۱۰۰۴ھ

مولف مفتاح التواریخ یعنی صاحب بہادر چنین گفتند سے افسوس گفت اکبر جان داد فیضی ما
دروازہ محل رہتاس سے از راجہ مان سنگہ بنای مقیم شدہ۔ سنہ ۱۰۰۴ھ

سنہ ۱۰۰۶ھ
سنہ ۱۰۰۶ھ

تاریخ انتقال عبد اللہ خان اوزبک سپہدار ملک توران (قیامت قائم شد)
سنہ ۱۰۰۶ھ

سنہ ۱۰۰۷ھ سلطان شاہ مراد	دا ز گلشن اقبال نہالی شدہ گم)

سنہ ۱۰۰۷ھ

سنہ ۱۰۱۱ھ شیخ ابوالفضل	وفات شیخ ابوالفضل روز جمعہ چہارم ربیع الاول سنہ ۱۰۱۱ھ

سلہ ہردو تاریخ محذوکش اند ۱۲

(یفعل اللہ ما یشا یحکم ما یرید) ہمزہ مستقل را حذف کرد

سنہ ۱۰۱۰ھ

(تیغ اعجاز نبی اللہ سر باغی) بریدہ

تخرجہ ۱۰۱۳ ۳

و نیز نقل کردہ اند کہ شیخ در خواب سنہ ۱۰۱۰ھ آمدہ تاریخ خود بیان نمود بندہ ابو الفضل)
تخت سنگ موسی کہ تا حال در اکبر آباد موجود است سنہ ۱۰۱۰ھ

تا فلک تخت گاہ خورشید است		گفت (ماند سر پر شاہ سلیم

سنہ ۱۰۱۲ھ

سنہ ۱۰۱۱ھ

خواجہ باقی باللہ کہ قبرش در دہلی است (نقش بند وقت)
نقشبندی

سنہ ۱۰۱۲ھ

سنہ ۱۰۱۴ھ

محمد اکبر بادشاہ وفات محمد اکبر بادشاہ چار شنبہ سیزدہ جمادی الاخری سنہ ۱۰۱۴ھ
مطابق شانزدہم اکتوبر قدیمی و بست و ششم جدیدی سنہ ۱۶۰۵ع سی ام کاتک سمبت ۱۶۶۲
الف کشند ملائک ز فوت اکبر شاہ

۱۰۱۵
۱۰۱۴ سنہ ۱۰۱۴ھ

ایضاً نخل شاہیش چون زپا افتاد۔ ایضاً گفت تاریخ فوت اکبر شہ
۱۰۱۵ ۱۰۱۵
سنہ ۱۰۱۴ھ سنہ ۱۰۱۴ھ

(نخل شاہی الف لفظ شاہ است کہ آنرا تخرجہ کردہ (جعفر)
پنجاہ و دو سال حکم راند اکبر شاہ

سنہ ۱۰۱۴ھ

ایضًا بادشاه عالم جاوید اکبر بادشاه)

سنه ۱۰۱۴ھ

نور الدین محمد جهانگیر بادشاه	غازی ابن جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی ولادت چهارشنبه هفدهم ربیع الاول سنه ۹۷۷ھ سی ام اگست قدیمی و دهم ستمبر

جدیدی سنه ۱۵۶۹ع

(درشهوار لجه اکبر) ؛ (گوهر درج اکبرشاهی) ؛ (شاه عاقبت محمود) ؛ جلوس بستم جمادی الاخری سنه ۱۰۱۴ھ

سنه ۹۷۷ھ — سنه ۹۷۷ھ — سنه ۹۷۷ھ

(بجای اکبر شه بادشاهزاده سلیم) سنه ۱۰۱۴ھ — (شاه جهانگیر نصیب سپهر) سنه ۱۰۱۴ھ

سال جلوس شاهی تاریخ شد چو نهاد		اقبال سرپای صاحبقران ثانی) ۱۰۱۳ تعمیه ۱ سنه ۱۰۱۴ھ

تاریخ سکهٔ جهانگیری

شد چو خور این سکه نورانی جهان	[illegible]	(آفتاب مملکت) تاریخ آن
از کلام جهانگیر بادشاه		سنه ۹۶۴ھ
ساغر می بر رخ دلدار می باید کشید		ابر بسیار است می بسیار می باید کشید

اشرف النسا نور جهان بیگم دختر خواجه ایاس یعنی غیاث بیگ اعتماد الدوله بود او دختر خود را بعلی قلی خان مشهور شیر افگن خان عقد نمود خطاب شیر افگن بسبب کشتن شیر از شمشیر یافته بود در هزار و پانزده هجری

قطب الدین خان باشارۂ بادشاہی شیرافگن را قتل نمود و خود هم کشته شد

سنه ۱۰۱۵ھ

نورجهان بیگم

نام نورجهان اول مهرالنسا بود بادشاه اشرف النسا نورجهان بیگم فرمود — بیت دستخط نورجهان بیگم

نورجهان گشت بحکم اله	همدم و همراز جهانگیر شاه

و بر سکه یک طرف تصویر بادشاه و طرف دیگر این سکه بود

بحکم شاه جهانگیر یافت صد زیور	بنام نورجهان بادشاه بیگم زر

محرم در سال هزار و بست و هشت ستارۂ دنباله دار بر فلک نمایان شد بیگم گفت

ستاره نیست بدین طول سر بر آورده	فلک بشاطری شه کمر بر آورده

بادشاه که شراب را نهایت دوست میداشت وقت رویت هلال عید الفطر ارشاد فرمود هلال عید بر اوج فلک هویدا شد ؛ بیگم بجوابش گفت

کلید میکده گم گشته بود پیدا شد	این بیت هم از وست ......
نورجهان گرچه بصورت زن است	در صف مردان زن شیرافگن است

این هم از اوست

کشاد غنچه اگر از نسیم گلزار است نه گل شناسد و نی رنگ و بو نه عارف باغ	الیضا	کلید قفل دل ما تبسم یار است دلی کسیکه بحسن و ادا گرفتار است
دل بصورت ندهم تا نشده سیرت معلوم زاهدا هول قیامت مفگن در دل ما		بندۂ عشقم و هفتاد و دو ملت معلوم هول هجران گزرانده ایم و قیامت معلوم

بادشاہ پیراہن تکمہ لعل پوشید بیگم گفت ؎

ترا نہ تکمہ لعل است بر لباس حریر / شدہ است قطرۂ خون منت گریبان گیر

روزے بعد فراق وقت ملاقات از فرط نشاط اشک از چشم روان شد بادشاہ فرمود ؎ گوہر ز اشک چشم تو غلطیدہ می رود۔ بیگم گفت آبیکہ بی تو خوردہ ام از دیدہ می رود۔

این رباعی ہم از وست۔

چو بردارم ز رخ برقع ز گل فریاد برخیزد / زنم بر زلف اگر شانہ ز سنبل داد برخیزد

باین حسن و کمالاتی چو در گلشن گذر سازم / زجان بلبلان شور مبارکباد برخیزد

منقول است وقتیکہ ملک الشعرا طالب آملی معتوب بادشاہ بود در حالت محبوسی این بیت نوشتہ نزد بیگم فرستاد ؎

ز شرم آب شدم آب را شکستی نیست / بحیرتم کہ مرا آبروی از چہ شکست

بیگم بدیہہ نوشت فرستاد یخ بست و شکست

و جعفر میگوید از کلام بیگم این شعر ہم شنیدہ ام بادشاہ ارادہ صحبت نمود بیگم گفت ؎

اگر از قتل من شاہا دلت خوشنود خواہد شد / بجان منت مگر تیغ تو خون آلود خواہد شد

خادمہ گفت ؎ از قضا آئینہ چینی شکست۔ بیگم جواب داد ؎ خوب شد اسباب خود بینی شکست

پدر نور جہان بیگم بپایۂ وزارت رسید خطابش اعتماد الدولہ و برادرش ابو الحسن بخطاب اعتقاد خان و میر سامان شدہ بعد بخطاب آصف خان مشرف شد۔

مسماۃ مہری از مقربان بیگم بود شوہرش خواجہ حکیم بود وقتی بیگم او را طلب کرد او در رفتن تعجیل نمود کہ حرکات عجیبہ سر می زد۔ مہری باشارہ بیگم گفت ؎

مرا با تو سر یاری نماندہ / سر مہر و وفاداری نماندہ

ترا از ضعف پیری قوتی نیست / چنانکه پای برداری نمانده

این غزل از مسماة مهری است **غزل**

حل هر نکته که از پیر خرد مشکل بود / آز مودیم بیک قطره می حاصل بود

گفتم از مدرسه پرسیم سبب حیرت می / در همه هر کس که زدم بیخود و لا یعقل بود

خواستم سوز دل خویش بگویم از شمع / داشت او خود بزبان آنچه مراد دل بود

در چمن صبحدم از گریه و زاری دلم / لاله سوخته خون در دل و پا در گل بود

آنچه از بابل و هاروت روایت کردند / سحر چشم تو بدیدیم همه را شامل بود

دولتی بود تماشای رخت مهری را / حیف صد حیف که این دولت مستعجل بود

مسماة خدیجه عبد الله دیوانه که پسر خواجه حکیم بود بسیار خوش طبع و خوش فکر ست

روم بباغ و نرگس دو دیده وا کنم / که تا نظاره آن سرو خوش خرام کنم

مسماة نهانی مصاحب و همنشین خرم بیگم والده شاه سلیمان پدرش از امرای بزرگ شاه سلیمان بود وقتیکه آوازه حسن او بلند شد هر کی خواستگاری کرد مسماة مذکور این رباعی را در چار بازار آویزان کرد و مقرر کرد آنکه هر که جواب رباعی دهد در حباله نکاحش خود را دهم گویند که از موزونان روزگار هیچکس از عهده جواب برنیامد ست

از مرد برهنه روی زر میطلبم / وز خانه عنکبوت پر میطلبم

من از دهن یار شکر میطلبم / وز شیشه باده نر میطلبم

مسماة بزرگی اصلش از کشمیر است ولولی بود که در عهد جهانگیر بادشاه ترک پیشه خود نموده بگوشه قناعت نشست روزی چار شاعر برای ملاقاتش رفتند بار نداد درین اثنا عرب بچه که خالی از عشق نبود آمد و چون دعای او رسید او را طلبید ست

شعر گفتند

ای شیوهٔ کفر و دین بهم ساخته	غم را بوجود خود عدم ساخته
آثار بزرگی زجبینت پیداست	گه با عرب و گه بعجم ساخته

مسماة بزرگے این بیت فی البدیهه نظم نموده بیرون فرستاد

روزیکه نهادیم درین راه قدم را	گفتیم صلاهست عرب را و عجم را

و این بیت نیز از و مشهور است

مو بمو در ناله ام گوئی که استاد ازل	رشتهٔ جانم بجای تار در طنبور بست

مسماة آتون لولی بسیار با فهم و مجلس آرا و سلیم الطبع بود منکوحه ملا بقائی که امیر نظام الدین علی شیر معتقد او بود قطعه ملا بقائی

یاران ستم تیز رگے گشت مرا	کاواک شده چونے از و پشت مرا
گر پشت بسوی او دم خواب کنم	بیدار کند بضرب انگشت مرا

لولی آتون بجوابش گفت

هم خوابگی سست رگی گشت مرا	روئ نبود از و بجز پشت مرا
قوت بچنانکه می تواند برداشت	بهتر بود از پشت دو صد مشت مرا

مسماة سمرقندی بسی خوش گوی و شیرین کلام بود

شدیم خاک درت گرد بر رد ما نرسی	چنان رویم که دیگر بگرد ما نرسی

دختر درویش قیام شیرازی در فضل و بلاغت مشهور بود خصوص در علم عروض و قوافی این مطلع از وست

هر کجا آن مه با آن زلف پریشان گزرد	هر که کفر زلف او بیند ز ایمان بگزرد

مسماة عصمتی از نوادر این طائفه بود ست

از پا شکستگان طلب کعبه مشکل ست   آن کعبه که دست دهد کعبهٔ دل است

مسماة نشانی از اولاد سادات خراسان است تولد در مجروسهٔ نشاپور واقع شده ست

عاشقی با قامت ابر و کمندی کرده ایم   با همه پستی تمنای بلندی کرده ایم

مسماة دختر امیر یادگار ست

شبی در منزل ما مهمان خواهی شدن یا نی   انیس خاطر این ناتوان خواهی شدن یا نی

مسماة همدمی از نسل سادات جرجان ست

مرا در دلیست از دل بیقرار از هجر یار خود   چه گویم پیش بیدردان ز درد بیقرار خود

این غزل از همدمی است

غزل

من سوخته لاله رخانم چه توان کرد   واله شده سبز خطانم چه توان کرد

صد تیر بلا و ستم و جور رسیده   زان ناوک دلدار بجانم چه توان کرد

جز نام تو ام هر نفسی ذکر دگر نیست   نامش شده چون ذکر زبانم چه توان کرد

مجنون صفت از عشق بتان زار و نزارم   دیوانه لیلی صفتانم چه توان کرد

ای همدمی از جور رقیبان ستمگار   بر چرخ برین رفت فغانم چه توان کرد

مسماة آقائی که او را ایاق نیز میخوانند. گویند که وی در ایام سلطان حسین خان بهادر در بلدهٔ هرات مرجع خاص و عام و متمول بود هر سال فضلا و شعرا را غله وظیفه مقرر ساخته بود ناگاه در یک فصل وظیفه خواجه آصفی بتاخیر رفت خواجه گفت. قطعه

ایا عروس خطابخش چرم پوش مگو   که کی وظیفه مارا قرار خواهی داد

بوقت غله مرا گفته که بار دهم   سرم فدای در ت چند بار خواهی داد

و آقای کہ خیلی خوش فکر بود این مطلع رنگین از اوست ؎

زہشیاران عالم ہر کہ را دیدی غمی دارد — دلا دیوانہ شو دیوانگی ہم عالمی دارد

فتح دو قلعہ بادکوبہ و دربند کہ نہایت مستحکم بودند شاہ عباس صفوی فتح نمود در سال بستم جلوس سنہ ۱۰۱۶ھ

سنہ ۱۰۱۶ھ

فتح دربند چو شد ہاتف غیبی میگفت
مصحف دل چو کشا دیم برآمد تاریخ

فتح دربند زہے فتح کہ میمون آمد
فتح دربند ہمایون ہمایون آمد

سنہ ۱۰۱۶ھ

میر عبد الواحد بلگرامی مشہور بشاہدی سوم ماہ رمضان سنہ ۱۰۱۶ھ بعالم قدس خرامید و در بلگرام مدفون شد مورخی گفت ؎

چو رفت واحد صوری و معنوی گفتم — ہزار و ہفدہ شب جمعہ ماہ صوم سیوم[2]

تخرجہ ۱۰۳۵ — ۲۰ — سنہ ۱۰۱۶ھ

واحد صوری یکعدد دارد و واحد معنوی یعنی روے جمل نوزدہ عدد میشود پس ہمگین بست عدد از مصرع کم کنند جعفر

سید سعد کبیر[3] سنہ ۱۰۱۸ھ

سید سعد کبیر روضہ اش در اکبرآباد ؎ خرد گفتہ کہ یا رحمت قرین باد

سنہ ۱۰۱۸ھ — سنہ ۱۰۱۸ھ

[1] اعلان نون بعد اضافت بجبوری ۱۲

[2] تخرجہ بست گر سیوم بجای سوم موزون گردید ۱۲ — ۱۱۶
[3] شاید (سعید) باشد

سنه ۱۰۱۹ھ

سید نور اللہ شوستری — تاریخ از مخبر الواصلین

میر نور اللہ عالی انتساب
سال نقلش مظہر الحق زد رقم

زین زمانہ با دل آگہ شدہ
(عدن جای میر نور اللہ شدہ)

سنه ۱۰۱۹ھ

جعفر گوید کہ از چند سال مرمت روضہ کردند و یوم وفات آن مرحوم و بماہ ہای دیگر ہم مؤمنین مجلس میکنند گرد و پیش برای آسائش زائرین چند مکانات مختصر ہم بنا نمودند این مرحوم در بیست و ہم ماہ جمادی الاخری شربت شہادت نوشش فرمودند بندہ جعفر تاریخ می نویسد (نور اللہ مقبرۃ الشہید) ایضاً (مقبرۂ نور اللہ الشہید)

سنه ۱۰۱۹ھ سنه ۱۰۱۹ھ

قطعہ

آن گوہر دریای عرفان ذی شرف در نجف
والا حسب قاضی کہ بودہ مولدشان شوستر
ہژدہ جماد آخرین با صد جفا در آگرہ
دلسوز جعفر گفت بعد سہ صد و ہم سیزدہ

۱۰۱۹ ۱۰۶

اعداد مصرع ۱۳۳۲ صوری و معنوی

نور خدا سید نجیب چاردہ مرد عفیف
پاکیزہ باطن صاف طینت پیرو دین حنیف
مقتول شد مظلوم نور اللہ از حکم عنیف
ہان از شہید الثالث الوا شد جدا روح لطیف

۳۶۲ ۱۳۸۱

۱۳۸۱
۳۶۲
سنه ۱۰۱۹

قطعۃ الصفا

بیتی در آگرہ

قاضی حق جامع احقاق حق مقبول حق
بر سر قبرش بیا و صنعت جعفر ببین
۱۰۱۹

قتل شد در ہزدہ ماہ ششم آل بشیر
(میر نور اللہ شہید سومی) بود ای بصیر
۱۰۱۹ ۳۱۳
سنہ ۱۳۳۲ھ

(تواریخ جدید لعد مرقدست)

(روضۂ نور اللہ)
سنہ ۱۳۳۳ھ

(مشہد اطہر شہید ثالث)
۱۹۱۴ء

حوض جہانگیری ؎ نہان شد از خجالت زمزم از حوض جہانگیری
تخرجہ ۱۱۱۳ ۹۴
سنہ ۱۰۱۹

ولی محمد خان اوزبک بادشاہ توران وقتیکہ مہمان شاہ عباس شدہ ؎
(ماہ شد مہمان بزم آفتاب)
سنہ ۱۰۱۹ھ

ایضاً گفت آمدہ بادشاہ توران۔
سنہ ۱۰۲۱ھ
فرق ۱۰۲۰
سنہ ۱۰۱۹ھ

وفات میر سنجر ؎ افگند (بادشاہ سخن) چتر سنجری
۱۰۲۳
۱۰۲۴

کلام سلیمہ سلطان بیگم مخفی تخلص میکرد ؎
کاکلت را گر ز مستی رشتہ جان گفتہ ام
مست بودم زین سبب حرف پریشان گفتہ ام

لہٰذا نام کتاب ۱۲ اسنہ لعد سہ صد و سیزدہ سال گفتہ ام ۱۲ جعفر ۳ ؎ خجالت بجای خجلت غالبا چنین

سنہ ۱۰۲۴ھ

آقا رضی اصفہانی شاعری بود کہ سیر ہندوستان کردہ برگشت ۔ (آہ از رضی ملک قمی ۔ بگفتار رو سر اہل سخن بود ۔)

سنہ ۱۰۲۴ھ

سنہ ۱۰۲۵ھ

سنہ ۱۰۲۵ھ

وقت محاصرۂ قلعۂ ایران بزمانۂ شاہ عباس کہ اتراک نمودہ بودند خواجہ علی اکبر اصفہانی بخواب دید کہ کسے بجواب میگوید کہ فتح از پسر علی است چنانچہ ترکان مجبور شدہ محاصرہ برداشتند مصنف کتاب عالم آرای عباسی برین عبارت چیزی افزودہ گفت ؎ (فتح از پسر علیؑ عالی ولی)

سنہ ۱۰۲۵ھ

سنہ ۱۰۳۰

شیخ بہاء الدین آملی علیہ الرحمہ

ولد شیخ حسینی بزمانۂ شاہ عباس صفوی بروز شنبہ دوازدہم شوال سنہ ۱۰۳۰ھ وفات یافتند حسب وصیت نعش را در مشہد مقدس بردہ مدفون ساختند تاریخ رحلتش عماد الدولہ ابو طالب وزیر شاہ عباس گفت ؎ (گفتمش شیخ بہاء الدین دا ۔) (عدد ہمزہ مستقل بسبب ضرورت تاریخ نگرفت عجب است) جعفر

سنہ ۱۰۳۰ھ

عزیزی دیگر گفت ؎ (افسوس ز مقتدای دوران)

سنہ ۱۰۳۰ھ

عمارت اوچنین کہ بحکم شاہجہان تعمیر کردہ اند ؎ بہشت روی زمین یافت عقل تاریخش

سنہ ۱۰۳۱ھ

۱؎ سقوط ہمزہ اصلی ۱۲

نواب ابراهیم خان فتح جنگ مالوی نورجهان بیگم بود در بنگاله مسجدی تعمیر کرد ع
(بنای کعبهٔ ثانی نهاد ابراهیم)

سنه ۱۰۳۰ھ

یکعدد همزهٔ مستقل حذف کرده چه عجب که از ابراهیم الف گرفته ابراهیم برسم الخط قرآنی نوشته باشد۔

حمام علی وردی خان ع بنائی خیر حمامی مباہی

سنه ۱۰۳۰ھ

زلالی شاعر (سنه ۱۰۳۱ھ)	ع از جهان رفت زلالی بجنان	یکصد کم اند چه عجب گر این طور باشد

سنه ۱۰۳۱ھ کمی ۱۰۰

(از جهان رفت زلالی بجنان الهدین) و آنی عاقبت محمود باشد؛ هفت عدد کم می شوند چه عجب که بشود باشد اگرچه درین هم یکعدد کم می شود ممکن است که سنه ۱۰۳۱ھ باشد و از تاریخ اول بجاے (از) (ز) باشد۔

مثنوی تصنیف کرد از نظامی تاریخ یافتند و تاریخ اختتامش ع

در استفتاح این مثنوی نامی		بجو تاریخ ختمش از نظامی

۱۰۰۱

تاریخ وفات جوده بائی مادر خسرو ع

تاریخ وفات شاه بیگم جستم		از غیب ملک بخلد شد بیگم گفت

سنه ۱۰۲۵ھ

در کتاب سنه ۱۰۱۴ھ تحریر است

پل سلیم گڈھ ع پل شاهنشه دهلی جهانگیر
سنه ۱۰۳۱ھ

میر عبد الله ترمذی مشکین قلم ع ز دنیای دنی قطب زمان رفت
۱۰۲۵ھ

ــــــــ

لـه از لفظ استفتاح ثابت میشود که تاریخ شروع تصنیف است ۱۲

شیخ احمد سرهندی کہ برہان کمال و ہادی رحمت بود ایضاً نور او چو بہشت آنکہ احمد فرق گردید
سنہ ۱۰۳۴ھ
سنہ ۱۰۳۵ھ

ملک الشعرا طالب آملی کہ حشرش بعلی بن ابیطالب باد۔
سنہ ۱۰۳۵ھ

عبد الرحیم خان خانان پسر بیرم خان خانخانان بتاریخ چہاردہم صفر سنہ ۹۶۰ھ
متولد شد در لاہور و در عمر ہفتاد و دو سال در سنہ ۱۰۳۲ھ وفات یافت مقبرہ اش
در دہلی قریب درگاہ نظام الدین اولیا است کہ رو بانہدام دارد این ابیات از وست

غزل

شراب شوق نه [illegible] که از چند است — جز اینقدر که دلم سخت آرزومند است
نه دانه دانم و نی دام اینقدر دانم — که پای تا بسرم هر چه هست دربند است
بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است — نگاه اهل محبت تمام سوگند است
[illegible] محبت [illegible] خریدارم — که مشتری چه کس است و بهای من چند است
ادا شناس محبت [illegible] — وگرنه خاطر عاشق بهیچ خورسند است
[illegible] سخنهای دلکش تو [illegible] — که اندکی بادا های عشق مانند است

از تاریخ اکبری اصح شد کہ در سنہ ۱۰۰۴ھ انتقال نمود شیخ عبد القادر بدایونی گفتہ (خان سپہ سالار کو)
وفات نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بست و ہشتم صفر سنہ ۱۰۳۷ھ مطابق ہشتم اکتوبر قبلی سنہ ۱۶۲۷ع سنہ ۱۰۳۷ھ
(جہانگیر از جہان عزم سفر کرد)

ملحوظ در عبارت کتاب مفتاح التواریخ عمرش ہفتاد و دو سال معلوم میشود لیکن از تاریخ انتقال عمرش
ہفتاد و شش سال ظاہر میشود واللہ اعلم ۱۲

ایضاً

چو تاریخ وفاتش جست کشفی	خرد گفتا جهانگیر از جهان رفت
	سنه ۱۰۳۶ھ

در بعض کتب بست وهفتم صفر سنه ۱۰۳۶ھ فوت کرد۔

تاریخ نابینا شدن شهریار پسر خرد جهانگیر که سلطان شهریار خود گفت قطعه

ز نرگس گلاب ارچه نتوان کشید	کشیدند از نرگسانم گلاب
اگر از تو پرسند تاریخ آن	بگو دو کور شد دیدهٔ آفتاب
	سنه ۱۰۳۶ھ

شهاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاهجهان بادشاه غازی خلف سوم جهانگیر بادشاه است ولادتش بست ونهم ربیع الاول سنه ۱۰۰۰ھ مطابق روز چهارشنبه پنجم جنوری سنه ۱۵۹۲ء از بطن نواب جوده بائی دختر راجه بهگوانداس۔ قطعه

شاهنشه زمانه دانشور یگانه	اسکندر نخستین صاحبقران ثانی
دین پرور معظم شاه جهان که باشد	از جبهه اش هویدا فرّ جهانستانی
روزیکه عالم پیر از مقدمش جوان شد	می تافت از جبینش نور خدایگانی
از چار دو نه شاید دیگر چو او خدیوی	کامد قرین حکمش تائید آسمانی
از چار دو نه گذر کن تا عقل بر تو خواند	تاریخ مولدش را صاحبقران ثانی
	۱۰۱۳ / ۱۳ / سنه ۱۰۰۰ھ

شخصے دیگر چنین گفت ؎

خرد تاریخ سال مولدش را	رقم زد ظل جاوید الٰهی
	سنه ۱۰۰۰ھ

شخصی قصیده گفت دوازده شعر که هر مصرع تاریخ است بسبب طول بی فرد شتم جعفر
تاریخ هشتم ربیع الآخر سنه ۱۰۳۷ھ بدار السلطنت لاهور بر سریر فرمانروائی جلوس کرد

آمده تاریخ جلوسش زغیب	(شاه جهان باشد شاه جهان)

ایضاً. از حکیم رکنا باشی

(وارث ملک سلیمن آمده)

سنه ۱۰۳۷ھ

دیگرے گفت

(تا جهان باد در جهان باشد)

سنه ۱۰۳۷ھ

سعدی گیلانی این مصرع یافته شد

(جلوس شاهجهان داده زیب ملت دین)

سنه ۱۰۳۷ھ

لفظ زینت شرع ـ و عبارت خدا حق بحقدار داد ـ ایضاً دوشنبه بیست پنجم بهمن

سنه ۱۰۳۷ھ   سنه ۱۰۳۷ھ   سنه ۱۰۳۷ھ

شاه عباس صفوی ابن سلطان سکندر شاه ملقب خدابنده

ولادت بتاریخ دوشنبه غرهٔ ماه رمضان سنه ۹۷۸ھ این قطعه تاریخ ولادت است

نونهال چمن پادشهی	که بگلزار جهان گشت مقیم
سال مولود وی از کلک قضا	چون رقم ساختم از طبع سلیم
ناگهان از پے تاریخش گفت	هاتفے پادشه هفت اقلیم
	سنه ۹۷۸ھ

واسمش عباس بهادرخان هم بود تاریخ جلوس ظل الله

سنه ۹۹۶ھ

تاریخ جلوس شه عباس بهادرخان سنه ۹۹۶ھ		بمسند خاقانی زد تکیه شه ایران

چون در سنه ۱۰۱۶ھ نهر آب بروضهٔ رضویه یعنی مشهد مقدس آورده حاتم بیگ اعتماد الدوله گفت ؎ آب آمد بروضه داخل شد ۱۰۱۶ در سلسلهٔ صفویه مثل وی بادشاه فرهنگ

سنه ۱۰۱۶ھ

و کیاست و تدبیر و شجاعت و سیاست برنخاسته بسبب احکام منجمان ملحدی را برای دفع نحوست سه روز بر تخت نشانیدند در سنه ۱۰۰۲ھ آخر قتل کردند خواص و عوام تا سه روز موافق ضابطهٔ آن خاندان سجده نمودند حکیم رکن الدین گفت ؎

ولی بحکم تو آدم سجود شیطان کرد		نکرد سجده آدم بحکم حق شیطان

دیوان خاص اکبرآباد گفته

سعادت سرای همایون اساس		چنین گفت طبع حقائق شناس
سنه ۱۰۴۸ھ		تاریخ قصر گفته
طاق کسری نهد جبین بر خاک قدسیان گفته اند با دل پاک باد محراب انجم و افلاک ۴۹۰	سنه ۱۰۴۸ھ	پیش در دولتسرای شاه جهان بهر تاریخ قصر او بدعا طاق ایوان بادشاه جهان ۵۵۰

تاریخ وفات میر محمد باقر داماد تخلص او اشراق بود خلف سید محمود داماد استرآبادی

از مجموع هر دو مصرع سنه ۱۰۴۰ھ

دختر زاده شیخ علی آملی ؎ عروس علم دین را مرده داباد
تاریخ باغ اشرف خان که بر حاشیه کتاب قلمی تحریر است ؎ سنه ۱۰۴۶ھ

زهی باغی که فردوس برین زو قطعه البیت		گل در و بشگفته هر سو بوستان در بوستان
طرح کرده میرزا اشرف ببشهر لکهنو		در زمان خسرو صاحبقران شاهجهان
بهر عیش دوستان این بوستان چون وقف شد		سال تاریخش از آن شد بوستان دوستان

ارجمند بانو بیگم مخاطب به ممتاز محل بنت آصف خان که برادر نورجهان بیگم بود ولادت در سنه ۱۰۲۱ھ شادی از شاه جهان بادشاه در نوزده سالگی و چند ماه و انتقال هفتدهم ذی الحجه سنه ۱۰۴۰ھ لفظ ارقم تاریخ از بادشاه قبله دل خان چنین گفت ؎

سنه ۱۰۴۰ھ (جای ممتاز محل جنت باد)

سنه ۱۰۴۰ھ

شیخ بدیع الدین سهارن پوری از مریدان شیخ احمد سرهندی است در سنه ۱۰۴۲ھ انتقال کرد

	قطعه	
شیخ مزار او همه نور و غفور باد		دلهای زائران درش غرق نور باد
تاریخ رحلتش چو ز هاتف سوال کرد		قطب جهان گذشت ز عالم جواب داد

گذشت بدال جمله نوشته چار عدد گرفت ۱۲ سنه ۱۰۴۲ھ

شاه صفی بادشاه ایران نهری از آب فرات تا نجف اشرف برد ؎
(آب ما از مدد ساقی کوثر آمد)

ولادت داراشکوه از بطن ممتاز محل بنت آصف جاه وزیر تاریخ از ابوطالب کلیم سنه ۱۰۲۴ھ
گل اولین گلستان شاهی - کدخدائی داراشکوه بیست و سوم شعبان سنه ۱۰۴۳ھ ؎

بعهد تزئین بلوح محمل شاه [illegible]ھ		رقم دیده هم قران مهر با ماه ۱۰۴۳ھ

از ابوطالب کلیم ؎ قران کردہ سعدین برج جلال

سنہ ۱۰۴۳ھ

تاریخ کتخدائی شاہزادہ محمد شجاع از دختر میرزا رستم صفوی از ابوطالب کلیم ؎
از مہد بلقیس بسر منزل جمشید آمد بعد بیست روز شادی دارا شکوہ منعقد شدہ۔

سنہ ۱۰۴۳ھ

تولد سلیمان شکوہ پسر دارا شکوہ از دوبار خواندن سلیمان شکوہ تاریخ ولادت
ظاہر می شود۔ یعنی (سلیمان شکوہ سلیمان شکوہ)
۵۲۲ ۵۲۲

سنہ ۱۰۴۴ھ

تخت طاؤسی ؎ بگفت را و رنگ شاہنشاہ عادل
ایضاً ؎ سریر پایہ صاحبقرانی سنہ ۱۰۴۴ھ

سنہ ۱۰۴۴ھ

شیخ میر لاہوری ہفتم ربیع الاول سنہ ۱۰۴۵ھ انتقال کرد ؎
درقم زد میر جنتی بیشک

سنہ ۱۰۴۵ھ

مسجد اجمیر درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاریخش ابوطالب کلیم گفت ؎
(کعبہ حاجات دنیا مسجد شاہجہان)

سنہ ۱۰۴۷ھ

نواب فضل خان علامی تخلص ہفت ہزاری بخدمت وزارت کل شاہجہان بادشاہ مقرر شد
؎ رشد فلاطون وزیر اسکندرم۔

سنہ ۱۰۳۸ھ

وارتحالش دوازدہم ماہ رمضان سنہ ۱۰۲۸ھ زخوبی بردگوئی نکیناہی آفضل علامی دہر رفت

سنہ ۱۰۵۰ھ

سنہ ۱۰۲۸ھ سنہ ۱۰۵۰ھ

غیرت خان برادرزادہ عبداللہ خان درزمان شاہجہان انتقال کردہ

لفظ تاریخ الریان نام غیرت خان برار۔

۱۲۱۲ ۱۲۱۱ ۱۳۳۹

سنہ ۱۰۵۰ھ

عقل شہباز عرش قدس گفت سنہ ۱۰۵۰ھ		سال نقلش کہ بہ زگوہر سفت	سید عبدالقادر بنارسی الہ آبادی

تاریخ بر قبر عورتے نزدیک درگاہ سید کبیر قریب موضع سلطان گنج بلدہ آگرہ است

چو عفت زمان بانوے روزگار		بعصمت رہ زندگی کرد طے
شب جمعہ ہفدہم از رجب		بفردوس اعلیٰ چو شد جائی وے
خرد بہر سال وفاتش گفت		(بہشت برین باد ماوای وے) ۱۰۵۰ھ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی در ماہ محرم نہصد و پنجاہ و ہشت بوجود آمدہ و در سنہ یکہزار و پنجاہ و دو درگزشتہ است

فاضل عصر شیخ عبدالحق		حامی شرع و دین بہ نیک نسق
عالم و متقی و عارف بود		بعلوم غریبہ واقف بود
شرح مشکوٰۃ از تصانیفش		تازی و فارسی است تالیفش
عمر او بود یکصد و دہ سال		کان زمان شد ازین سرای ملال
سال نقلش خرد عیان ونہفت		بخلائق (بہشت مرقد) گفت ۱۰۵۰ھ

(یکعدد کم میشود) جعفر

سنہ ۱۰۵۲ھ

ایضاً

تاریخ ولادت (شیخ اولیا) تاریخ وفات (فخر العالم) ازین حساب عمر شریفش

سنہ ۹۵۸ھ سنہ ۱۰۵۲ھ

چار و نود سال بباشد. ایضاً تاریخ وفات ازو غروب دل علماء أمتي
كأنبياء بني إسرائيل (موسوم أعداد هر دو همزه مستقل گرفته و همزه غیر مستقل را
گذاشته همین سنہ ۱۰۵۲ھ صحیح است جعفر

شیخ محمد صادق گنگوہی صادق تخلص (قطب الآفاق رفت از عالم) بجای سنہ ۱۰۵۲ھ
عداد مصرع سنہ ۱۱۲۲ھ میشود فرق پنج (اکم) چه عجب که مورخ باین طور گفته باشد

قطب آفاق رفته از دنیا

سنہ ۱۰۵۲ھ

شاه صفی ابن شاهزاده صفی میرزا ابن شاه عباس صفوی بعد وفات جد بزرگوار
بعمر سیزده سالگی در ماه جمادی الاولی سنه یکهزار و سی و هشت در ایران بر تخت
فرمانروائی نشست پیش ازین نامش سام میرزا بوده کسی این تاریخ گفته

(ظل حق)

و تاریخ دیگر از مولانا شرقی قزوینی سنہ ۱۰۳۸ھ

(صفی پا بر اورنگ شاهی نهاد)

سنہ ۱۰۵۲ھ

در ماه صفر سنه یکهزار و پنجاه و دو درگذشت بعد فوتش شاه عباس ثانی بر تخت نشست
بعضی از دلسوزان (ظل مفقود) تاریخ یافتند و در پنجم ربیع الاول سنه یکهزار و پنجاه و دو

سنہ ۱۰۵۲ھ

از شرب مدام درگذشت بعد از وی پسرش شاہ سلیمان صفوی بادشاہ ایران شد بعد فوتش پسرش شاہ حسین صفوی بسلطنت ایران رسید و احوالش زیر نادرشاہ نوشتہ خواہد شد

جہان آرا بیگم دختر سومی شاہجہان بادشاہ ہندوستان معالجہ این بیگم یکی انگریز نمود و صلہ اش اجازت تجارت بنگالہ بی مزاحمت یافت سوم ماہ رمضان سنہ ۱۰۵۲ھ درگذشت۔

تاریخ پل علی مردان خان مابین قندھار و پشاور سہ

سنہ ۱۰۵۴ھ

بانی این پل علی مراد شد از لطف حمید

قلعہ جلال آباد سہ

سنہ ۱۰۵۴ھ

ندا رسید بگوشم بنای فرخ فال

سنہ ۱۰۵۶ھ

سنہ ۱۰۵۴ھ

تاریخ فتح قلعہ بدخشان کہ شاہجہان فتح نمود از نذر محمد خان والی توران از قبیلہ زرد سہ

شد بلخ و بدخشان نذر محمد خان :: کل اعداد مع الواو دکہ محل تامل است سنہ ۱۵۵۵ می شود (اعداد نذر محمد خان ۹۹۶ از وحذف نمودند باقی ماندہ ۵۵۹ - مصرع دوم

زرد و قبیلہ و الملک واگذاشت در آن) این اضافہ کن یعنی ۵۸۹ ہمچنین سنہ ۱۰۵۶ھ حاصل شود این تاریخ میرزا عبد الرزاق مصنف کتاب مجموع الصنائع برسم تعمیہ خوب گفتہ۔

ایضاً از نصیری شیرازی سہ

والی توران برآرا از ملک توران ایزان	ثانی صاحبقران بخشان بگایش کن حساب
۷۰۴ ۶۴۷	۱۰۱۳
باقی ماندہ ۴۳	کل سنہ ۱۰۵۶ ہجری المقدس

حاجی محمد جان قدسی ملک الشعراء — قصیدۂ در مدح عبد اللہ خان کہ از اولاد خواجہ بود
و منصب ہفت ہزاری داشت گفتہ بحضورش برد و در محفل ایستادہ خواند چون فارغ شد
عبد اللہ خان برخاست و ہر دو دستش گرفتہ بر مسند خود نشانید و خود با پیرہن سفید کہ در بر داشت
بر پالکی سوار شدہ بیرون رفت و خیمہ را با خزانہ و جمیع کارخانجات وغیرہ در وجہ صلہ بدو بخشید
بعد از چندی قدسی قصیدۂ رنگین تر از ان در مدح صاحبقران ثانی گفتہ بعرض رسانید
بادشاہ خبر بخشش عبد اللہ خان شنیدہ بود فرمود حاجی صلہ کہ عبد اللہ خان بتو دادہ است
ہیچکس نمی تواند داد پس اقسام جواہر قیمتی طلبداشتہ فرمود تا ہفت بار دہانش از ان
پر کردند در مرآۃ الخیال مرقوم است کہ قدسی در سال یکہزار و پنجاہ و پنج فوت شد
ملک الشعراء ابو طالب کلیم در مرثیہ او ترکیب بندی گفتہ این مصرع تاریخ یافتہ —

دو روزان بلبل قدسی چنیم زندان شد

سنہ ۱۰۵۵ھ

تاریخ وفات قادر شاہ بن شیخ کبیر —

گفت بشنو زوفات قادر شاہ

سنہ ۱۰۵۷ھ
سنہ ۱۰۵۷ھ

حکیم رکنا کاشی مسیح تخلص از مجلسیان شاہ عباس صفوی بود از انجا رنجیدہ خاطر شدہ
بہندوستان رسید و از مقربان اکبر بادشاہ شد و بزمانہ شاہجہان معارج دولت نمود و باز
با یران رفتہ بقیہ عمر بسر نمود —

(رفت بسوم) فلک باز مسیح دوم
۶۹
سنہ ۱۰۵۷ھ

مورخ بجای یای اضافی همزه مستقل نوشت و یکعدد گرفت ـ

سید جلال بخاری از اولاد سید احمد کبیر است و خلف سید محمد بخاری در زمانهٔ شاهجهان بعهدهٔ صدارت و منصب شش هزاری رسید تاریخ ولادت سید بخاری که خود گفته ؎

(من و دست و دامان آل رسول)

سنه ۹۸۳ھ

(بعد لفظ دست واو عاطفه باید تعجب است که ساقط کردند) ـ

و سید جلال الدین بخاری تخلص خود رضا میفرمود و در سنه ۱۰۰۰ھ ولادت یافته (وارث آل رسول) فرق سی و یک غالباً (وارث رسول) تاریخ است ـ و وفاتش بموجب مرآت جهان

جانشین حیدر کرار

سنه ۱۰۵۷ھ

شیخ ناصر اکبر آبادی ـ یکی از اولیای وقت بود ؎ گفت افسوس رفت قطب جهان

سنه ۱۰۵۶ھ

حضرت ولی محمد نارنولی ؎ مظهر الحق (ولی اعظم گو ، بجای گو) گفت باید جعفر)

سنه ۱۰۵۷ھ

سنه ۱۰۵۸ھ

تاریخ قلعهٔ شاه جهان آباد ؎ شد شاه جهان آباد از شاه جهان آباد

تاریخ ولادت سلطان محمد بن سلطان ابراهیم در ترکی ؎ سنه ۱۰۵۸ھ

نور در کلدی محمد صلب ابراهیم دن

۲۵۶ ۲۰۴ ۶۴ ۹۲ ۱۲۲ ۲۵۹ ۵۴

در کتاب سنه یکهزار و هشت و پنجاه تحریر است ـ سنه ۱۰۵۴ھ کمی هفت عدد

؎ واو عاطفه را ساقط کردند ۱۲

میر نعمان اکبرآبادی ؎ میر نعمان ستون دین بوده
سنه ۱۰۶۰ھ
سنه ۱۰۵۸ھ
میر صالح الملقب به کشفی ؎ عقل تاریخ آن ستوده خرد گفت کشفی بخلد آب بداد
سنه ۱۰۶۰ھ

ایضاً

بازسال وصال آن خسرو		(والی خلد میر صالح) گو سنه ۱۰۶۰ھ	

میر ابوالعلی اکبرآبادی ولد ابوالوفا حسینی ولادت سنه ۹۹۰ھ ؎
خواست چو افضل از خرد سال وفات آن صفی
گفته در رفت از جهان قطب جهان ابوالعلاء
(املای عربی ابوالعلی است تصرف جاهلانه) سنه ۱۰۶۰ھ ؎

ساعت وروز و سال وصال افضل جست
سنه ۱۰۶۱ھ
رشد سه شنبه نهم ماه صفر صبح پگاه
(با وجود صبح لفظ پگاه آورده) چه عجب که ایرادی باشد جعفر. سنه ۱۰۶۱ھ

ملک الشعرا ابوطالب کلیم همدانی المولد کاشانی دو بار بسیر هند آمده مرتبه اول در عهد جهانگیر بادشاه رسیده بعد چندی که سنه یکهزار و بست و هشت بود بوطن معاودت نمود ؎ (توفیق رفیق طالب) تاریخ است - بعد از ان بعهد شاه جهان بادشاه باز بهند
سنه ۱۰۲۸ھ
آمد و خطاب ملک الشعرا یافت دو مرتبه بزر سنجیده شد وقتیکه خواندگاه روم بر شاهجهان اعتراض کرد که شاه جهان نیستی بلکه شاه هندستی این شعر موزون نموده بشاه جهان عرض کرد:

صلہ دریافت ؎

ہند و جہان ز روی عدد چون نبود یکی　　　بر شاہ ما خطاب ازین روست میر ہندؔ

تاریخ وفاتش از غنی کشمیری ؎ طور معنی بود روشن از کلیم

سنہ ۱۰۶۱ھ

سنہ ۱۰۶۴ھ

میر الٰہی شاعری از سادات رشید آباد بود در مرات جہان مرقوم است کہ در سنہ ۱۰۵۷ھ انتقال کرد چنانچہ غنی کشمیری گفتہ ؎ (برد الٰہی زجہان گوی سخن)

سنہ ۱۰۶۳ھ

میر یحیی کاشی ؎

(احیای سخن چون کرد یحیی جان داد) اعداد یحیی بست و ہشت گرفتہ حالانکہ سی ہشت باید

سنہ ۱۰۶۴ھ

مسجد دائی در شاہ جہان آباد مشہور است بر پیشانی آن تحریر است ؎

(گشتہ آباد کعبۂ دیگر) (یعنی قابلہ)

سنہ ۱۰۶۴ھ

سنہ ۱۰۶۵ھ

حضرت سید باقی نقشبندؒ

بطواف کعبہ میرفت در راہ مسافر دار البقا شد ؎
(صبح شنبہ پنجم شوال باقی داد جان)

سنہ ۱۰۶۵ھ

عمدۂ دنیا و دین و قدوۂ کون و مکان	قبلۂ اہل جہان و کعبۂ عرش آستان
میر باقی مرشد آفاق از لطف الٰہ	چون ازین دار الفنا شد جانب قصر جنان
ساعت و روز و مہ و سال و صالش عقل گفت	(صبح شنبہ پنجم شوال باقی داد جان)

سنہ ۱۰۶۵ھ

؎ مصرعہ بر وزن فاعلن موزون نمود حالانکہ بر وزن فعولن است ۱۲

شیخ عبد اللطیف برہان پوری سنہ آہ (ازان شیخ کامل)

سنہ ۱۰۶۶ھ

سنہ ۱۰۶۶ھ

شیخ اسمعیل چشتی اکبر آبادی سنہ

	خردم (قدوہ مشایخ) گفت		در سہ صوم سال رحلت او

سنہ ۱۰۶۶ھ

ایضاً

(ماہ فردوس جنت اسمعیل)

سنہ ۱۰۶۶ھ

نواب سعد اللہ خان وزیر شاہجہان بادشاہ بتاریخ بست و سوم جمادی دوم سنہ ۱۰۶۶ھ بعمر ہشت و چہل سال درگذشت و تعجب است کہ تاریخ چنین نامور کسی نگفت جعفر میگوید

شد ز دنیا آن وزیر شہ جہان دین پناہ (آہ سعد اللہ خان نواب عالی پایگاہ) ۳۹ ۱۱۱ ۵۹ ۶۰۱ ۲۰۰ سنہ ۱۰۶۶ھ		در سہ و بست جاد آخر از حکم اللہ جعفر ابد ون گوی بعد دو صد و ہفتاد و چار مسجد جامع شاہ جہان سنہ ۱۰۶۳ھ صوری و معنوی

سنہ ۱۰۶۶ھ

(قبلۂ حاجات آمد مسجد شاہجہان)

سنہ ۱۰۶۷ھ

سنہ ۱۰۶۸ھ

محبوسی شاہجہان - بتاریخ ہفتدہم ماہ رمضان سنہ ۱۰۶۸ھ پسرش عالمگیر بادشاہ محبوس کرد تاریخ این معاملہ مؤلف مفتاح التواریخ بطور تعمیہ گفتہ

قطعہ

دل من گفت کہ حیف این چہ شر می بینم مشکل اینست کہ ہر روز بتر می بینم		کرد محبوس پدر را چو شہ عالمگیر داد این حافظ شیراز بشارت بدلم

گفتم ای خواجه بفرما یکی تاریخ ازان که — همه آفاق پر از فتنه و شر می بینم

هیچ شفقت نه برادر به برادر دارد — هیچ مهری نه پسر را به پدر می بینم

بی تامل سر ابهی بکشید و فرمود — (پسران را همه بدخواه پدر می بینم)

۴۷۱ — ۱۵۴۰ ۴۶۲

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه ابن شاه جهان بادشاه غازی (سنه ۱۰۶۸ھ) شب یکشنبه یازدهم ذی القعده سنه ۱۰۲۸ھ مطابق دهم اکتوبر قدیمی سنه ۱۶۱۹ع از بطن ارجمند بانو بیگم ملقب به ممتاز محل بنت نواب آصف جاه برادر نور جهان بیگم متولد شد. ملک الشعرا ابوطالب کلیم همدانی بعد جلوس فرمودن عالمگیر بر اورنگ خلافت در تاریخ ولادت او گفته

قطعه

داد ایزد بپادشاه جهان — خلفی همچو نوگل شاداب

تاج صاحبقران ثانی یافت — گوهر بحر از دگر فته حساب

نامش اورنگ زیب کرد فلک — تخت ازین پایه گشت عرش جناب

چون بدین مژده آفتاب انداخت — افسر خویش بر هوا چو حباب

طبع دریافت سال تاریخش — ز دو رقم آفتاب عالمتاب

۱۰۲۹ تخرجه ۱ سنه ۱۰۲۸ھ

تاریخ ملا مرشد یزدی

بگرفت جهان پرتو رخسارش تاریخ — این شد که جهانگیر شده نسل جهانگیر

۱۰۲۷ تعمیه ۱ سنه ۱۰۲۸ھ

بعض مورخین این تاریخ تاریخ اول را غلط میگویند جعفر میگوید که هر دو تاریخ صحیح آید)

کلیم تعمیه خارجی نموده و ملا مرشد یزدی تعمیه داخلی - پرتو رخسار تاریخ یعنی حرف دوم لفظ تاریخ الف است
تاریخ کتخدائی اورنگ زیب از دختر شاه نواز خان ابن نواب آصف جاه دوشنبه
سوم ذی الحجه سنه ۱۰۴۷ھ

فلک گفت تاریخ جشن زفافش	دو گوهر بیک عقد دوران کشیده
سنه ۱۰۶۸ھ	سنه ۱۰۴۷ھ

جلوس عالمگیر بادشاه

جمعه غره ذیقعده سنه ۱۰۶۸ھ مطابق بست و سوم جولائی قدیمی و دوم اگست جدیدی سنه ۱۶۵۸ع
تاریخ از شاه جهان (آفتاب عالمتاب) از جعفر اصفهانی (شهنشاه فلک اورنگ) شخصی دیگر گفت
سنه ۱۰۶۸ھ
(سزاوار سریر پادشاهی) سنه ۱۰۶۸ھ دیگری چنین گفت ؎ زیب اورنگ تاجهای شهان
سنه ۱۰۶۸ھ سنه ۱۰۶۹ھ

یای اضافی را حذف کرده بجایش همزه مستقل نوشت مگر عددش نگرفت -
یکی از فضلا گفت ؎ (بادشاه ممالک هفت اقلیم)
سنه ۱۰۶۸ھ

عالمگیر بادشاه بعد تکمیل فتح بر دار الشکوه روز یکشنبه بست و چارم ماه رمضان سنه ۱۰۶۹ھ
تاریخ جلوس خود مقرر داشتند سید عبد الرشید صاحب فرهنگ رشیدی درین آیه تاریخ جلوس یافته
اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یک عدد کم میشود
ملا عزیز الله خلف ملا محمد تقی مجلسی قبل این آیه یافت اِنَّ الْمُلْکَ لِلّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۱۰۶۸ھ
همزه مستقل را حذف فرمودند - و دیگر مورخین چنین گفته اند ؎ سنه ۱۰۶۹

ا؎ شاید درزمان محبوسی برای عالمگیر گفته باشد یا بجای شاهجهان عالمگیر باشد کاتب سهو کرده ۱۲

ایضاً

چون زفیض مقدم او زیب اورنگ شد | ز شاه هفت اورنگ تاریخ جلوس شاه شد(۱

سنه ۱۰۶۸ھ

و بلاشاه این تاریخ در نظم کشیده ۵

جمع دل من چون دل خورشید شگفت | حق ظاهر شد غبار باطل را رفت
تاریخ جلوس شاه اورنگ مرا | (ظل الحق گفت الحق این را حق گفت)

سنه ۱۰۶۹ھ | سنه ۱۰۶۹ھ

تاریخ شروع حفظ قرآن (سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰى) ایضاً ختم لوح محفوظ) سکه ۵

سنه ۱۰۶۱ھ | سنه ۱۰۶۸ھ

سکه زد در جهان چو بدر منیر | شاه اورنگ زیب عالمگیر

و برای اشرفی مهر منیر غالباً تخلص شاعر هم منیر بود جعفر

فتح بر شاه شجاع ۵

ای حرز تو سورهٔ تبارک بادا | پیوسته ترا تاج مبارک بادا
جستم ز پئے شگون فتحت تاریخ | دل گفت (بشنو فتح مبارک بادا)

سنه ۱۰۶۹ھ

شاعری که ضمیری تخلص میکرد دران معرکه موجود بود و هزار انعام یافت در صلهٔ تاریخ مذکوره از عالمگیر بادشاه۔

تاریخ قتل دارا شکوه۔

قطعه

آنکه شاهے بلند اقبال است | رتبه اش در شمار ابدال است
شاه دارا شکوه نامش بود | در کمالات شیخ جامش بود

سله صیغه مضارع بے موقع استعمال شده ۱۲

جمعہ و غرہ مہ عاشور
سال تاریخ نقل آن شہ دین
مرقد آن قتیل عشق آلہ

بود روز وصال آن مغفور
شد رقم (صاحب بہشت برین)
ہست در گنبد ہمایون شاہ
۱۰۷۰ھ

این اشعار داراشکوہ اند کہ ہنگام شہادت از زبانش برآمدہ

روز یکہ شود اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ
من دامن تو بگیرم اندر عرصات

و اندم کہ بود اِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ
گویم صنما بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

شیخ مہدی ابن شیخ بالاکبیر در قنوج مسجدی تعمیر نمودہ در لفظ خجستہ تاریخ یافتند
بر دروازہ بیرونی مسجد مذکور این تاریخ است بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سنہ ۱۰۶۸ھ

از محمد مہدی سید زمان
سال تاریخ از خرد جستم بگفت
سنہ ۱۰۷۰ھ

شد بترتیب حسن باب الجنان
اُدْخُلُوْہَا خَفِیًّا بِالْاَمَانِ
سنہ ۱۰۸۱ھ

ملا شاہ بدخشی مرشد داراشکوہ سنہ رد او ملا شاہ بر توحید جان)
دیگری گفت سنہ ۱۰۷۰ھ

(گفت محبوب خلد ملا شاہ)
سنہ ۱۰۶۹ھ

موتی مسجد شاہ جہان آباد در سنہ ۲ جلوس بعہد عالمگیر مصنف تاریخ عاقل خان است
(اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ) جعفر گوید آیہ قرآنی چنین است لفظ (بل) البتہ
سنہ ۱۰۶۶ھ

از طرف مصنف تاریخ است ؎ بَلْ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا
اگر سنه ... است عدد الف مقصوره للّٰه هم گرفته است -
مسجد سهارن پور که شیخ عبد السبحان از احفاد شیخ عبد الستار از سر نو مرمت نموده تیار کرد
؎ خلیل و احد سبحان بنای کعبه نمودہ خلیل و واحد از اخوان شیخ عبد السبحان بودند
سنه ١٠٦٠ھ

تاریخ وفاتش (شیخ عبد السبحان) در کتاب تحریر است -
سنه ١١٣٨ھ
فیسنه ١٠٨٩ھ
تاریخ شهادت سرمد که اصلش از فرنگستان وارمنی بود قطعه

	قطعه	
عارف حق حکیم سرمد بود		از همه عارفان سر آمد بود
همچو مهر فلک در عریانی		بود در ذاتش بپاک دامانی
ذات والای آن خدا آگاه		بود بیشک قتیل عشق اله
گفته ام سال قتل آن مقبول		بود مقبول سرمد مقتول
		سنه ١٠٧٠ھ

در کتاب تحریر است که در سنه یکهزار و هفتاد و دو بفتوای علما مقتول شد پس دو عدد
در تاریخ کم اند -

سنه ١٠٧٢ھ
سنه ١٠٧٤ھ

پل سلیم گڈه در عهد عالمگیر بادشاه اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
سنه ١٠٧٣ھ

نواب اسلام خان وزیر اعظم نامش میر عبد السلام مشهدی منصب هفت هزاری داشت
در شاهجهان نامه تحریر است که در حکومت خود بتاریخ چهارم شوال سنه ١٠٥٧ھ فوت شد

مقبرہ اش در اورنگ آباد مگر غنی کشمیری تاریخ وفاتش کہ دارا تخلص سکہ و چنین گفتہ

جست این مصرع از زبان غنی		ز مرد اسلام خان والاجاہ ۱۰۴۸ھ

پس فرق ہفدہ سال است۔

نواب نجابت خان خانخان۔ یکی از سپہ سالاران عالمگیر بود نامش میرزا شجاع و نام جدش شاہ رخ میرزا نبیرۂ میرزا سلیمان والی بدخشان بود در اجین بشب یوم الاحد چہارم جمادی اول ۱۰۶۵ھ وفات یافت تاریخ وفاتش بعد کمی یکعدد نفستہ

رضی اللہ ۱۰۶۵ھ

	به یکم از رجب نجابت خان سال سفتاد و پنج شد بجنان ہیچو عمر شفیع انس و جان رحمۃ اللہ علیہ و الغفران		در ہزار و دوازدہ آمد باز در چارم از جمید نخست شصت و سہ سال جملگی عمرش زین نشان نجات شد چو بجا
	ہزار و خمسہ و سبعین شد بزرگ درست		بنصف لیل احد چارم از جاد نخست

خان عالیجاہ شد قضاء اللہ حق این چند تاریخ از ملک نصرت کشمیر یست۔

۱۰۶۵ھ ۱۰۶۵ھ

غم دل روی آسمان بگرفت ۱۰۶۴		گفت ہاتف شجاع زیبا رفت ۱۰۶۴ھ

ایضاً نجابت خان دلب، از گفتن فرد لبست ۱۰۶۴ ۳۲ ۱۰۶۴ — ۱۰۶۵ھ تعمیہ لا یعنی

۱۱۰۷
۳۲
۱۰۶۵ھ

دلہای تنگ و تیرہ ما یافتہ ضیا		ابن شیخ کبیر بالاصل مہدی بن یحیی کز فیض عام او	شیخ مہدی ۱۰۸۸ھ

چون آرسید روح پیر لفیش بباغ خلد | تاریخ اونوشت قضیا ختم اولیا
سنہ ۱۰۸۸ھ

پسرش میر حسینی این مصرع تاریخ یافتہ ؎ پنجمین شوال پیرم (داخل جنت) بشد
۳۰۶ ۱۰۸۸ھ ۲۹۰ ۳۳۶ ۱۵۵

درکتاب این صنعت شیخ جعفر ازفرست تخرجہ دو تاریخ دریافت کرد۔

ایضاً دیگری گفتہ (عاشق شیر حق بود سال وصال میر من) یکعدد زیادہ است۔

سنہ ۱۰۸۹ھ

میرزا محمد علی

ماہر تخلص سرخوش تاریخ وفاتش گفتہ ؎ گفت خرد آہ آہ ماہر فوت شد)
سنہ ۱۰۸۹ھ

سنہ ۱۰۹۱ھ

سید علی اکبر

؎ رسید والاعلی اکبر شہید پاک شد)
سنہ ۱۰۹۱ھ

سنہ ۱۰۹۲ھ

تاریخ حوض وچاہ در درگاہ پیر دستگیر احداث یافتہ در سنہ ۱۰۹۲ھ یکہزار و نود و دو باقرخان نعمیر نمود
؎

چاہے شد وحوض آبشار سے | در مرقد دستگیر کونین
خضر آمد و سال این بنا گفت | سرچشمہ آبروے دارین)

سنہ ۱۰۹۲ھ

دراثنای لاہور رنجیت سنگہ کالیستہ چاہ احداث نمود در سنہ یکہزار و نود و دو شاعری گفتہ
؎

چاہے بنا نمودہ رنجیت سنگہ کالیستہ | تاریخ گفت ہاتف (لازال خیر جاری)

سنہ ۱۰۹۳ھ

یکعدد زائد است

وفات شاہ جہان بادشاہ شب بست و ششم رجب سنہ یکہزار و ہفتاد و شش ؎
(زعالم سفر کرد شاہ جہان)
یکعدد زائد سنہ ۱۰۷۶ھ

[1] دو قافیہ ایتا۔

ایضاً گفته ؎ خرم شاه جهان کرد وفات ۔ از دیگری گفت بیدل ز سر قربت دان جای وی

سنه ۱۰۷۶ھ — سنه ۱۰۷۰ھ

از مخبر الواصلین ؎	سال تاریخ رحلتش رضوان	زد رقم عز خلد شاه جهان	
از اشرف خان ؎	سال تاریخ فوت شاهجهان	رضی الله گفت اشرف خان	سنه ۱۰۷۶ھ

وفات شیخ محمد معصوم ولد شیخ سرهندی ؎ سنه ۱۰۷۹ھ

(ندا آمد ز عالم رفته معصوم)

وفات غنی کشمیری محمد طاهر نام شاگرد شیخ محمد فانی میرزا جعفر معمائی گفت سنه ۱۰۷۹ھ ؎

(که آگاهی سوی دار البقا از دار فانی شد) ایضاً مسلم که شاگرد او بود ؎ (پنهان شد گنج هنری زیر زمین)

سنه ۱۰۷۹ھ — سنه ۱۰۷۹ھ

ایضاً دل ؎	ز خرد سال رحلتش چو طلب کرد	؎	قال لنا ان تقول (حی غنیا)

سنه ۱۰۷۹ھ

عفیفه که بای کوکلدی نام داشت بنت ملائم خان ؎ (با دهدم بحوریان بهشت) سنه ۱۰۸۰ھ

سید نعمة الله خان نارنولی وفاتش در یکهزار و هفتاد و دو ولیکن از مخبر الواصلین یکهزار و هشتاد استخراج میشود ؎ گفت تاریخ نقل او ایام ؛ (نعمت الله مهر عدن مدام)

سنه ۱۰۸۰ھ

ایضاً ؎

چون ز جهان فنا رفت بدار البقا		ز سال وصالش بگو قطب بهشت برین
سنه ۱۰۸۱ھ		سنه ۱۰۸۰ھ

میرزا صائب	نامش میرزا محمد علی تبریزی شاعر مشهور در اصفهان دفن شد

سرخوش میگوید وقتیکه خبر مرگش شنیدم بیساخته گفتم ؎

(صائب وفات یافت)

سنه ۱۰۸۱ھ

در یکہزار و ہشتاد وفات یافت
(غالباً وقتیکہ سرخوش شنید سنہ ۱۰۸۰ھ بود و العلم عند اللہ
آزاد بلگرامی گفتہ ؎ عندلیب نغمہ پرداز فصاحت صائبا | رفت ازین عالم بسوی روضۂ دار السلام
خامۂ آزاد انشا کرد سال رحلتش | "بلبل گلزار جنت صائب عالی مقام"

غالباً مصرع آزاد مرحوم باین طور است ؎ بلبل گلزار جنت صائب طلبنیک ازرق مقام وجعفر
سنہ ۱۰۸۰ھ
تاریخ محمد محسن فانی از مولف مفتاح التواریخ یعنی مسٹر طامس ولیم بیل صاحب)

بیا بی سال فوتش را چو خوانی		محمد محسن مخدوم فانی

سنہ ۱۰۸۶ھ

دانشمند خان موسوم محمد شفیع پنجہزاری در ربیع الاول سنہ یکہزار و ہشتاد و یک
درگزشت آیۂ کریمہ "توفنا مع الابرار" از دیگری گفتار بنی "شفیع محمد شفیع باد"
سنہ ۱۰۸۱ھ سنہ ۱۰۸۴ھ

خواجہ عبد الشرافت ؎ یکی از (صاحب شرافت رفت) تخرجہ یکعدد نمود۔
سنہ ۱۰۸۱ھ

باغ حسین در بلگرام موضع جنید پور بنام سید الشہدا حسین علیہ السلام وقف کرد۔

باغ حسین گشت چو احداث در ربیع		شد خاطر جمیع محبان شاد شاد
تاریخ او بگفت بمن پیر عقل من		پای خزان بریدہ ز "باغ حسین باد"

۱۱۳۱ ۵۰ ۱۰۸۱

بختاور خان یکی از امرای عالمگیر سرای تعمیر نمود و بختاورنگر نام نہاد شاعری گفت۔ سنہ
شاد و خرم ز در آمد در آ(۲۱۲) ہر چہ گفت "بختاورنگر آباد باد" (۱۰۸۲) کل اعداد ہم ۱۲۹ از ین خارج شد ۲۱۲ باقیماندہ ۱۰۸۲
۱۲۹۴ ۲۱۲ ۱۰۸۲

ـــــــــ
سلہ خواجہ خوب۔

سنہ ۱۰۸۴ھ

تاریخ کتخدائی شاہزادہ محمد اکبر پسر خرد عالمگیر بادشاہ ؎ قران سعد اکبر شد بنا ہید۔
قاضی محمد یوسف بلگرامی در سنہ ۱۰۸۴ھ انتقال کرد ؎ سنہ ۱۰۸۴ھ

سال فوت آن شریعت دستگاہ		آہ قاضی یوسف (آمد) آہ آہ	

(با وجود این کشمکش کامیاب (نشد) جعفر گوید ؎ سنہ ۱۰۸۵ھ یکعدد زائد است۔
(وای قاضی یوسف) آمد کن نگاہ
سنہ ۱۰۸۴ھ

سنہ ۱۰۸۵ھ

ملا محمد بلخی	اصلش از خاک توران است بخوش گوئی و معنی یابی از واحدی برنخاستہ۔

مرد ملا مفید در ملتان برکشید آہ و سال تاریخش		این سخن چون بگوش سرخوش خورد گفت ملا مفید بلخی مرد[1]

سنہ ۱۰۸۶ھ ۱۰۹۱

مسجد عالمگیر بادشاہ در اکبر آباد در سنہ یکہزار و ہشتاد و پنج تعمیر شد۔ سنہ ۱۰۸۵ھ
؎ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ

ولادت سکندر شاہ ولد اعظم شاہ ؎ وارث سکندر آمد۔ سنہ ۱۰۸۶ھ ۲ زائد
شاہزادہ سلطان محمد پسر بزرگ عالمگیر در ہشتم شوال سنہ ۱۰۸۶ھ در قلعہ گوالیار بحالت قید انتقال کرد سنہ ۱۰۸۶ھ

در دوشنبہ ہشتم شوال سال نقل او		شد رقم (سلطان محمد صاحب خلد و جنان)

میر اسمٰعیل تاریخ ولادتش (افضل زمانہ) ہفتاد و چہار سال زندہ ماند تاریخ انتقالش ؎ سنہ ۱۰۸۶ھ
(سید افضل زمانہ) سنہ ۱۰۱۲ھ
سنہ ۱۰۸۸ھ

[1] شاید ملا محمد مفید میشود ۱۲

؎ شاید ملا محمد مفید میشود ۱۲ و از جعفر ملا مفید بلخی انتہا نامہ او ۱۰۹۵

سیواجی و سمبھاجی مرہٹہ کہ از قید عالمگیر گریختہ بود حافظ ہدایت اللہ گفت (اِنّ شانئک ھو الابتر) ۱۰۷۷ عکس
بعد ازان سمبھا از پدر خود رنجیدہ در سنہ ۱۰۹۰ھ نزد امرای عالمگیر آمد و در قید افتاد عبد سلب
شاہزادہ محمد اعظم شاہ این مصرعہ یافتہ ع (با زن و فرزند سمبھا شد اسیر) :: بعد چندی
و نیز گریختہ باز قید و قتل شد در سنہ ۱۰۹۹ھ ع (کافری جہنمی رفت)
سنہ ۱۰۹۰ھ

بر حاشیہ صفحہ ۱۵ اہم قلمی تحریر است تاریخ شاہ پیر محمد ٹیلے والے ۱۰۹۹ھ لکھنؤ (لا خوف علیہم و لا ھم یحزنون)

سکندر عادل شاہ والی بیجاپور دکن قلعہ حوالہ عالمگیر بادشاہ نمود معز الدین موسوی تاریخ این فتح عظمی ۱۰۸۵ھ
چنین گفت ع (فتح اسکندری مبارک گفتا - ایضاً فتح ملک دکن و قلعہ بیجاپوری)
سنہ ۱۰۹۷ھ سنہ ۱۰۹۷ھ

سنہ ۱۰۹۷ھ

فتح حیدرآباد کہ والیش سلطان ابو الحسن قطب الملک مشہور تانا شاہ بود از میرزا محمد شیرازی
کہ عالی تخلص میکرد ع

از نصرت بادشاہ غازی	گردید دل جہانیان شاد
آمد بقلم حساب تاریخ	رشد فتح بجنگ حیدرآباد

سنہ ۱۰۹۷ھ

سنہ ۱۰۹۹ھ

خانسامان عالمگیر بادشاہ - (محمد علیخان برد)
سنہ ۱۰۹۹ھ

شاہ میر محمد سلونی - گفت ہاتف عارف باللہ رفت) -
سنہ ۱۰۹۹ھ

سنہ ۱۱۰۰ھ
میرزا معز الدین موسوی یکی از عہدہ داران عالمگیر فطرت تخلص و در آخر

لہ در رسالہ عبرت دیدم مطبوعہ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء وَ اَخرَجنٰاھُم مِن جَنّٰاتٍ وَ عُیُونٍ وَ کُنُوزٍ وَ مَقَامٍ کَرِیمٍ
۲۶۰ ۱۸۷ ۸۹ ۱۴۳ ۴۵۴ ۳۵
۱۱۴۳

۵۰
۱۰۹۷ھ

موسوی تخلص اختیار کرد تاریخ ولادتش را فضل اہل زمانہ و تاریخ انتقال از سر خوش سینہ کشیدہ آہ و گفتا عقل تاریخ ۱۰۵۰

ایضاً

(معز الدین محمد موسوی رفت)
۱۱۰۶
تخرجہ ٦
سنہ ۱۱۰۰ھ

ز حیرت خواست دل تاریخ فوتش — خرد گفتا کجا شد موسوی خان (۱۱۰۱ھ)

بانداز است و شاید لفظ خان بر سم الخط عربی (خن) نوشتہ عددش گرفتہ کہ خالی غرابت نیست جعفر

سنہ ۱۱۰۱ھ

تاریخ تہنیت کدخدائی عنایت اللہ پسر نواب شکر اللہ خان از میرزا عبد القادر بیدل قدس سرہٗ سنہ ۱۱۰۱ھ

قطعہ

کاشانہ صلائے عیش دارد	امی دھر طرب مبارکت باد
سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۱۰۱ھ
رشد اقبال دارد امروز	ہمراہی حسنان معنی ایجاد
سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۱۰۱ھ
وقتیت کہ از نوائے دلہا	ساز دوران رسد بار شاد
سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۱۰۱ھ
عقد گہر سیت زیور جباہ	حاسد ملعون دوستان شاد
سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۱۰۱ھ
از مژدہ ادعائے این فیض	عالم چمنیست عرش بنیاد
سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۱۰۱ھ ۱۲۳۱ / ۲۳۰ فرق
جوشیدہ ز دور القت بہم	مطلوب وفائے سرو شمشاد
۱۱۰۱ھ	۱۱۱۰ھ

سنہ چہ عجب کہ این شعر با نیطور نظم شدہ باشد سنہ عالم چمنیست عرش بنیاد ۱۲

هر مصرع ازین طریق موزون سنه ۱۱۰۱ھ	دارد ز شهود سال تعداد سنه ۱۱۰۱ھ
اکسون یکسان معنی خاص سنه ۱۱۰۱ھ	شعری ز دو مصرعم ندا داد ۵۸۰ ۷ ۱ ۱۲۴۰ ۵۵ ۹ سنه ۱۱۰۱ھ
اوقات سعادت دو کوکب سنه ۱۱۰۱ھ	سر شیرازه الفت دو همزاد سنه ۱۱۰۱ھ

سنه ۱۱۰۳ھ

روح الله میر بخشی

پسر خاله زاده عالمگیر بادشاه بود بتاریخ پنجم ذی الحجه سنه یکهزار و یکصد و سه بساط حیات درنوردید چنین گفتند یکصد و زیاده است —

ع (حیف حیف ز روح الله خان) —

سنه ۱۱۰۴ھ

سنه ۱۱۰۴ھ

تاریخ حافظ ضیاء الله از میر غلام علی آزاد ع تاریخ شد بمنزل قدس ضیا ۱۱۰۴ھ
مسجد عالم گنج متصل دهلی دروازه در اکبرآباد تعمیر کرده میر رفیع الزمان در سنه ۱۱۰۴ھ
(رباد ابد معدن فیض آگه)

سنه ۱۱۰۴ھ

سنه ۱۱۰۵

امیر الامرا نواب که اصل نامش ابوطالب است پسر نواب آصف خان بهادر در عمر شایسته خان نود و سه سال شانزدهم شوال سنه ۱۱۰۵ھ درگذشت — ع
گفت هاتف (اهل خیر و داد مرد) ۱۱۰۵ھ ایضاً ع آه نواب سخی شد ز جهان
سنه ۱۱۰۵ھ

ع بجای اعداد ابجدی سی و شش گرفته ۱۲

ایضاً

چو شد شایستہ خان زین دہر دلکش | بجان غم داد شد تاریخ فوتش

سنہ ۱۱۰۵ھ

قاضی محمد سعید بلگرامی ہ ای وای ستون دین بیفتاد

سنہ ۱۱۰۵ھ

سنہ ۱۱۰۷ھ

باغ فدک چون نواب سپہدار خان خلف نواب خانجہان خان بہادر در ایام صوبہ داری الہ آباد در آن شہر در سنہ یکہزار و یکصد و ہفت ہجری باغی ترتیب ساخت روح الامین خان ولد قاضی محمد سعید بلگرامی این تاریخ یافت ہ (باغ فدک) تاریخ عجیب

سنہ ۱۱۰۷ھ

تاریخ محمد اسحاق عرف قاضی میان و برادرش شیخ محمد سبحان بلگرامی تصنیف شیخ روح الامین ولد قاضی محمد سعید بلگرامی قطعہ

گشتند شہید چون ز شمشیر میان
باید کہ بماتمش زمین گردد سرخ
افسوس و دریغ بر جفای گردون
ترسم کہ برای انتقامش در حشر
تاریخ شہادتش ز من چون پرسی

غازی اسحاق و شیخ عبد السبحان
خون ہا بارد فلک بجای باران
دائم بادا سیاہ روی دوران
موقوف شود قیامت و روز امان
(از ہجر ہزار و یکصد و ہفت بدان)

۵۰ ۲۸۵ ۱۱۲۴ ۴۲۱۳ ۴۸۸

سنہ ۱۱۰۷ھ

ایضاً محمد اسحٰق شہید اکبر

سنہ ۱۱۰۷ھ

میر محمد زمان متخلص بہ راسخ سرہندی تاریخش سرخوش گفت ؎ (راسخ دم بود محمد زمان)
سنہ ۱۱۰۷ھ

ملا ناصر علی تخلص سرہندی در ماہ رمضان سنہ ۱۱۰۸ھ درگزشت ؎ آہ آہ از رحلت ناصر علی
سنہ ۱۱۰۹ھ
ایضاً سرخوش گفت ؎

سرخوش زخرد سال وفاتش پرسید	رگفت آہ علی بعالم معنی رفت)

سنہ ۱۱۰۹ھ

تاریخ وفات میرزا قطب الدین مائل کہ در ماہ رمضان سنہ ۱۱۰۸ھ رحلت کرد
جعل جنۃ مثواہ
سنہ ۱۱۰۸ھ
سنہ ۱۱۱۰ھ

نواب شاکر خان در زمان دولت عالمگیر بادشاہ در سنہ ۱۱۱۰ھ بحکومت شاہجہان آباد سرفرازی یافتہ

میرزا عبد القادر بیدل بطور مبارکباد این چند فقرات تاریخ نوشتہ بدو فرستاد ؎
(اقتدار بہار ملک وملل) (استقلال اقسام علم وعمل) (دستگاہ علامت جاہ وجلال)
سنہ ۱۱۱۰ھ سنہ ۱۱۱۰ھ سنہ ۱۱۱۰ھ
(آراستگی سلیمانی عز واقبال) (معارج گلبازی شوکت) (مدارج جہانبانی رفعت)
سنہ ۱۱۱۰ھ سنہ ۱۱۱۰ھ سنہ ۱۱۱۰ھ
(دارائی مہابت دشمن گدازی) (کامرانی مناقب دوستان نوازی) (جاہ دولت خانی)
سنہ ۱۱۱۰ھ سنہ ۱۱۱۰ھ سنہ ۱۱۱۰ھ
(اجلال عشرت جاودانی) (حکومت مبارک شاہجہان آباد) (اینجا نصاحب کوکب لوا مبارکباد)

ؔ در اصل کتاب لفظ دانی بود کاتب غلط کردہ است ۱۲ ؎ تا ی مطوقہ را چہار عدد گرفتہ است ۱۲

تاریخ فتح ستاره

چو سیوا و سمبها ورانا بگیتی	ز تیغ شهنشاه گشتند پاره
الف های این را چه ها را بیک جا (۱۱۱۱ھ)	نوشتیم تاریخ فتح ستاره

سنہ ۱۱۱۲ھ در ولادت پسر شکر الله خان ثانی[1] میرزا عبدالقادر بیدل گفته

زین گل که ز رنگش چمن صنع شگفت	افسردگی طبیعت امکان رفت
تاریخ بهار او سر دشش تحقیق	جمعه نهم جمادی[2] الآخر گفت
سنہ ۱۱۱۳ھ	۱۱۸ ۹۵ ۲۶ ۸۳۲ = ۱۱۱۲ط سنہ

زیب النسا بیگم - بنت عالمگیر بادشاه ولادتش دهم شوال یکهزار و چهل و هشت هجری حسب خواهش خود تمام عمر روی شوهر ندیده و حافظهٔ قرآن و در تحصیل علم عربی و فارسی بهرهٔ تمام اندوخته بود در یکهزار و یکصد و سیزده (۱۱۱۳) رحلت نمود وَ ادْخُلِي جَنَّتِي[3] (۱۱۱۳ھ) - قطعه

بشکند دستی که خم در گردن یاری نشد
کور به چشمی که لذت گیر دیداری نشد

[1] غالباً پسر ثانی شکر الله خان است۔

[2] جمادی صیغه مؤنث است - الاخری تصرف جدید فرموده ۱۲ از جمعهٔ آدینه نهم ماه جمادی الاخری ع در آن (۱۰۵۹ ۲۲ ۵۵ ۸۴۲ = سنہ ۱۱۱۲) زمانه دو عدد الف ممدوده بیشتر اساتذه گرفته اند۔

[3] اصل آیه وَ ادْخُلِي جَنَّتِي - تصرف عجیب ۱۲ (۴۶۳ ۶۵۱ = ۱۱۱۴ھ فرق ۱)

صد بهار آخر شد و هر گل بفرقش جا گرفت ‖ غنچهٔ باغ دل ما زیب دستاری نشد

قطعه

پئے تفرج این چرخ بی مدارا کن ‖ نظر بشاه جهان و بجمال دارا کن
قضا قضا نشود ای عزیز من هرگز ‖ تو خواه فال ببین خواه استخاره کن

قطعه

اشک در خون طپیده می آید ‖ یا دل از راه دیده می آید
در عدم هم ز عشق شوری هست ‖ گل دامن دریده می آید

فرد

هر یک قطرهٔ آبے جگرت لشگافند ‖ ای صدف تشنه لبم بر سوی نیسان منگر

فرد

آغشته خون بشام شفق از نگاه کیست ‖ مشعل بکف گرفته فلک داد خواه کیست

مصرع زیب النسا بیگم ؎ از هم نمی‌شود ز حلاوت جدا لبم
جواب ناصر علی ؎ گویا رسید بر لب زیب النسا لبم
بیگم پیچ و تاب خورده گفت ؎ ناصر علی بنام علی برده پناه ورنه بزد و الفقار علی سر جدا

غزل زیب النسا بیگم

گرچه من لیلی اساسم دل چو مجنون در نواست
سر بصحرا می زدم لیکن حیا زنجیر پاست
بلبل از شاگردیم شد همنشین گل بباغ

در محبت کاملم پروانه هم شاگرد ماست
در نهان خونیم و در ظاهر گرد رنگ تازه ایم
رنگ من در تن نهان چون رنگ سرخ اندر حناست
بسکه بار غم برون انداختم بر روزگار
جامه نیلی کرد اینک من جواست او پاست
دختر شاهم ولیکن رو بفقر آورده ام
زیب و زینت سوختیم و نام من زیب النساست

سنه ۱۱۱۸ھ

در ولادت پسر و دختر کرم الله خان میرزا بیدل گفتند ع
(رسیدن طرب باد و آفتاب مبارک)
سنه ۱۱۱۸ھ

وفات عالمگیر بادشاه روز جمعه بست و هفتم ذی القعده سنه ۱۱۱۸ھ مطابق بست و یکم انگریزی قدیمی و چهارم ماه مارچ جدیدی سنه ۱۷۰۶ع —

تاریخ ولادت (آفتاب عالمتاب) سنه ۱۰۲۸ھ تاریخ جلوس (آفتاب عالمتاب) سنه ۱۰۶۸ھ تاریخ وفات (آفتاب عالمتاب مین) سنه ۱۱۱۸ھ

ایضاً (روح و ریحان و جنة نعیم) سنه ۱۱۱۸ھ ایضاً (دخل الجنة) سنه ۱۱۱۸ھ عدد تای مطوقه چهار صد گرفتند

ایضاً (عالمگیر از جهان رفت)
سنه ۱۱۱۸ھ

گرچه رنگ زنده ام ۱۲ ن اندر ۱۲ ۵ این مصرع در اصل کتاب غلط تحریر بود جامه نیلی کرد لیکن پشت من دو تاست ۱۲
رنگ زنده رنگ سبز را میگویند ناظم هروی در تعریف عصا گوید ۵ ز رنگ زنده اش فیروزه مرده، بارگ کانی زمردین خورده ۱۲
۵ عدد تای مطوقه چهار صد گرفت ۱۲

سنه ۱۱۱۹ھ

شاهزادهٔ محمد اعظم شاه

پسر سوم عالمگیر پادشاه بتاریخ دوازدهم شعبان سنه ۱۰۶۳ھ متولد شد و هیجدهم ربیع الاول در یکشنبه سنه ۱۱۱۹ھ در جنگ برادر قتل شد ٭

(ہاے محمد اعظم) ۱۱۱۹ھ

قطعه

چون شاهزاده اعظم رفت ازجهان فانی	آواز غیب آمد کی جنت المکانی
گشتی ز فضل ایزد آخر شهید اکبر	تاریخ رزمگاهت رشک کربلا ثانی

دمؤلف مفتاح التواریخ مصرعه سوم و چهارمی را چنین تبدیل کرده سنه ۱۱۱۹ھ ٭

چون دشت کربلا شد میدان رزمگاهت	تاریخ تو از آن شد رشک کربلای ثانی

۱۱۱۹

جعفر میگوید که غلطی کاتب اول است و صاحب بهادر نیز خیال نفرمود مصرع غالباً چنین است

تاریخ رزمگاهت رشک کربلا ثانی

مورخ همزه مستقل را کمعذ گرفته۔ سنه ۱۱۱۹ھ یعنی مصرع اینست که رزمگاه توکربلا ثانی شد ۱۱۱۹

سنه ۱۱۲۲ھ

امتیاز خان صفاهانی

خالص تخلص شمس حسینی بود از دست خدایار خان کشته شد ٭ (آه آه امتیاز خان)

سنه ۱۱۲۲ھ

میر باقر ولد میر ببر علی بوریانشین پسری رشید و صاحب طبع خالص تخلص او بود مشق شعر از محمد تقی سلیم طهرانی داشت این شعر از دست ٭

چه قدر غنچه شود گل که دهان تو شود	تا کجا تاب خورد مو که میان تو شود

زینت النسا بیگم بنت عالمگیر بادشاه در سنه ۱۱۲۲ھ وفات یافت عالمگیر بادشاه را پنج تا دختر بودند. زیب النسا بیگم زینت النسا بیگم زبدة النسا بیگم بدر النسا بیگم مهر النسا بیگم -
مسجد شیخ محمد افضل الٰه آبادی (بقعهٔ افضل) وتاریخ خانقاه مقام افضل
سنه ۱۰۹۲ھ سنه ۱۰۸۸ھ

قطب الدین شاه عالم بهادر شاه بادشاه خلف دوم عالمگیر بادشاه غازی بتاریخ سلخ رجب سنه ۱۰۵۳ھ از بطن جوده بائی در برهان پور متولد شدند و بمحمد معظم موسوم گردیده در ایام شاهزادگی بخطاب بهادر شاه نیز نامور شدند بعد از کشتن برادر سومی او اعظم شاه در جنگ بتاریخ نوزدهم ربیع الاول روز دوشنبه سنه ۱۱۱۹ھ بجای پدر در آگره بر تخت سلطنت نشستند و بشاه عالم مشهور شدند تاریخ جلوس بزبان خود ارشاد فرمودند (ما آفتاب عالمتابیم) شخصی دیگر این مصرع یافته ع (شاه عالم بادشاه ملک دار جهان)
سنه ۱۱۱۹ھ سنه ۱۱۱۹ھ

عزیزی دیگر چنین گفت بعد تخرجه بکیعدد ع

کن سر اعظم جدا وانگه بخوان
زیب افسر شاه عالم بادشاه
سنه ۱۱۲۰ھ تخرجه سنه ۱۱۱۹ھ

(فضل الله درویش) (الله با معظم گفت)
سنه ۱۱۱۹ھ

از میرزا عبد القادر بیدل ع

جلوس معدلت انوار بادشاه زمن
باین مربع اسرار داده اند نشان
رشیدن رافت یزدان جلال قدر شهان
جهان خلیفهٔ رحمن معظم دو جهان
سنه ۱۱۱۹ھ سنه ۱۱۱۹ھ سنه ۱۱۱۹ھ سنه ۱۱۱۹ھ

چونکه ایام جلوس از وفات عالمگیر بادشاہ یعنی ذی القعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ شمارند شخصی دیگر چنین گفت

جلوس اول

رسید چون بسریر جہان بہادر شاہ ۔ رسید مژدۂ دولت بعالم بالا
زمنظر فلک آوردہ سر برون ہاتف ۔ بگفت سال جلوسش نظام ملک دولا
سنہ ۱۱۱۸ھ

یکم محرم سنہ ۱۱۲۴ھ وفات یافتند ؎

در وفاتش بے سر و بے پا شدند ۔ فیض و فضل و نعمت و عدل و کرم
سنہ ۱۱۲۴ھ

ایضاً

در خور ست اللہ یار مصطفی ۔ شاہ عالم را بود جنت جزا
سنہ ۱۱۲۴ھ

سنہ ۱۱۲۴ھ

معز الدین محمد جہان دار شاہ ابن شاہ عالم ولادت شان یکہزار و ہفتاد و یک نام مادرش نظام بائی

بعد کشت و خون برادران در آخر صفر سنہ ۱۱۲۴ھ در لاہور بر تخت نشستند اہل دفاتر تاریخ جلوس او از ہیجدہم محرم سنہ ۱۱۲۴ھ کہ روز وفات بہادر شاہ است نوشتہ‌اند ۔ و تعجب است از مؤلف کہ اوّلا یکم محرم روز وفات نوشت و اینجا ہیجدہم محرم (جعفر)

سکہ ؎ بزد سکہ در ملک چون مہر و ماہ ۔ شہنشاہ غازی جہاندار شاہ

آیندہ بعد ہنگامہ آرائی فتح نصیب فرخ سیر شد کہ بتاریخ ہیجدہم صفر مذکور یعنی سنہ ۱۱۲۴ھ بر تخت نشست ۔

امیر الامراء ذوالفقار خان کہ محمد اسمعیل نام داشت ابن نواب آصف الدولہ اسد خان

ف این مصرع بسیار مشکوک بود در فہم نیامدہ نقل از منقول عنہ شدہ است ۱۲

که ابراهیم میرزا نامش بود . لادتش یعنی ولادت اسدخان ہمز بیرح اسد رونمود آفتاب
سنه ۱۰۶۶ھ

پدرش ذوالفقارخان پسر خود را تسلی داده نزد فرخ سیر بادشاه آورده بود که بحکم فرخ سیر همراه جهاندارشاه قتل شد پدرش درغم پسر خود ذوالفقارخان که محمد اسمعیل نام داشت این بیت گفته ؎

هاتف شام غریبان با دو چشم خونفشان	گفت ابراهیم اسمعیل را قربان نمود

سنه ۱۱۲۴ھ

معین الدین فرخ سیر ولد عظیم الشان ابن شاه عالم بهادرشاه ولادتش یکهزار و نود و هشت بتاریخ هفتدهم ذی القعده سنه ۱۱۲۴ھ در اکبرآباد بر تخت سلطنت نشست و خلعت وزارت بسید عبدالله خان بخطاب قطب الملک بهادر یار وفادار ظفر جنگ و خلعت امیرالامرائی برادرش سید حسین علیخان مرحمت فرمود سکه اش ؎

سکه زد از فضل حق بر سیم و زر	بادشاه بحر و بر فرخ سیر

و تاریخ جلوس آفتاب کمال سلطنت است و چونکه بعد چند روز سال جدید شروع شد مورخی ازین بیت تاریخ برآورد ؎ ۱۱۲۴ھ

بفرخ سیر تاجور لاشریک	خدایا ابد باد فرخ اریک
سنه ۱۱۲۵ھ	سنه ۱۱۲۵ھ

تاریخ سال از دواجش ؎

ز باغ مهاراجه جسونت سنگه	ز بهشکوے دولت بیامد سگلی
سنه ۱۱۲۷ھ	سنه ۱۱۲۷ھ

بعد چند سال فیمابین بادشاه و سادات یعنی عبد الله خان و حسین علیخان مناقشه شد انجام کار بادشاه مقید و مکحول شد ندهشتم ربیع الثانی سنه ۱۱۳۱ھ میرزا بیدل گفت

دیدی که چه با شاه گرامی کردند | صد جور و جفا براه خامی کردند
تاریخ چو از خرد بجستم فرمود | سادات بوی نمک حرامی کردند

میر عظمت الله بلگرامی بیخبر تخلص بجو البش چنین گفت ع سنه ۱۱۳۱ھ

با شاه سقیم انچه شاید کردند | از دست حکیم هرچه آید کردند
بقراط خرد لنسخه تاریخ نوشت | سادات دو اش انچه باید کردند

سنه ۱۱۳۱ھ

فرخ سیر بادشاه بعد دو ماه از معزولی بتاریخ دوازدهم ربیع الثانی سنه ۱۱۳۱ھ حسب ایمای قطب الملک مذکور در زندان بقتل رسید نعش او بمقبره همایون دفن کردند۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

سنه ۱۱۳۲ھ ۔ لہ اگر اعداد زیارہ کم کنی سنه ۱۱۳۲ھ باقی میماند

سال جلوس عزلت فرخ سیر ز عقل | چون من سوال کردم او گفت ناگهان
یکبار نسبت و شش و دگر بار نوزده | از نام او بدر کن و تاریخ او بدان

ز فرخ سیر تاریخ جلوس | ز فرخ سیر تاریخ معزولی

۱۱۵۰ | ۱۱۵۰
۲۶ | ۱۹
سنه ۱۱۲۴ | سنه ۱۱۳۱ھ

مسجد قریب درگاه خواجه قطب الدین بختیار کاکی بنا نموده فرخ سیر است۔

بَیْتُ رَبِّیْ مُسْتَجَاب

سنه ۱۱۳۰ھ ۔ ط ۱۱۳۲

سنہ ۱۱۳۱ھ

شمس الدین محمد ابو البرکات رفیع الدرجات ولد رفیع الشان ابن شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ از قلعہ آگرہ کہ در انجا محبوس بود بر آوردہ بر تخت نشانیدند ؎

زد سکہ بہند با ہزاران برکات		شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات

تاریخ جلوس چنین است ؎ مبارک جلوس شہنشاہ حق

سنہ ۱۱۳۱ھ

تباریخ نوزدہم ماہ مذکور بعالم جاودانی شتافت۔ و در روضۂ خواجہ قطب الدین مدفون شد نام مادرش نور النسا بود ؎ گفتا خلد برین مقام و ماوا)

سنہ ۱۱۳۱ھ

رکن الدین محمد رفیع الدولہ محمد شاہ جہان ثانی برادر کلان رفیع الدرجات را از محبس بر آوردہ بر تخت نشانیدند بستم رجب سنہ ۱۱۳۱ھ یک جنگ از شاہزادہ محمد اکبر پسر خرد عالمگیر کرد و فتحیاب شد میر عبد الجلیل بلگرامی گفت قلعہ آگرہ گرفت۔ بتاریخ ہفتدہم سنہ ۱۱۳۱ھ ذی القعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ بمرض اسہال وفات یافت۔

	قطعہ	
کردند سہ بادشاہ بیک سال وفات		فرخ سیر و دگر رفیع الدرجات
بعدش چو شد از جہان رفیع الدولہ		تاریخ رفتگان بنوشتہ شد زین حرکات

سنہ ۱۱۳۱ھ

ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی ولد جہانشاہ ابن شاہ عالم بہادر شاہ بشب جمعہ بست و سوم ربیع الاول یکہزار و یکصد و چہاردہ سنہ ۱۱۱۴ھ از بطن نواب قدسیہ بیگم

متولد شد و بسلطان روشن اختر موسوم گردید بعد وفات رفیع الدولہ قطب الملک
سید عبد اللہ خان وزیر اعظم از شاہجہان آباد کہ مع مادرش محبوس بود طلبیدہ بر تخت
نشانید پانزدہم ذی القعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ در سن ہفتدہ سالگی در اکبر آباد و بہ محمد شاہ موسوم
دیہیم آرا سے جاہ (دولت) ایضاً دیگری (گفت سایۂ حق آفتاب بحر و بر)
سنہ ۱۱۳۱ھ　بسنہ ۱۱۳۱ھ

و جشن جلوس بتاریخ نہم شوال سنہ ۱۱۳۳ھ بعد کشتہ شدن سید حسین علیخان و قید شدن برادرش
سید عبد اللہ خان سرانجام یافتہ بود صرف برای ساعت نیک بود و شخصی در صفت
محمد شاہ کہ ہم از ان تاریخ جلوس برمی آید گفتہ ؎

روشن اختر بود اکنون ماہ شد		(یوسف از زندان برآمد شاہ شد)

سنہ ۱۱۳۳ھ

حال قطب الملک سید عبد اللہ خان وزیر اعظم و برادرش امیر الامرا سید حسین علیخان۔
سید حسین علیخان کہ برادر خرد بود باشارہ محمد شاہ از دست میر حیدر خان کشمیری قتل شد
بست و ہفتم ذی القعدہ سنہ ۱۱۳۲ھ (مولف مفتاح التواریخ آیندہ در صفحہ ۴۶۳
نوشتہ کہ میر حیدر خان سید نبود بلکہ از ترکان دوغلات بود و بسبب توجہ میر کشمیری
این ہم میر شد۔ تاریخ از میر عبد الجلیل بلگرامی واسطی ؎ قتل حسین کرد یزید لعین ہند)
(ربک غرہ لک و غلب عدوک)　سنہ ۱۱۳۲ھ
سنہ ۱۱۳۲ھ　سنہ ۱۱۳۲ھ

و قطب الملک سید عبد اللہ خان بتاریخ چہاردہم محرم سنہ ۱۱۳۳ھ اسیر گشتہ چند سال
در حبس ماند و حبش اینکہ قطب الملک برادر اعیانی خود سید نجم الدین علیخان را نوشت

اور رفیع الشان را از محبس برآورده بر تخت نشانید پانزدهم ذی الحجة سنه ۱۱۳۲ھ و چهاردهم محرم سنه ۱۱۳۳ھ مقاتله با محمد شاه و رفیع الشان گشت دران هنگامه قطب الملک سید[1] عبدالله خان قید شد و بتاریخ سلخ ذی الحجة سنه ۱۱۳۵ھ او شان[2] را زهر دادند قبر حسن علیخان (یعنی عبدالله خان) در اجمیر و مزار سید حسین علی خان در شاهجهان آباد است - (محرم حسین تازه نشده) (یعنی حسین علیخان)

سنه ۱۱۳۵ھ

تاریخ نهر پٹپرگنج از میر عبدالجلیل بلگرامی ؎ (نهر قطب الملک مد بحر احسان و کرم)

سنه ۱۱۲۷ھ

محمد امین خان که بعد قتل حسین علیخان و اسیر شدن سید عبدالله خان بعهدهٔ وزارت و خطاب اعتماد الدوله ممتاز گردید پس از دو ماه و چند روز یعنی در ربیع الاول سنه ۱۱۳۳ھ وفات یافت ؎ (محمد امین خان هم مرد)

سنه ۱۱۳۳ھ

میر عبدالواحد ذوقی که نیز هم تخلص میکرد و واحد هم تخلصش بود با زمینداران جنگ نموده شهادت یافت میر عبدالجلیل گفت ؎

چونکه واحد رفت سال رحلتش	کلک چوبین زد رقم (ذوقی شهید)

مسجد شرف الدوله در زمان محمد شاه تعمیر شد ؎

(قبلهٔ حج ارادت کیشان)

سنه ۱۱۳۵ھ / ۱۱۴۳ھ

در نصف آخر محرم سنه ۱۱۳۶ھ مطابق اکتوبر سنه ۱۷۲۳ء ؎ (ستاره دنباله دار نمایان شد) ۱۱۳۵ھ

---

[1] ؎ عبدالله خان را دو پسر بود یکی حسن علیخان دیگری حسین علیخان که شهید شد و تاریخ او (محرم حسین تازه نشد)

[2] حسن علیخان که مخاطب بخطاب شاهی عبدالله خان بمناسبت اسم پدر خود تاریخ او (زهر قاتل داد در کام حسن) شد ۱۱۳۵ھ

مسجد روشن الدوله در عهد محمد شاه تعمیر شد ــ مسجدی چون بیت اقصی مهبط نور الٰه
درگاه شاه مردان بر سنگ مرمر نقش قدم درین بیت حافظ مرقوم است ــ سنه ۱۱۳۷ھ ــ

برزمینی که نشان کف پای تو بود ‖ سالها سجدهٔ صاحب نظران خواهد بود

بر دروازه شمالی در سنه ۱۱۶۲ھ تعمیر یافته این عبارت کنده است قال محمد حبیب الله
اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا ای مطوقه را چار صد گرفت ــ

میر عبد الجلیل بلگرامی واسطی تخلص ــ ولادتش سیزدهم شوال سنه یکهزار و هفتاد و یک
و انتقالش شب شنبه بست و سوم ربیع الاخر سنه یکهزار و یکصد و سی و هفت در شاهجهان آباد
حسب وصیت در بلگرام دفن شد در قدم والد خودش سید احمد حسنی الحسینی الواسطی میر عبد الجلیل
موصوف الصدر در سنه ۱۱۱۱ھ بارادهٔ معاش از بلگرام بدکن شتافت عالمگیر بادشاه او را
منصب شائسته عطا کرد بعد چندی خدمت بخشی گری و وقایع نویسی گجرات مرحمت ساخت
در تاریخ این خدمت انشا کرد ــ

مرا از جناب خلافت عطا شد ‖ ز روی کرم خدمت عیش افزا
خرد گفت تاریخ تفویض خدمت ‖ (وقایع نگاری گجرات زیبا)
سنه ۱۱۱۲ھ

و میر غلام علی آزاد مینویسد که در سنه ۱۱۱۶ھ وقایع نگاری و سوانح نویسی سرکار بهکر وغیره باو عنایت
شد تا آنکه در عهد فرخ سیر بادشاه از نیرنگیهای قدرت الٰهی در پرگنه جنوبی از عمال بهکر نیهای
نبات بقدر نالهٔ خرد انهار بید و کام و زبان عالم را شیرین گردانید درین سانحه رباعی انشا کرده
در فرد وقایع معروض خلافت ساخت ــ

فرخ سیر آن شهنشه با برکات ‖ چرخ از ادب او شده ست شیرین حرکات

در سند زمین عهد عشرت مهدش ‌‌‌‌ — ‌‌ بارید سحاب ریزهٔ قند و نبات

جعفر میگوید تعجب نیست که درین مصرع تاریخ هم باشد چرا که اعداد مصرع سنه ۱۱۲۳ھ می شود میر جمله بجبر و ملاحظه وقایع حمل بر دروغ کرده موقوف ساخت که آینده بادشاه بحال فرمودند. شیخ محمد رضا بخشی وقایع نگار پرگنه مذکور که مردی بزرگ بود و طبع موزون داشت نیز درین باب دو بیت گفته در فرد وقایع درج کرده بود

چو فرخ سیر بادشاه جهان ‌‌ — ‌‌ بیاراست گیتی چو باغ جنان
بجشن همایون جلوسش فلک ‌‌ — ‌‌ نثار شکر کرد از آسمان

در هنگامیکه میر عبد الجلیل معزول بود و در شاهجهان آباد متوقف در خانهٔ امیر الامرا در ماه ذیقعده سنه ۱۱۲۶ھ پسری متولد شد سه تاریخ در عربی و فارسی و هندی گفته قطعه عربی

قَالَ اَمِیرُ الْاُمَرَاءِ نِعْمَةٌ ‌‌ — ‌‌ وَهِیَ قَدُومُ الْوَلَدِ الْمُسْتَنِیْرِ
اِرْخْ فِیْ ذٰلِكَ عَبْدُ الْجَلِیْلِ ‌‌ — ‌‌ اَمْتَعَهُ اللّٰهُ بِعُمْرٍ كَبِیْرٍ

قطعه فارسی ‌‌ سنه ۱۱۲۶ھ

گلی شگفت بگلزار خاندان حسین ‌‌ — ‌‌ زمانه شد بدوام بقای او ضامن
فرشته آمین گفته چو گفتم این تاریخ ‌‌ — ‌‌ (هزار سال شود عمر این گل آمین)

بیت هندی ‌‌ سنه ۱۱۲۶ھ

پتر جنم سنیت کهون بنس حسین حبیب ‌‌ — ‌‌ (جگ جگ جیو جگت سدا یه پتر کل دیپ)
(یعنی راجه) ‌‌ سنه ۱۱۲۶ھ

تاریخ ولادت سید وقار محمد سانڈوی پسر سید محمد روشن از میر عبد الجلیل بلگرامی

منتعالی محمد روشن ‌‌ — ‌‌ پسری داد سعادت میلاد
سال تاریخ چو جستیم ز خرد ‌‌ — ‌‌ گفت از جستیم و دیدم پدر روشن باد
سنه ۱۱۲۶ھ

تاریخ وفات میر عبدالجلیل بلگرامی از میر غلام علی آزاد بلگرامی آیۂ کریمہ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (بعد مقابلہ قرآن صحیح نمودم سورۂ یونس پارۂ یعتذرون) رجعفر سنہ ۱۱۳۸ھ

تاریخ وفات میرزا عبدالغنی کشمیری تخلص او قبول بود سے (گنج معنی بود کرد افلاک در زیر زمین) سنہ ۱۱۳۹ھ

تاریخ وفات سید برکت اللہ الملقب بصاحب البرکات سے (صاحب برکات اصل منزل قدس) سنہ ۱۱۴۲ھ

نواب جان نثار خان کہ خواہر او بحبالۂ نکاح قمرالدین خان وزیر بود و چکلہ داری کوڑا و کڑا سرفرازی داشت در سنہ یکہزار و یکصد و چہل و چہار از دست مردمان ارارد کچھ کہ زمیندار کوڑا بود کشتہ شد۔

تاریخ شہادت نواب مذکور رنچھوڑ داس کایستھ کہ یکی از ملازمان او بود بنظم آوردہ سنہ ۱۱۴۴ھ

قطعہ

دریغ افسوس و آہ ای چرخ کجبانہ — نمیدانم بنوابت چہ کین بود
چہ گویم از بزرگی و کمالش — ہمانا با ملایک ہمقرین بود
قضا را با چنین افواج سنگین — کہ اکثر سکنۂ آن سرزمین بود
شہادت یافت در جنگ از دغا با — چگویم شرح آن مجمل چنین بود
چنان شمشیر زد در وقت پیکار — کہ دشمن را زبان آفرین بود
یکی گوید نبایستی چنان کرد — دگر گوید کہ تدبیرش نہ این بود
نہ این فہمد نہ او سر الٰہی — کہ اینہا سرنوشت اولین بود
پی تاریخ سال این مصیبت — خرد گفتا قضای حق چنین بود

ہمین

سنہ ۱۱۴۴ھ

دریک تاریخ سه شاعر یک مصرعه گفتند میر غلام علی آزاد میگوید که در شادی طوی شخصی که در سنده بود گفتم ؎ مبارک باشد و باشد مبارک ـ وقتیکه بقصد حج وارد بندر سورت شدم با میرزا محمد حسین بخود ملاقی شدم او بتقریب طوی شخصی مصرع بالا موزون نموده بود ۱۱۴۶ه پیش من خواند بعد زیارت حرمین شریفین در دکن شبی با نواب مؤمن الدوله سالار جنگ بهادر در صوبه داری اورنگ آباد صحبت شعر اتفاق افتاد گفت تاریخ تولد مولودی مبارک علی نام در یک مصرع یافتم ـ وهمان مصرع برزبان آورد و فرمود که عجیب اتفاق است که در یک مصرع سه شخص را توارد افتاد و هر سه شخص از هم بریده و در دست یکی در سنده دوم در ملک گجرات سومی در ملک دکن ـ

سنه ۱۱۴۷ه

تاریخ وفات احمد یار خان یکتا تخلص بست وسوم جمادی الاولی سنه ۱۱۴۷ه گ

میر غلام علی آزاد گفت ؎

چونکه یکتا رفت شد تاریخ او | رجای احمد یار خان بزم نعیم
سنه ۱۱۴۷ه بعد تخرجه یکعدد

سنه ۱۱۴۹ه

حکیم الممالک شیخ محمد حسین شیرازی متخلص بشهرت آزاد تاریخش گفت ؎

هاتفی از برای رحلت او		سال تاریخ گفت شهرت مرد

سنه ۱۱۴۹ه

سنه ۱۱۵۰ه

تاریخ وفات میر محمد افضل اله آبادی ثابت تخلص دوازدهم ربیع الاول سنه ۱۱۵۰ه درگذشت میر آزاد چنین گفت ؎

ثابت گوی سبق زاستادان برد | درهای ثمین برشته نظم سپرد
از پیر خرد سال وفاتش جستم | فرمود بروز رحلت احمد مرد
سنه ۱۱۵۰ه

تاریخ وفات نواب عبد الصمد خان بهادر دلیر جنگ هفت هزاری یکسال پیش آمدن نادرشاه انتقال کردند ؎ زهی وصل عبد الصمد خان بحق)

سنه ۱۱۵۰ھ

سنه ۱۱۵۱ھ

میر طفیل محمد بلگرامی بتاریخ بست و چهارم ذی الحجه سنه ۱۱۵۱ھ رحلت یافت در باغ محمود متصل مرقد علامه مرحوم میر عبد الجلیل بلگرامی دفن شد ؎

افسوس که آفتاب معنی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ از حلقه آسمان برون رفت
تاریخ وصال او خرد گفت ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ علامه از جهان برون رفت

سنه ۱۱۵۱ھ

نادر شاه بادشاه ایران و آمدن او بهندوستان در محرم سنه ۱۱۳۵ هجری

یکهزار و یکصد و سی و پنج هجری محمود شاه پسر میر ولی خان قندهاری که از افاغنه قندهار بود در اصفهان آمده شاه حسین صفوی ابن شاه سلیمان صفوی را محصور کرد و بدست آورده و هفتاد تن از صغیر و کبیر خاندان صفویه را قتل نمود باستثنای شاه حسین که او را امان داده بود هم دران زمان ملک محمود سیستانی والی ملک نیمروز به خراسان وغیره تسلط نمود چون محمود شاه قندهاری درگذشت اشرف خان بنی عم او والی ملک و مال شد میرزا مهدی کوکب تخلص بیت سکه گفت ؎

باشرفی اثر سکه زان جناب رسید ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ شرف ز سکه اشرف بآفتاب رسید

آینده شاه سلطان میرزا را که مقید بود بقتل رسانید شاه طهماسپ ثانی پسر شاه سلطان باستعانت نادرقلی که راهزنی میکرد و بعد محاربات ملک محمود سیستانی را مستاصل ساخته در ماه صفر سنه ۱۱۴۲ھ از اشرف و طهماسپ ثانی محاربات عظیم شدند اشرف خان شکست

سلخ شانیه امیر قلی خان باشنده ۱۲

یافت چنانچہ بعد ہفت سال و بست و یک روز سلطنت ایران باز بخاندان صفویہ مستقل شد نادر قلی بیگ بخطاب طہماسپ قلی بیگ مخاطب شدہ و در آخر سنہ ۱۱۴۸ھ شاہ طہماسپ را مقید ساختہ خود بادشاہ ایران شد در ہنگام تسلط او را خان بزرگ نیز سگفتند چنانچہ طہماسپ خان جلائر کہ وکیل بود این بیت سجع بر مہر خود کندہ بود ؎

تا خان بزرگ در حیات است		طہماسپ وکیل کائنات است

بعد ردّ و بدل سکہ سیم وزر بیکطرف اسم بلدہ دار الضرب بطرف دیگر الخیر فیما وقع چنانچہ یکی از ظرفای ایران در تاریخ جلوس او چنین گفت ؎ سنہ ۱۱۴۸ھ

بر بدیم از مال و از جان طمع		تاریخ الخیر فیما وقع

نادر شاہ در آخر سنہ ۱۱۵۱ھ قصد ہندوستان نمودہ محمد شاہ را شکست دادہ قتل و تاراج نمودہ واپس شد مورخان تاریخ گفتند ؎ (غم عام) (دلّی خراب شد)

سنہ ۱۱۵۱ھ　　سنہ ۱۱۵۱ھ

سنہ ۱۱۵۱ھ نواب برھان الملک سعادتخان	میر محمد امین نام نہم ذی الحجہ سنہ ۱۱۵۱ھ و نہم مارچ قدیمی سنہ ۱۷۳۹ء از زخم دمل یا از زہر انتقال کردند۔ (از تحفہ کرفیل ایبٹ)

قلم نے دال ملفوظی کے اعداد　کیے اسم سعادت خان سے باہم
۳۵　۵

۱۱۸۶
تخرجہ اعداد ۳۵
دال ملفوظی ۱۱۵۱ھ

از جعفر ؎ رفتہ از اینجا سے آہ برہان الملک۔
۱۲۱　۲۵۸　۶　۸۱　۶۸۵
سنہ ۱۱۵۱ھ

ایضاً) نواب بہشت آہ برہان الملک)
۱۲۱　۲۵۸　۶　۷۰۷　۵۹
۱۱۵۱ھ

شیخ روح الامین بن قاضی محمد سعید بلگرامی برفاقت برهان الملک شربت شهادت چشید شیخ نظام الدین احمد صالح تخلص چند اشعار بتاریخش گفت چار شعر ازان نویسم ؎

شیر افگن صف شکن روح الامین خان آنکه او — نقش اعدا را به تیغ از لوح هستی کرده حک

بود عثمانی نژاد و مولد او بلگرام — در سخن کامل عیار و نقد معنی را محک

شد به رزم شاه هندو خسرو ایران شهید — ریخت شور ماتمش بر جان افگاران نمک

بهر تاریخش نوشتم صوری و هم معنوی — (سال هجرت بد هزار و یکصد و پنجاه و یک)

سنه ۱۱۵۱ھ

سید جعفر روحی سنه ۱۱۵۴ھ زنبیلپوری (قصبه ایست پانزده کروه از لکهنؤ) مولد و وفاتش در غره ماه رمضان سنه ۱۱۵۴ھ میر غلام علی آزاد گفت ؎

سید نکته سنج حق آگاه — کرد آهنگ بزم سبّوحی

سال تاریخ او شود پیدا — وقت تکرار جعفر روحی

٥٧٧
٥٧٧
سنه ۱۱۵۴ھ

ستارهٔ دنباله دار در سنه ۱۱۵۴ھ بزمانه محمد شاه بعد عید اضحی یک گز از سمت راس مائل بجنوب در برج جدی نمودار گشته هر روز مرئی میشد که بطرف شمال میرود قریب یکماه ماند بعد ایام عاشوره معدوم شد مطابق اوائل فروری تا اوائل مارچ هزار و هفتصد و چهل و دو سنه ۱۷۴۲ع

شاه گرامی مشهور بمیرزا گرامی خلف و شاگرد عبد الغنی بیگ قبول کشمیری هست در شاه جهان آباد قلندرانه میگزرانید مرید شاه ... روشن رای کنبوه دیوان نواب

قمر الدین خان این مصرع نقش نگین او بود ؎

(شد گرامی مرید روشن رای)

روشن رای راخبط نبوت بود روزی میر ولایت اللہ خان میرزا را ملامت کرد میرزا و از در روشن رای رسانید میر ولایت اللہ خان ہنگام ملاقات از روشن رای گفت که بزمان مکتب نشینی این شعر حافظ خوانده بودم ؎

دل آئینه صافی است غباری دارد		از خدا می طلبم صحبت روشن رای

در معنیش متحیر بودم که خواجه حافظ صحبت کسیکه آرزو دارد کجا خواهد بود و کیست بالجمله این عقده در آن وقت حل نشد بعد از ان در ایام ترک لباس بخدمت بزرگی که رسیدم و معنی این شعر پرسیدم جواب دلخواه نداد دی شب که خوابیدم در عالم رویا بزرگے با محاسن سفید عصا در دست بر سر من آمد و گفت آن روشن رای ہمین راجه روشن رای است که حافظ آرزوی صحبت او میداشت و نصیب نه شد روشن رای چون این حکایت شنید بغایت مسرور شد و ہفت ہزار اشرفی بمیر ولایت اللہ خان تواضع نمود تاریخ وفات شاه گرامی ؎ (رندی عجبی ازین جہان رفت)۔

سنه ۱۱۵۴ھ

سنه ۱۱۵۶ھ

ستارۂ دنباله دار در سیر المتاخرین مرقوم است که شب جمعه بست و چهارم ذیقعده سنه ۱۱۵۶ھ مطابق دسمبر ۱۷۴۳ء ظاہر گشت و شروع سنه ۱۷۴۴ء غائب شد۔

سنه ۱۱۵۸ھ تاریخ وفات اسد الدوله اسد یار خان انسان تخلص منصب شہزاری در نصف ربیع اول سنه ۱۱۵۸ھ انتقال کردند ؎

چون بصد خوبی و نکونامی	اسد اللہ خان بہادر مرد	یافتم تاریخ رحلتش سردار	خنک آنکس که گوی نیکی برد

سنه ۱۱۵۸ھ

قزلباش خان متخلص آمید نام اصلی او میرزا محمد رضا همدانی تاریخ از میر غلام علی آزاد ؎

سال وفاتش دل نالان من ‖ یافته رجان داده قزلباش خان

نواب عمدة الملک امیر خان که اصلش از سادات حسینی است متخلص انجام ۱۱۵۹ھ مرد ظریف طبع بود چون نواب قمر الدین خان وزیر نواب خان دوران خان بخشی بر مهم مرهٹه رفتند وهیچ نکرده باز آمدند امیر خان مذکور بر سبیل لسانین گفت ؎

رفتند بر مرهٹه خوردند هر دو گوه ‖ تاریخ گفت هاتف بخشی و وزیر اده ۱۱۴۰ھ

و مرتبه دیگر نواب خاندوران خان از مرهٹه هزیمت خورده باز آمدند امیر خان بزبان هندی گفت

نواب آسے ہمارے بھاگ آے

روزی نواب برهان الملک بحضور بادشاه از نواب امیر خان گفت ؎

پسر نوح با بدان بنشست ‖ خاندان نبوتش گم شد

یعنی تو که اولاد شاه نعمة الله ولی هستی مذاق نامعقول داری نواب امیر خان بجوابش گفت

سگ اصحاب کهف روزی چند ‖ پی نیکان گرفت مردم شد

یعنی تو که گمنام بودی باین مراتب رسیدی آخرکار بسبب خیرگی و بدزبانی خود معتوب شاهی گردید و بست و سوم ذی الحجه روز جمعه سنه ۱۱۵۹ھ باشاره شاهی قتل نمودند بسبب لا ولدی حکم ضبطی اموال شد لیکن مواجب خدام ذمه اش قریب چار ماه باقی بود فوج و خدام مانع ضبطی شدند آخرکار بعد انفصال مقدمه تنخواه روز چهارم نعش او را بخاک سپردند چنانچه از تاریخ وفاتش مستفاد میشود قطعه

چو سید را از بهر تاریخ سالش ‖ تامل نموده بتکلیف مردم
برآورده آه و ندا کرد هاتف ‖ که تجهیز کردند روز چهارم ۱۱۵۹ھ ۱۱۶۵

(غم عمدہ) ہم تاریخ نعش او را در مقبرہ خلیل اللہ خان جد آن مظلوم متصل لسرای روح اللہ خان مدفون ساختند ایضاً از دیگرے قطعہ ۱۱۵۹

ز دنیا رفت امیر عمدۃ الملک	ہمہ کس راہمین شہ راہ باقی است
مواجب بیش میکردی سپہ را	کہ نامش تا بسال و ماہ باقی است
دلی دائی ندادی ہرگز از دست	ہنوز آن قصۂ تنخواہ باقی است
بدی از بد بیابد نیکی از نیک	جہان فانی مگر اللہ باقی است
ز روی تعمیہ تاریخ فوتش	بگوش ہر گدا و شاہ باقی است
بجوان سالش ز قتل عمدۃ الملک	برون شد آوہ لیکن آہ باقی است

۱۳۱ ۵۱۴ ۵۳۰
۱۱۶۵ھ
۱۲ تخرجہ ۱۵
۱۱۵۳
آہ تعمیہ ۶
سنہ ۱۱۵۹ھ

سنہ ۱۱۶۰ھ	
نادر شاہ	تاریخ وفات نادر شاہ فی النار و السقر مع الجلاد و الہذیر
سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۱۶۰ھ

نواب قمر الدین خان وزیر اعظم بتاریخ بست و دوم ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۶۱ھ انتقال فرمودند در جنگ احمد شاہ ابدالی و احمد شاہ خلف محمد شاہ بادشاہ از گولہ تفنگ فتح احمد شاہ و شکست ابدالی نتیجہ جنگ بود ہای نواب قمر الدین خان (فتح قمر اسان) وفات محمد شاہ بادشاہ بست و ہفتم ربیع دوم سنہ ۱۱۶۱ھ مطابق شانزدہم اپریل ۱۷۴۸ع ۱۱۶۱ھ

(راہی رفت از جہان محمد شاہ)
۱۱۶۱ھ

مجاهد الدین محمد ابو النصر احمد شاه بادشاه غازی ابن محمد شاه بادشاه غازی در سال یکهزار و یکصد و چهل از بطن نواب اودهم بائی ولادت یافته دوم جمادی الاولی سنه ۱۱۶۱ھ در پانی پت جلوس کرد صفدر جنگ وزیر شدند

بشهنشاه جوان بخت از سر تخت
چو خورشید فلک بنمود جلوه

خرد سال جلوسش بر لب آورد
سریر سلطنت افزود جلوه ۱۱۶۱ھ

این قطعه غلط تحریر بود بطور خود درست نموده ام جعفر

نظام الملک آصف جاه بهادر از محمد شاه خلعت وزارت یافت میر عبد الجلیل بلگرامی یکصد و چهل و چهار بیت گفت فارسی ترکی عربی از انجمله چند بیت اینست کلام آزاد فارسی

قلم نوشت برای وزارتش تاریخ
وزیر کشور هند آصف دوام بقا

هزار و یکصد و سی و چهار نقش نشاط ۱۱۳۴ھ
دو گونه چو بهر تاریخ از دو شد پیدا ۱۱۳۴ھ

مطلع عربی

نظمت فی العربی الفصیح تاریخا الفارسی و الهندی
حکی زادته سالک الربیع انا

ابھیں دیکھے کیسے هندی موں یون بیت
رہے جگت موں اچل پاس یه وزیر ۱۱۳۴ھ

بعد چندی برخاسته خاطر شده بطرف دکن شتافت باز حسب الطلب واپس آمد فضل علی خان ۱۱۳۴ھ

کفت صد شکر که ذات دین پناهی آمد
رونق ده ملک پادشاهی آمد

تاریخ سال نشستن بگوشم هاتف
گفت و آیت رحمت الهی آمد

بتاریخ چهارم جمادی الآخر سنه ۱۱۶۱ھ بعمر یکصد و چار سال انتقال کرد متوجه بهشت ۱۱۶۱ھ
تاریخ شد. ایضاً میر آزاد گفته

سه تای سلطنت کشیده نوشته چار صد عدد گرفت

سه رکن مملکت هند زجهان رفتند | قطعه | فتاد دُرِ یگانه از کف دهر
براي رحلت این هر سه یافتم تاریخ | | نماند شاه زمان با وزیر و آصف دهر ۱۱۶۱ھ

یعنی محمد شاه بادشاه و نواب قمر الدین خان وزیر و نظام الملک آصف جاه۔

معتمد الملک سید علوی خان حکیم اصل نام او میرزا محمد ہاشم خلف حکیم محمد ہادی قلندر ابن سید مظفر الدین علوی از اولاد حضرت محمد ابن حنیفه ولادتش در ماه رمضان سنه ۱۰۸۰ھ یکهزار و هشتاد در شیراز و در سنه ۱۱۱۱ھ یکهزار و یکصد و یازده در هند آمد منصب تا شش هزاری یافت وفاتش بست و پنجم رجب سنه ۱۱۶۰ھ

بر فلک رفت مسیحای جدید
۱۱۶۲ھ ذق ۲ عدد

سنه ۱۱۶۳ھ

میر غلام نبی بلگرامی بن سید محمد باقر بن سید عبد الحمید از اولاد سید محمود اکبر همشیر زاده سید عبد الجلیل بلگرامی ولادت دوم محرم سنه ۱۱۱۱ھ میر عبد الجلیل گفتند

نور چشم میر باقر گفت با من | چون گل خورشید در عالم دمیدم | سال تاریخ تولد خود بگفتم | نور چشم باقر عبد الحمیدم ۱۱۱۱ھ

تاریخ وفات میر غلام نبی

وحید زمان سید خوش سخن | بفردوس مسرور جام نبی
قلم گریه سر کرد تاریخ او | رقم کرد ہے ہے غلام نبی

سنه ۱۱۶۳ھ

سنه ۱۱۶۳ھ

مسجد چوبی تعمیر کرده احمد شاه بن محمد شاه

بگفتا سروش از سر برتری[1] | که بیت شرف مسجد احمدی
۱۱۶۲ھ

سنه ۱۱۶۳ھ تعمیه ۲

[1] الطاف عجلی ۱۲

سید اعظم الدین بن سید نجابت علی برادر زادہ حقیقی سید غلام مصطفی او ہم در جنگ ہمراہ نواب صفدر جنگ رحلت کرد سال وفاتش (رہے فوز عظیم) ۱۱۶۳ھ

شیخ محمد ناصر افضلی و شیخ اسد اللہ غالب تخلص سنہ ۱۱۶۳ھ

افضلی شیخ کامل و غالب		آرسید ند در ریاض ارم	
سال تاریخ گفت غم زدۂ		(آہ رفتند ہر دو زین عالم)	

سنہ ۱۱۶۳ھ

سنہری مسجد شاہجہان آباد سنہ ۱۱۶۳ھ

مسجد بیت مقدس مطلع نور آلہ

فتح نواب نظام الملک ناصر جنگ سنہ ۱۱۶۴ھ

مبارکباد فتح فوج شاہی

تاریخ انتقال (آفتاب رفت) (حسن خاتمہ) ایضاً انّہ لشہیدٌ واللہ لعن قاتلہ ۱۱۶۳ سنہ ۱۱۶۴ھ سنہ ۱۱۶۴ھ سنہ ۱۱۶۴ھ

دیدہ است جعفر این تاریخ چنین است انّہ لشہیدٌ واللہ لعن قاتلہٗ غالباً در شہادت سید ۱۱۶۳ھ اعظم الدین مذکورۂ بالا است والعلم عند اللہ

سنہ ۱۱۶۵ھ				
سید غلام نبی محب	سنہ تاریخ وفات او زدل پرسیدم		(فرمود در بہشت محفل میر محب) سنہ ۱۱۶۵ھ	

تاریخ وفات نواب جاوید خان خواجہ سرا کہ باشارۂ نواب صفدر جنگ قتل کردند و باعث فساد شد (فساد عظیم) ۱۱۶۵ھ

ے در اصل کتاب قاتلاہ بصیغۂ تثنیہ طبع است چہ عجب کہ دو شخص قاتل باشند ۱۲

عزیزالدین محمد عالمگیر ثانی بادشاه غازی ابن معزالدین جهاندارشاه ابن شاه عالم بهادرشاه
درسال یکهزار و نود و نه تولد یافته مادرش انوپ بائی بود بعد از انکه عماد الملک غازی الدین خان
وزیر احمدشاه بادشاه را مکحول ساخته محبوس کرد عزیزالدین ابن جهاندارشاه را که شصت و هشت
ساله بود و از زمان فرخ سیر مقید بود از محبس برآورده بتاریخ دهم شعبان یکهزار و یکصد و شصت
و هفت هجری موسوم بعالمگیر ثانی نموده بر تخت شاهجهان آباد نشانید میر اولاد محمد بلگرامی ذکا تخلص
تاریخ گفت ؎ بادشاه هند عالمگیر عالیجاه شد (۱۱۶۷ھ) و سکه چنین شد ؎

بزر زد سکه صاحبقرانی		عزیزالدین عالمگیر ثانی	

درین ایام مرهٹه با نجیب الدوله وغیره مسلمانان را تنگ نمودند ؎ پس از شکار اهو کرد
مسلمانان احمدشاه ابدالی را برای استعانت طلب نمودند عماد الملک بخوف بی ادبی سابق عالمگیر
ثانی را قتل کنانید هشتم و بروایتی هیجدهم ربیع الثانی سنه ۱۱۷۳ھ چون انتظام الدوله خانخانان پسر
قمرالدین خان که خالوی عماد الملک بود سه روز پیش از قتل بادشاه بحکم عماد الملک از دست
همان نمک حرامان شهید شده بود عزیزی تاریخ او و تاریخ بادشاه چنین گفت ؎

سنی بلخ و شیعه کشمیر		قاتل جان شاه و ابن وزیر	

سنه ۱۱۷۳ھ سنه ۱۱۷۳ھ

احمدشاه ابدالی | و فرار شدن عماد الملک که آینده باعث جنگ از مرهٹه بود جمادی الاخری
سنه ۱۱۷۴ھ و فتح ابدالی یعنی درانی بر دتا مرهٹه میر آزاد گفت ؎

کرد سلطان عصر درانی گفت تاریخ این ظفر آزاد		قتل دتا به تیغ دشمن کاه (نصرت بادشاه عالیجاه) سنه ۱۱۷۴ھ	

ایضاً بر برادرش بهادر تاریخ فتح ؎

شاه بهادر اپس از دتا شکست	کرد در انجام و در آغاز فتح
صورت نای خامه تاریخش نوشت	شاه درّانی نموده باز فتح ۱۱۷۴ھ

بتاریخ دوم شعبان احمد شاه درّانی بقندهار واپس شد ؎ مراجعت قندهار نمود ۱۱۷۴ھ

سنه ۱۱۷۳ھ

ابو المظفر جلال الدین شاه عالم بادشاه غازی ولد عزیز الدین عالمگیر ثانی موسوم عالی گوهر ولادت هفدهم ذی القعده سنه ۱۱۴۰ھ از بطن زینت محل مشهور لال کنور و

بتاریخ چهارم جمادی الاولی سنه ۱۱۷۳ھ در حوالی عظیم آباد پٹنه جلوس نمود شجاع الدوله بهادر وزیر شدند میر اولاد محمد ذکا تاریخ گفت ؎

زهی شاه عالی گهر عدل گستر	برد تاج و تخت و نگین شه مسلم
برون آرسال جلوس همایون	ز سلطان هندوستان شاه عالم

سنه ۱۱۷۴ھ

فتح انگریزان بر شجاع الدوله ؎ دکل بغل پهن (سنه ۱۱۷۳) فتح دیگر (سنه ۱۱۷۶) (در هند امیر شد فرنگی) (سنه ۱۱۷۸ھ)

ولادت شیخ محمد علی حزین مولد و وطن او اصفهان از نبائر شیخ تاج الدین ابراهیم المعروف بشیخ زاهد گیلانی است نسب او بپانزده واسطه بشیخ موصوف میرسد شیخ زاهد مرشد شیخ صفی الدین اردبیلی در سلاطین صفوی بود تولد حزین ماه ربیع الآخر سنه ۱۱۰۳ھ شاگرد شیخ محمد نسائی واو شاگرد آقا حسین خوانساری بود در هنگامیکه نادرشاه بهندوستان وارد شد مدتی در شاه جهان آباد گزرانید واز انجا رخت اقامت بشهر بنارس کشید وهمانجا رحل اقامت انداخت

و دران بلده قبری براے خود ساخته وفاتش در سنه ۱۱۸۰ھ بود

تهی گشت هیهات روے زمین ز شیخ محمد علی حزین (۱۱۸۰ھ)

تاریخ مسجد سلون (کعبهٔ ثانی این است ۱۱۸۰ھ) ایضاً (بگو خانه حمد رب کریم ۱۱۸۰ھ)

مسجد اله آباد است (کعبه دین سجده گاه سلمین بیت الحرام ۱۱۸۰ھ) ایضاً در سنه ۱۱۸۴ھ ـ گو بیت خدا و کعبهٔ دین ۱۱۸۴ھ

سنه ۱۱۸۵ھ

نواب احمد خان بنگش — پسر خرد نواب محمد خان در سنه ۱۱۸۵ھ انتقال کردند (ملائک گشتند از وفات احمد خان ۱۱۹۱ھ) سنه ۱۱۸۵ھ

آمدن شاه عالم بادشاه از اله آباد دهلی است تاریخ ورود او ز هاتف جستم ؛ گفتا که ز مشرق آفتابی آمدم ۱۱۸۶ھ

سنه ۱۱۸۶ھ

وفات احمد شاه ابدالی

شاه والاجاه احمد شاه درانی که بود ۔ در قوانین امور سلطنت کسری منش

چون روان شد جانب ملک عدم تاریخ بود ۔ سال هجری یکهزار و یکصد و هشتاد و شش

این تاریخ محض صوری است ـ

در جنگ مرهٹه و شاه عالم که بذریعهٔ نواب نجف خان بود مرزا حسن برادر خرد نواب محمد قلیخان که عزیز مرزا نجف بود کشته شد (فوت رستم) تاریخش گفتند ـ

تاریخ وفات حافظ رحمت خان که از شجاع الدوله جنگیده بسبب قرضه که چهل لک ذمه شان باقی بود ۱۱۸۶ھ

چو از لفظ ظفر تاریخ جستند ۔ پی باقی سر حافظ بریدند ۱۱۸۸ھ

شخصی یک لطیفه درین تاریخ گفت (دو انگشت از چهار انگشت خم شد) وقتیکه دو انگشت از چهار انگشت خم میکنند صورت هشت پیدا میشود ـ سنه ۱۱۸۸ھ

نواب شجاع الدوله ابن نواب منصور علیخان صفدر جنگ نام او

جلال الدین حیدر بود ولادت سنه ۱۱۴۴ھ

ه

بدولت خانهٔ نواب منصور | برآمد آفتاب از مطلع نور

بعد وفات پدر در سنه ۱۱۶۷ھ در فیض آباد بر مسند نشست و بتاریخ بست وچهارم ذی القعده سنه ۱۱۸۸ھ مطابق بست ونهم جولائی سنه ۱۷۷۵ع بعالم آخرت رحلت نمود قطعه

چون شجاع الدوله بشتافت از جهان | عالمی در ماتمش مغموم گشت
آه در ذی قعده و بست وچهار | وقت شب زین عالم فانی گذشت
بود سال فوت آن والانژاد | یکهزار و یکصد وهشتاد وهشت

واز این مصرع بعد دور کردن یکعدد تاریخ میشود ه رفت نواب شجاع الدوله) جعفر میگوید که لفظ نواب عربی است پس اگر برسم الخط عربی نوشته شود نوّاب تاریخ ۱۱۸۹ھ کامل میشود)
جنگ کردن نواب نجف خان با جاٹ وغیره ه مبارک فتح قلعه اکبرآباد) ۱۱۸۸
تاریخ قلعه بهرت پور بطور استنباط یافتند ه بشکل گولہ و بان و سنان وناوک بود) ۱۱۸۶
بحلق آویخته شدن نندکمار مهاجن مالدار از قوم برهمن ساکن کلکته بعلت جعل سازی بحکم صاحبان گرانڈ جوری بتاریخ هفتم جمادی الثانی سنه ۱۱۸۹ھ مطابق جولائی سنه ۱۷۷۵ع مولف گفت

مقام کرد چو بالاے دار نندکمار | که بود مفتری جعل ساز آن مردود
سوال کردم و گفتم ز دل که سالش چیست | ز دار غدر برون رفت کافری فرنود

۱۴۰۹
۲۲۰
سنه ۱۱۸۹ھ

ه ا فک اضافت بضرورت ۱۲ ترکیب خوب ۱۲

سید مرتضی خان ملقب مختار الدوله پسر بسنت[ل] علیخان خواجه سرا را بهانه طلبیده قتل نمود و شمشیر کشیده نزد آصف الدوله آمد اراده بد داشت باشاره نواب قتل شد قطعه

مرتضی خان شهید اکبر شد	از جفای سپهر گردان شوم
سر قاتل گرفت بالله گفت	بهر تاریخ سید مظلوم
سنه ۱۱۹۴ھ	۱۱۹۰ھ

میرزا جانجانان مظهر ولد میرزا جان علوی نسب هندی مولد حنفی مذهب نقشبندی مشرب در دهلی بماه محرم سنه ۱۱۹۴ھ قتل شد بسبب تعصب مذهب که منع تعزیه داری میکرد قطعه

جان جانان که جان جانان بود	در محرم شهید شد بجفا
سال تاریخ جستم از هاتف	گفت حشرش بسید شهدا
	سنه ۱۱۹۴ھ

ایضاً

هست حدیث از پیمبر صلی الله علیه الاکبر	عاش حمیداً مات شهیداً سال وفات میرزا مظهر
سنه ۱۱۹۶ھ	سنه ۱۱۹۵ھ

وفات میرزا نجف خان خطاب از شاه عالم ذوالفقار الدوله نواب نجف خان بهادر غالب جنگ نهم جمادی الاخری سنه ۱۱۹۶ھ مطابق بست و دوم اپریل سنه ۱۷۸۲ع در شاهجهان آباد انتقال کرد متصل درگاه شاه مردان بزمینے که خریده بود دفن شد[سه]

(این قدمگاه شه مردان نجف آباد کرد)[۹۳]

سنه ۱۱۹۶ھ

[ل] غالباً پستی بوده باشد ۱۲ [سه] کیده ذراندا است ۱۲ [سه] درکتاب سیر هندوستان مختصر این وتاریخ تحریر است

[سه] (نجف کرد نواب هندوستان را) ایضاً بر مزارش این شعر کنده بود (آسوده بزیر قدم شاه ولایت)

سنه ۱۱۹۳ھ — سنه ۱۱۹۳ھ

ذکر کور شدن شاه عالم بادشاه غلام قادر خان بن ضابطه خان ملازم شاه عالم بادشاه غازی را محبوس ساخت معه نوزده شاهزادگان مرد و زن بست و دوم شوال سنه ۱۲۰۲ھ شاهزاده بیدار بخت بن احمد شاه را از محبس برآورده بر تخت نشانید ؎

سکه زد در هند از فضل اله	حامی دین نبی بیدار شاه

هفتم ذی القعده سنه مذکور از کارد هر دو چشم بادشاه از حلقه برآورده و بتاریخ دوازدهم ذی الحجه فرار نمود۔ بعد از آن مرهٹه آمده بادشاه را بر تخت نشانیدند و از سر نو بنام او سکه و خطبه مقرر شد ؎

سکه زد بر هفت کشور سایهٔ فضل اله	حامی دین محمد شاه عالم بادشاه

مختصر اینکه مرهٹه تعاقب غلام قادر خان نموده او را در ربیع الاول سنه ۱۲۰۳ھ دستگیر ساخته بسزای لائق رسانیدند۔

تاریخ مسجد بهبور ؎

آن سید زمانه که نام شریف او	شد زین عابدین رسیده بکائنات
تعمیر کرد بر لب دریا چو در بهبور	گردون شکوه مسجد عالی پی نجات
فائق دوگانه کرد بمحراب او ادا	تاریخ گفت خضر که زد قد قامت الصلوة

جعفر میگوید که شاعر الف مقصوره صلوة را هم یک عدد گرفت چه این عدد تا می مطوقه را گرفته است ۱۲

تاریخ جلوس نواب آصف الدوله مرحوم

گفت از پای آصف الدوله	رونق مسند وزارت هند
	۳۵۶ ۱۵۴ ۶۱۴ ۵۹

سنه ۱۱۸۸ھ

ایضاً (مسند دولت جاوید مبارک باشد) سنه ۱۱۸۸ھ

سنه ۱۱۸۸ھ ۱۸ الف مقصوره که بر دوا است عددش ز هر گرفت کمال عیار نشست ۱۲

سنہ ۱۲۰۵ھ

تاریخ امام باڑہ نواب آصف الدولہ لکھنؤ (ع رواق عرش جناب ائمۂ اطہار)
ایضاً (بزم گاہ شہید راہ خدا) ایضاً (قصر شاہ کربلا آل نبی ابن علی) ۱۲۰۵ھ
ایضاً (مقام آل پیمبر بمقام محمود است) - ۱۲۰۵ھ ۱۲۰۵ھ
ایضاً مکانی در محلہ رام گنج ہم بنا فرمود تاریخش (دولت خانہ عالی) - ۱۲۰۵ھ
تاریخ مسجد جعفر نگر بنا نمودہ میر زین العابدین مولوی فائق لکنوی در صوری و معنوی گفت ۱۲۰۷ھ

امیر وقت زین العابدین خان	رفیقش گشت چون توفیق یزدان
بجعفر گنج یک مسجد بنا کرد	پی تاریخ تعمیرش ندا کرد
مرا فائق ہماندم بر زبان رفت	بنایش یکہزار و دو صد و ہفت

تاریخ مسجد تحسین علیخان لکھنؤ بر حاشیہ قلمی تحریر است سنہ ۱۲۰۰ھ

این خانہ کہ جلوہ گاہ انوار جلی است	تعمیر مقدسش سعید ازلی است
آصف ز خرد سال بنایش پرسید	گفتا کہ بگو مسجد تحسین علی است

تاریخ مسجد حیدر شاہ سنہ ۱۲۰۵ھ

کرد مسجد بنا چو حیدر شاہ	رکن دین آخر مسلمانی
ہاتف غیب سال تاریخش	گفت بیت المقدس ثانی

سنہ ۱۲۰۸ھ

سنہ ۱۲۰۸ھ

تاریخ وفات ذکا خان طبیب حاذق مہاراجہ مادھوجی سیندھیا و دولت راو سیندھیا

ذکا خان عالم قانون حکمت	کہ دادی عقل کل بر دست او بوس
شب آدینہ و بستم ز شوال	بعزم کوچ زد زین کوچگہ کوس

خسرو گفت از سر افسوس تاریخ	شد از دنیا مسیح وقت افسوس سنه ۱۲۰۸ھ

یک اضافه شد سنه ۱۲۰۹ھ جعفر میگوید که باندک تامل تاریخ تکمیل میرسد ز دنیا شد مسیح وقت دردا

مسجد فتحپور زوجۂ زین العابدین یعنی مصری بیگم مادر نواب باقرعلیخان در فتحپور که ۱۲ میلی تا بین کانپور و الہ آباد واست مسجدی تعمیر ساخته و مولوی فائق تاریخش چنین گفتند

مادر باقرعلیخان بیگم عفت سرشت	مریم ثانی نجاتون قیامت منتسب
کرد چون تعمیر مسجد درمیان فتحپور	از برای گفتن تاریخ بودم مضطرب
گفت هنگام سحر هاتف که فائق زود خیز	مسجد[1] والا بنا کردید اسجد واقترب

سنه ۱۲۱۳ھ

درکتاب الف اقترب بنود سنه ۱۲۱۲ھ تحریر بودند۔

سنه ۱۲۱۲ھ

نواب آصف الدوله خلف نواب شجاع الدوله بعد وفات پدر بتاریخ بست وپنجم ذی القعده سنه ۱۱۸۸ھ بر مسند امارت در فیض آباد نشست بعد ازان لکھنؤ را دارالامارت خود ساخته ملبس از حکومت بست وسه سال وچند ماه بتاریخ بست وهشتم ربیع الاول سنه ۱۲۱۲ھ روز پنجشنبه وقت چاشت وفات یافت و در امام باڑه ساخته خود در لکھنؤ دفن شدند۔ قطعه

گلشن عشرت بتاراج خزان شد ای ندیم	شامهٔ استشمام حسرت می نماید از نسیم
آصفی کین نه صدف را گوهر شهوار بود	آن در شهوار رفت از دهر عالم شد یتیم
لکھنؤ بی آصف است و آسمان بی آفتاب	شهر یونان بی مسیح وطور سینا بی کلیم
دارد آصف عشرتی در صحن آصف باغ خلد	انبیا همدم سلیمان همنشین آصف ندیم
نقشبند کاف و نون بهر تربت آصف نوشت	ها هنا روح و ریحان وجنت النعیم

سنه ۱۲۱۲ھ

[1] مورخ تصرف در آیهٔ قرآنی نمود و در صفت مسجد لفظ والا موزون کرد ۱۲

ایضاً (سند فرش بزیر پای حسین) (بزیر زمین حیف شد آفتاب) (آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد)

سنہ ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۲۱۲ھ

شخصی از لفظ (غریب) تاریخ یافتہ کہ ناگوار طبع جعفر شد و این قطعہ موزون نمود

سنہ ۱۲۱۲ھ

قطعہ

شکر حق بحث امامت بھی ہوئی طی جعفر	دل شیطان لعین ہو گیا پارہ پارہ
پوچھا آصف سے نکیرین نے کتنے ہیں امام	دکھا ہر ایک سے چار رنے پارہ پارہ (۱۲ ۱۲)

۲۶ ۲۳۶ ۵۰ ۴۰۴ ۶۰ ۲۰۶ ۲۰۰

سنہ ۱۲۱۲ھ

وزیر علیخان متبنای نواب آصف الدولہ

بہادر بر مسند نشست و آئندہ بعد چہار ماہ باشارہ بہو بیگم صاحبہ مسٹر جان شور صاحب ورا طلبیدہ قید نمودند بعد چندی اورا بنارس فرستادند سوم شعبان سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق یکم جولائی سنہ ۱۷۹۸ء نواب سعادت علیخان را بر مسند امارت نشانیدند شعر تاریخ قید وزیر علیخان گفتند

لعنت ہمہ بر نمک حرامان

سنہ ۱۲۱۲ھ

ایضاً قطعہ

بی بی بیگم حسن رضا خان اور الماس زنانہ مجموع کل	تکبیت و تحسین اور تفضل اشرف سسر دیوانہ
بیچا کیا وزیر علی کو ہے وہ مردانہ سنہ ۱۲۱۲ھ	سر سے حروف ان سا تا روہن ہو تاریخ شہانہ

نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر مرحوم بتاریخ چہارم شعبان سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق بست و یکم جنوری سنہ ۱۷۹۸ء بر مسند امارت نشست

گفتا بگو سعادت با صد سعادت آمد
۴۵ ۵۳۵ ۹۰ ۵۳۵

سنہ ۱۲۱۲ھ

تاریخ جلوس از جعفر بگو کہ رسید بتو جامہ وزارت باد
۶ ۶۱۴ ۴۹ ۴۰۸ ۱۳۴

بجاہ و حشمت و اقبال باشد

سنہ ۱۲۱۲ھ

تاریخ روضہ یعنی گنبد یعنی نقل ضریح جناب عباس علیہ السلام کہ در لکھنؤ از نام درگاہ حضرت عباس علمبردار مشہور است از مرزا قتیل سے این گنبد جدید بنا سے سعادت است -

سنہ ۱۲۱۳ھ
ٹیپو سلطان

سنہ ۱۲۱۷ھ

والی میسور و سرنگ پٹن پسر حیدر علیخان ابن فتح نائک -

حیدر علیخان مرد سپاہی بود انجام کار راجہ را قید نمودہ بر ملک متسلط شد - سکہ -

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر اہنکار		لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

غرہ محرم سنہ ۱۱۹۷ھ انتقال کرد تاریخ (حیدر علیخان بہادر) بالجملہ بعد وفاتش پسرش ٹیپو سلطان

بعد دہم بیشود سنہ ۱۱۹۵ھ

بر مسند امارت نشست - سکہ -

سکہ زد در جہان با آسانی		شاہ ٹیپو سکندر ثانی

بست و ہشتم ذی القعدہ سنہ ۱۲۱۳ھ مطابق چہارم مئی سنہ ۱۷۹۹ء در جنگ انگریزان کشتہ شد

(حامی دین شہ زمانہ برفت)

سنہ ۱۲۱۳ھ

تاریخ مدرسہ کلکتہ ہشت صد و یک ہزار شد مدرسہ و سالش بجا صوری و معنوی
۶۰۵ ۹۴ ۳۶ ۲۱۴ ۱۳۲ ۵۱ ۳۹۱ ۶

سنہ ۱۸۰۰ء

سنه ۱۲۱۶ھ

ذکر سپردن ملک نواب یمین الدوله سعادت علیخان بکمپنی بهادر که جمع آن یک کرور و سی و
پنج لک بود میان دوآبه مثل کوڑا اٹاوه و فرخ آباد گورکهپور و صوبه اله آباد وغیرهم این عهدنامه
بتاریخ دوم رجب سنه ۱۲۱۶ھ مطابق دهم نومبر سنه ۱۸۰۱ع در لکهنو تحریر یافت

خود بخود این ملک و رنگی گرفت ــ (ملک ز نواب فرنگی گرفت)

سنه ۱۲۱۶ھ

سنه ۱۲۲۱ھ

وفات شاه عالم بادشاه بعمر هشتاد و دو سال بتاریخ هفتم ماه رمضان سنه ۱۲۲۱ھ مطابق نوزدهم
نومبر سنه ۱۸۰۶ع در شاهجهان آباد برحمت ایزدی پیوست مدت سلطنت که برای نام بود چهل و
هشت سال قمری و پنج ماه بود آه دریغا خامه زد رقم (شد جای او خلد برین)
سنه ۱۲۲۱ھ

و بر طرف بالین قبر این اشعار تحریر اند

قطعه

سنه ۱۲۲۱ھ

شد مهر اوج تاجوری در نشیب خاک
درد اکه از غبار کسوف اجل نهان
یعنی که شاه عالم عالم پناه کرد
زین عالم انتقال به نزهت گه جنان
سید نوشت خامه معجز طراز من
بینی که سال آن نست ز هر مصرعش عیان
وی ز آفتاب روی زمین بوده بیش ازین
در شد آفتاب زیر زمین آه و اهمان

الف ممدوده را دو عدد گرفته ۱۲ ــ ۱۲۲۱ھ
الف ممدوده را یکعدد گرفته ۱۲ ــ ۱۲۲۱ھ

ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاه ثانی ابن شاه عالم بادشاه غازی ولادت او بتاریخ شب
چهارشنبه هفتم ماه رمضان سنه ۱۱۷۳ھ یکهزار و یکصد و هفتاد و سه از بطن مبارک محل بوقوع آمده ـ
بعد وفات پدر بعمر چهل و هشت سال بتاریخ هفتم ماه رمضان سنه ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۱ نومبر سنه ۱۸۰۶ع
در دهلی بر تخت نشست مولوی امام بخش صهبائی در جلوس گفته ـ

قطعه

ببر چو کرد لباس خلافت اکبر
سروش غیب ز روی بدیهه یک ناگاه

بشرف دولت و اقبال و عزت مانوس
بهیز عشرت پرویز گفت سال جلوس

۱۲۲۰ تعمیه ۱ — سنه ۱۲۲۱ھ

بسیم و زر زده خوش سکه جهانبانی
چراغ دودهٔ تیمور اکبر ثانی

سنه ۱۲۲۲ھ

میان متھو پیرزاده ساکن لکھنؤ خادم تربت شاه مینا صاحب۔

قفس جسم را میان متھو
رفت نوک دم و دو بازویش

بپرید و پرید از درگاه
از حق شد و پاک ذات الٰهی

سنه ۱۲۲۹ھ

نواب یمین الدوله سعادت علیخان بتاریخ چهارم شعبان ۱۲۱۳ھ موافق ۱۳۶۰ ۱ ۱۳۴۹ — ۱۲۲۳ھ سنت یکم جنوری سنه ۱۷۹۸ع

بر مسند امارت نشست و بتاریخ دوم رجب ۱۲۲۹ھ مطابق یازدهم جولائی سنه ۱۸۱۴ع نواب یمین الدوله سعادت علیخان مرحوم
انتقال فرمود سه (آه شد گنج سعادت در زمین) ۱۲۲۹ھ الیضا (دستور جهان بجنت آمد) ۱۲۲۹ھ
الیضا هاتف بگفت (آه شده لکھنؤ خراب) ۱۲۲۹ھ

سنه ۱۲۳۰ھ

پل نوبسته متصل درگاه قدم رسول بانیش رای جهنی لال صاحب رای مورخ تاریخش گفت

چشمهٔ فیض و سخارای زمان جهنی لال
سال تاریخ بتالیش ز سر دین دریاب

ساخت این پل که بدرگاه خدا شد مقبول
پل نوبسته براه قدم پاک رسول

۱۲۲۶ تعمیه ۴ — ۱۲۳۰ھ

سنه ۱۲۳۲ھ

وزیر علیخان — تاریخ وفات وزیر علیخان (روای دنیا م) —
۱۲۳۲ھ

سنہ ۱۲۳۵ھ

جارج دی تھرڈ	یعنے وفات جارج ثالث بادشاہ انگلستان ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ھ مطابق بست ونہم جولائی سنہ ۱۸۲۰ء از مولف ـ جارج ثالث) دفگندتاج از سر فرق ۱۲۳۵

سنہ ۱۲۳۶ھ

شاہ اجمل احمد	الہ آبادی ۵ رشاہ اجمل کرد رحلت گفتہ آہے برکشید) ۱۲۴۲

سنہ ۱۲۳۶ھ

دروازۂ نقارخانہ درجوار درگاہ شاہ مردان دردہلی صادق علیخان در سنہ ۱۲۳۶ھ بنا کرد

ساخت بر آستانۂ حیدر		چونکہ صادق علی بناے رفیع
گفت دنقارخانۂ حیدر		سال تاریخ آن بنا صادق

درعبارت سنہ ۱۲۳۶ھ وزیر مصرع تاریخ سنہ ۱۲۲۹ھ تحریر است ـ سنہ ۱۲۲۹ھ

سنہ ۱۲۳۹ھ

مولانا شاہ عبدالعزیز	دہلوی ـ ریاسر تلطف دعلم رضی اللہ عنہ) تعمیہ ۳۰ ۱۲۰۹

۱۲۳۹ھ

نواب غازی الدین حیدر سلطان اودھ بعد وفات پدر خود در سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۴ء بر مسند امارت نشست وبعد پنجسال برضامندی گورنر جنرل بہادر تاج وتخت مرتب ساختہ بر تخت شاہی نشست

در سنہ ۱۸۱۹ء

سنہ ۱۲۳۴ھ — قطعہ

بر تخت چو بادشاہ غازی بنشست	صد شکر خدا داد امان مردم
تاریخ جلوس او مبارک باشد	در ماہ ذی الحجہ شنبہ باہیژ دہم

از شاعری تاریخ وزارت (بگو سعید بتو دائما وزارت باد) سنہ ۱۲۳۴ھ
۱۴۴ ۴۰۸ ۵۶ ۶۱۴ ۶

ایضا تاریخ بادشاہت از شیخ ناسخ مرحوم — سنہ ۱۲۲۹ھ
(بگو ناسخ کہ ظل اللہ گردید)

سنہ ۱۲۳۴ھ

وفاتش بست و ہفتم ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ھ مطابق ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ع

تاریخ انتقال از بابہ نیاز	رضوان بگفت جنت علیا مقام یافت

شیخ امام بخش ناسخ گفت ۱۲۳۶

گذشت تاریخ مصرع استاد	ای لبا آرزو کہ خاک شدہ

نیمہ سنہ ۱۲۴۳ھ

از جعفر

شاہ ملک اودھ بہ خلد مقیم — بگو جعفر کہ (ظل اللہم افسوس) — (مقیم خلد بگو) بادشاہ ملک اودھ
۳۰۶ ۹۰ ۱۶ ۶ ۱۱۰۶۳۴ — سنہ ۱۲۴۳ھ — ۱۹۰ ۳۴ ۳۱۳ ۹۰ ۱۶ — سنہ ۱۲۴۲ھ — سنہ ۱۲۴۳ھ

در سنین عیسوی شاہ اول غازی الدین حیدر صاحب دول
۳۰۶ ۳۶ ۱۰۱۸ ۹۵ ۳۱۳ ۱۸۱ ۴۰
سنہ ۱۸۱۹ع

سنہ ۱۲۴۴ھ

مولانا غلام علی آزاد — از سادات علوی است و از مریدان میرزا جانجانان مظہر — ولادتش سنہ ۱۱۵۴ھ شاعری گفتہ

چو نجم چرخ ہدی حضرت غلام علی	شدہ ظہور سخن در جہان جہان بشگفت

سن ولادت شریفش چو جست احتدل		مہ سپہر ہدایت شدہ طلوع بگفت

تاریخ وفاتش ؎

سنہ ۱۱۵۶ھ

رُزِقْنَا اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

۹۱۸ ۶۶ ۱۵۶

سنہ ۱۲۴۰ھ

سنہ ۱۲۴۲ھ

نواب معتمد الدولہ بہادر ضیغم جنگ نائب بادشاہ غازی الدین حیدر بہادر مشہور بہ آغا میر سلطان وقت محبوس نمود و معزول ساخت صاحب رای مورخ گفت ؎

آج اس گھر کا سنیچر اوترا

سنہ ۱۲۴۲ھ

بعد محبوسی چند ماہ از قید رہائی یافتند شاعری فرد تخلص گفت ؎

محاق خدع سے نکلا وہ ماہ کنعان گہ

سنہ ۱۲۴۲ھ

در کانپور وفات یافتند بروز دوشنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۷ھ مطابق ہفتم مئی سنہ ۱۸۳۲ع تاریخ از ناسخ مرحوم ؎

	گزشت از دار فانی ناگہاں ہائے دوشنبہ پنجم ذی الحجہ الوا ی		دلا نواب ضیغم جنگ امروز نوشتم سال تاریخ وفاتش

سنہ ۱۲۴۷ھ

سنہ ۱۲۴۵ھ

نواب سید فضل علیخان اعتماد الدولہ ضیاء الملک سہراب جنگ بعہدہ وزارت سرفرازی یافتند تاریخ انتقالش از نواده شان سید محمد جعفر

(ضیاء الملک عالیجاہ صد حیف)

سنہ ۱۲۴۵ھ

شاعری این قطعه وقت تقرر وزارت گفته قطعه

با وج مسند عزت نشست چون نائب	ز فیض حجله نشینان هودج عصمت
مورخش بسر فیل فکر رفت و بگفت	گرفته از سر آنکس دبیری بری دعت عت

۱۲۴۲
سنه ۱۲۴۳ھ

نواب فضل علیخان مرحوم از سادات بارهه بودند خسر شان سید صادق علیخان برادر سید نجف علیخان داروغه فیلخانه شاهی بودند) از حکیم سید ضامن علیصاحب جلال ابن جناب حکیم سید اصغر علیخانصاحب که از اولاد سید نجف علیخان بودند نیز همین تحقیق شد و در روزنامچه حضرت والد مرحوم هم تحریر است که در دهلی چاردهم ذی الحجه سنه ۱۲۵۲ھ سید نجف علیخان صاحب طعام دعوت فرستاده بودند۔

سلیمان جاه نصیر الدین حیدر بهادر بادشاه لکهنو بتاریخ بست و هشتم ربیع الاول سنه ۱۲۴۳ھ مطابق بستم اکتوبر سنه ۱۸۲۷ع جلوس فرمودند —

تاریخ از صاحب دراکی

(اب هوا هرزا نصیر الدین حیدر بادشاه) ایضاً (جاودان سلطنت هند مبارک باشد)
۳۰۶ ۲۶۳ ۵۹ ۵۴۹ ۶۵
سنه ۱۲۴۳ھ سنه ۱۲۴۳ھ

میرزا محمد یوسف پسر میرزا ابوطالب خان مذهب علیه ی قبول کرد مؤلف گفت ؎

(بخشش روح القدس باد ابرو)

سنه ۱۸۲۷ع

سنه ۱۲۴۴ھ

نواب سکندر جاه	حیدرآبادی ابن نواب نظام علیخان بهادر بعد وفات پدر

در حیدرآباد دکن بر مسند امارت نشست بتاریخ ۱۱ ذی قعده سنه ۱۲۴۴ھ مطابق بست و سوم مئی سنه ۱۸۲۹ع و در سنه ۱۸۴۴ع درگذشت شیخ امام بخش ناسخ گفت قطعه

دلا نواب آصف جاه مغفور — ازین دار فنا شد ہای افسوس
ندا آمد پی تاریخ ز غیب — دکن تاریک شد ایوای افسوس

سنه ۱۲۴۴ھ

تاریخ ولادت جان ولیم بیل خلف الصدق مؤلف کتاب مفتاح التواریخ بتاریخ چهاردهم ذی القعده سنه ۱۲۴۷ھ مطابق سیزدهم اپریل سنه ۱۸۳۲ع قطعه

گلی شگفت بباغ مراد راحت جان — که شد معطر ازو هم دماغ جان و روان
گلی چه گفتم نی نی خجسته فرزندی — که ساخت خانهٔ دل را چو شمع نور افشان
دو هفته رفت ز ذی قعده و ز ماه اپریل — گذشته شانزده و آنگاه آمده بجهان
نهادمش لقب و نام جان ولیم بیل — از آنکه به ز دل و جان هست و خوش ز روان
ز نرگس و گل نسرین گلاب و گل سوری — ز سنبل و گل لاله و سوسن و ریحان

۲۳۱ ۴۲۰ ۵۳ ۳۲۶ — ۱۳۲ ۱۱۶ ۱۶۷ ۲۶۹

کل اعداد هر دو مصرعه سنه ۱۸۳۲ع

دگر بنفشه و گل نسترن بدستم داد — بگفت سال عرب زین بدان سنجی زان

۴۳۷ ۸۱۰

سنه ۱۲۴۷ھ

ایضاً

بجو سال میلاد ای خوش خصال — ز فرخنده فال و بدیع الجمال

سنه ۱۲۴۷ھ

ایضاً

سال میلاد جان ولیم بیل — نونهال ریاض جان و دل است

سنه ۱۲۴۷ھ

سنہ ۱۲۴۸ھ شاہ پیر کریم عطا پیرزادہ	وفات شاہ پیر کریم عطا پیرزادہ حضرت سلون است و پسر شاہ پیر محمد پناہ سلونی ؎

چون خور چرخ چشت و برج اسد
گفت پیر فلک بلرزہ تمام

غرب ملک بقا پسندیدہ
قطب الاعظم زجای جنبیدہ
۱۲۴۸ھ

سنہ ۱۲۵۰ھ حکیم مہدی مرحوم	تاریخ معرمولی حکیم مہدی مرحوم از تاریخ ؎

افتاد حکیم از مراتب
ازجای حکیم گشت درگیرا
سنہ ۱۲۴۸ھ

تاریخ لطرز نور قم کن
سہ مرتبہ نصف نصف کم کن
نصف نصف نصف نصف

سنہ ۱۲۵۰ھ مولانا شاہ ابو سعید	تاریخ وفات شان ؎ ستون محکم دین نبی فتادہ زپا سنہ ۱۲۵۰ھ

میرزا کاظم علیخان ؎ رپا آلہی بجنان با دموسی کاظم،
سنہ ۱۲۴۹ھ

از علق آویختہ شدن نواب شمس الدین خان ؎ حیف زشمس الدین خان،
سنہ ۱۲۵۱ھ

سنہ ۱۲۵۳ھ

جلوس ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ بر تخت سلطنت انگلستان ہندوستان

سنہ ۱۸۳۷ء مطابق شانزدہم ربیع الاول سنہ ۱۲۵۳ھ بعمر سی و یک سال۔

تاریخ از مؤلف

سال تاریخ جلوسش بالفتح و شکل		عقل گفت او باد زیر سایۂ فضل اکبر
۵۸۴		۱۲۵۳ ۵۸۴ ۱۸۳۷ء

وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق ہفتم جولائی سنہ ۱۸۳۷ء

گفتیم جنان مسکن نصیر الدین حیدر بادشاہ

سنہ ۱۲۵۳ھ از جعفر ایضاً

ہاتفی گفت از سر افسوس		بار غم رفت بادشاہ اودھ
		۲۴۳ ۶۸۰ ۳۱۳ ۱۶

۱۲۵۲ھ تعمیہ ۱ ۱۲۵۳ھ

ابو المظفر معین الدین محمد علیشاہ عم نصیر الدین حیدر مرحوم بعد حکومت چند ساعت منا جان کہ دستگیر شد بر تخت نشست چہارم ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ

تاریخ از مؤلف

سال اجلاس با حروف شیخ		خلد اللہ ملکہ گفتم
مؤلف لفظ اللہ را سی و شش گرفتہ یعنی الٰہ		۶۶۵ ۵۸۸ ۱۲۵۳ھ
ایضاً شاعر دیگر گفت شاہ با دعای خیر و حسن عیسوی شغف		باد ام سر بر و تاج مبارک ترا دوام ۱۸۳۷ء
ایضاً از شاعر دیگر شہ عرش تمکین ملک اقتدار		چو گردید پشت و پناہ اودھ

سروش از سر دولت آواز داد		محمد علی گشتہ شاہ اودھ	
ن ایضاً جعفر گفت		۳۲۲ ۶۲۵ ۲۰۲ ۱۲۴۹	
بتخت پدر رونق افزا گشت		محمد علی بادشاہ اودھ	
۶۲۲		۱۶ ۳۱۰ ۲۱۲	

سنہ ۱۲۵۳ھ

سنہ ۱۲۵۸ھ

روز سہ شنبہ پنجم ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ھ انتقال فرمودند

رفت شاہ اودھ بملک قدس

۶۸۰ ۲۱۲ ۱۶ ۹۲ ۱۶۴

سنہ ۱۲۵۸ھ

ایضاً از جعفر

بجوید دو تاریخ مرگ و جلوس		مبصر سخن سنج روشن ضمیر
نشستہ بر اورنگ تا پنجسال		محمد علی شاہ گردون سریر

۱۲۵۰ ۳

سنہ ۱۲۵۳ھ

سنہ ۱۲۶۲ھ

مناجان

تاریخ رفیع الدین حیدر محمد مہدی میرزا فریدون بخت عرف مناجان
کہ برای چند ساعت بادشاہ شدہ بودند و اسیر و قید فرنگ شدہ در رنگون انتقال فرمودند
۱۶ محرم سنہ ۱۲۶۲ھ   صد آہ از ہستی رفت) ایضاً از جعفر (اندر لحد ہی رفیع الدین حیدر میرزا

۱۰ ۴۸۲ ۶۵۰

سنہ ۱۲۶۲ھ   سنہ ۱۲۶۲ھ

ایضاً از فریدون بخت گم کن ملک را

سنہ ۱۲۶۲ھ

سنہ ۱۲۶۲ھ

انتقال بادشاہ بیگم صاحبہ در رنگون

ثانی بلقیس بودہ حیف بیگم بادشاہ

سنہ ۱۲۶۲ھ

وفات محمد اکبر شاہ ثانی ابن شاہ عالم بادشاہ بروز جمعہ بست ہشتم جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق بست وہشتم ستمبر سنہ ۱۸۳۶ء ہ

سال تاریخ او زغم اکبر (۱۲۶۳)		پای شادی شکستہ احمد گفت

ابو المظفر سراج الدین بہادر شاہ ابن محمد اکبر ثانی بادشاہ غازی روز سہ شنبہ بست ہشتم شعبان سنہ ۱۱۹۰ھ از بطن لال بائی متولد شد خطاب ابو المظفر زیادتی شصت و دو عدد است شاید چنین باشد (ابو ظفر بہادر) بعد انتقال پدر بست وہشتم جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۳ھ بر تخت نشست (چراغ دہلی) تاریخ شد یک لک روپیہ ماہوار از کمپنی می یافت ۔ از کتاب واقعات ہند ۱۲۵۳ھ

	قطعہ	

سراج دین بو ظفر مسافر وہ سوی جنت ہوا روانہ
کہ جسکے باعث می خوشی سے چھلکے ہاتھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سو اب بھی مطابق اسکے ۱۲۵۳ھ
سروش غیبی نے سال رحلت کہا دبجھا ہے چراغ دہلی سنہ ۱۲۷۹ھ

تاریخ میرزا سلیمان شکوہ ہ رحمت خدا سنہ ۱۲۵۳ھ

فتح غزنی ہ چون سر شر را شکستم زفتح غزنی شد عیان ۔ بعد تخرجہ عدد سنہ ۱۲۵۵ھ
۱۵۵۵
۳۰۰
سنہ ۱۲۵۵ھ

تاریخ انتقال مہاراجہ رنجیت سنگھ از مؤلف قطعہ

ہزار و ہشتصد و پنجاه و پنج ہجری بود	کہ رفت والی پنجاب سوی ملک عدم
گرفتہ پای ادب دل ز بہر تاریخش	ز بُرد راجہ رنجیت سنگھ کرد رقم
سنہ ۱۲۵۵ھ	۱۲۵۳ سنہ ۱۲۵۵ھ

ثریا جاه امجد علی شاه بعد انتقال پدر در ماه ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ھ بر تخت نشست

تاریخ از بخشی الفت رائے

مصرع برجستہ ز ہاتف شنید	تاج و اورنگ مبارک لشاه ۴ ۶ ۲۷۷ ۲۶۳ ۳۰۸

سنہ ۱۲۵۸ھ

تاریخ انتقال از منشی مظفر علی اسیر

گفت زشد امجد علی جنت مکان واصل بحق
۳۰۴ ۴۸ ۱۱۰ ۴۵۳ ۱۱۱ ۲۳۰
سنہ ۱۲۶۳ھ

در فتح ملک پنجاب از امیر حسین خان بسمل سہ کرد فتح در پنجاب انگریز

سنہ ۱۲۶۲ھ

ایضاً بگو مژدهٔ فتح لاہور بادا	مبارک مبارک مبارک مبارک کل اعداد

۶۹۴ — ۱۰۵۲ھ

ایضاً داورم رو کرده در ملک عدو	حملہ کرد دلم مسرور کرد سنہ ۱۸۴۶ع
در سر در آورد دل مصرع سال	داورم لاہور را محصور کرد

سنہ ۱۲۶۲ھ

ایضاً

چون کرد لارڈ صاحب تسخیر ملک لاہور | تاریخ گفت ہاتف پنجاب شد مسخر
سنہ ۱۲۶۲ھ

سنہ ۱۲۶۵ھ
تاریخ فتح ملتان از مؤلف ؎

شکستم فرق دیوان ملراج | بدل گفتم مبارک فتح ملتان
۱۲۶۲

اصل کتاب انجا تمام شد از انجا جعفر میگوید
سنہ ۱۲۶۵ھ

تاریخ تخت نشینی حضرت واجد علی شاہ بادشاہ اودھ ۲۶ صفر المظفر

سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۷ء

جلوس ؎ ملک رونق تاج شاہی فزود
سنہ ۱۲۶۳ھ

سنہ ۱۲۶۹ھ

میلہ جوگیانہ
ندا آمد نشاط افزای خاطر
سنہ ۱۲۶۹
سنہ ۱۲۶۹ھ

انتزاع سلطنت
(مرگ انبوہ یہ انجمن نشاطی دارد)
سنہ ۱۲۷۱ھ
سنہ ۱۲۷۲ھ

تاریخ انتقال جناب عالیہ و سکندر حشمت

دو بارہ مصرع تاریخ و سال باید خواند | دو پارہ قلب ہمہ از دو صدمہ جانکاہ
۱۳۴
سنہ ۱۲۶۴ھ

تخت نشینی برجیس قدر محمد رمضان علیخان و غدر در ہندوستان

ماہ جون سنہ ۱۸۵۷ء

ع رکن دین کیوان مکان برجیس قدر انجم سپاہ

سنہ ۱۲۷۳ھ

کہ بعد چندے شکست خوردہ بطرف نیپال رفتند و تا حیات در انجا ماندند۔

تاریخ سلطین آباد مقبرہ امجد علی شاہ بادشاہ اودھ "آرامگاہ ظل اللہ"

سنہ ۱۲۶۴ھ

تاریخ انتقال واجد علی شاہ بادشاہ اودھ قطعہ

در دسمبر بست و یک رفتہ ز دنیای دنی
بہر تاریخ سیحی مصرعہ جعفر بخوان

بے خطا مظلوم مسکین بادشاہ بے وطن
ظل حق واجد علی شہ در جنان بنیت چمن

سنہ ۱۸۸۷ء

ایضاً

شہر عزا کی قیصری کو چھپ گیا ماہ اودھ
آسودہ دل ہے خلد میں واجد علی شاہ اودھ

سنہ ۱۳۰۵ھ

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ ہذا یعنی خلاصہ مفتاح التواریخ ماہ جولائی ۱۹۱۲ء میں چھپ کر شایع ہو گیا اسمیں ۵ھ سے لیکر سنہ ۱۳۰۵ھ تک کی تاریخیں جہانتک دستیاب ہو سکیں درج کیں۔

صحت نامه کتاب خلاصة المفتاح

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳	۱	سنه ۳۵هـ	سنه ۱۳۴۱هـ
〃	۳	گشته	گشت
۵	۶	۲۵۵	۲۵۵هـ
〃	۱۲	۰۵	۵۰
۶	۲	یا	با
〃	۸	نمو	نمود
۷	۶	۲۳۵	۲۲۵
۹	۱۳	مولف این بزرگ	مولف تاریخ این بزرگ
۹	۱۰	مولف این بزرگ را	مولف تاریخ این بزرگ را
۱۱	۳	بهرو ۹۷	بهرو ۲۶۶
۱۱	۱۵	دال و ذال	دال ذال
۱۳	۱۴	بزنیه	یزنیه
۱۴	۱۳	از تصنیف جامی از مولانا	از تصنیف مولانا
۱۵	۱۴	شیخ بیچو ۹۹۱۰	[illegible]
[illegible]	۱۳	سنه ۹۰هـ	سنه ۸۹۲هـ
۱۶	۱۰	خسرو دین	خسرو دین
۱۸	۱۵	سنه ۱۶۳۰هـ	سنه ۱۵۳۰ء
۱۹	۱۵	سنه ۹۳۰هـ	سنه ۹۴۲هـ
۲۰	۱۰	بادشاه جوان دولت	بادشاه جوان دولت
			بقصد [illegible]
			لفظ الدین [illegible]

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۱۲	تاریخ ز آلش	تاریخ او ز آلش
۲۲	۶	سنه ۹۵۳هـ	سنه ۹۵۶هـ
۲۳	۱۵	۹۰۳هـ	سنه ۹۵۴هـ
〃	۱۸	کی ۲۹	۳۹
۲۴	۸	۹۵۹ ۹۵۸هـ	۹۵۹ ۹۵۸
〃	۱۳	۹۶۳هـ	۹۶۲هـ
۲۵	۲	نسبت	بسبت
۸	۳	۹۰۹	۱۵۹۹
〃	۶	در حصار امرکوت از توابع امرکوت ثلمو	در حصار امرکوت از توابع ثلمو
۲۸	۱۲	(قطب طریقت) نماند	(قطب طریقت نماند)
۳۲	۱۹	۹۱۴هـ	سنه ۹۶۴
۳۳	۱۹	۹۶۶	۰
۳۵	۱۱	شد را به رقم	شد را برقم
۳۶	۱۶	فوت اکبر شد	فوت اکبر شاه
۳۹	〃	بود	بو
۴۰	۱۱	نوشت	نوشته
۴۱	۹	شعقد	معتقد
۴۳	۱۲	نگو	بگو
۴۴	۱۰	صوم سیوم	صوم و سیوم
۴۵	۱۱	یعنی روی جبل	از روی جبل
〃	۱۵	بارحمت قرین باد	بارحمت قرین باد

صحت نامهٔ کتاب خلاصة المفتاح

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۱۸	عمارت اوچینین	عمارت اوجین
۴۹	۳	علی بن	علی ابن
۵۳	۸	بیدل خان	بیجے بدل خان
۵۶	۱۲	شاہیزدہ	شاہزادہ
۵۷	۶	علی مراد	علی مردان
〃	۱۲	امداد	اعداد
〃	〃	حذت	حذف
۶۹	۳	اوتاریخ دریافت کرد	دو تاریخ دریافته کرد
۷۰	۱	ایضاً گفته	ایضاً سه گفته
〃	۸	دار البقا	دار بقا
〃	۱۱	ایضاً دل سه	ایضاً سه دل
〃	سطر آخر ۲۰	•	سه تای سطو قبرا کشیده چار صد گرفت ۱۲
۷۲	سطر ۱۶	سه شاید ملا محمد سعید میشود ۱۲ از جعفر د ملا	از جعفر ز ملا
۷۳	۱	ان شانئك هوابتر	ان شانئك هو الابتر
〃	۲	افتاد عبد کس	افتاد عبد الله وکیل
〃	۵	قید ولو قتل شد	قید و قتل شد
〃	۱۰	فتح صدر آباد	فتح حیدر آباد
۷۴	۵	خالی غرابت	خالی از غرابت
〃	۱۴	ملعون ودستان	ملعون و دودستان
〃	سطر	سه چه عجب الخ	•
۷۶	۱۰	محمد سیه	محمد سعید
〃	۱۲	کہ ریا	کہ بہانش

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۷۶	سطر آخر	اسحق	اسحاق
〃	〃	اکبر ٭	اکبر شد ٭
۷۷	آخر	کتاب فقط	کتاب لفظ
۷۸	۴	راچه	راجه
〃	۱۵	الاخری	الاخر
۸۰	۲	ور ظاهر	و ظاهر
〃	۱۸	زنده ام	زنده ایم
〃	〃	پشت من	پشت او
۸۱	۸	و مولف	مولف
〃	۱۰	نفر مودر مصرع	نفر مودند مصرع
〃	۱۲	یکصد گرفته	یکصد دگر گرفته
〃	۱۸	نقی	نقی
۸۲	۹	مشهو	مشهور
۸۳	۳	جلوس ۱۱۱۸ھ	جلوس ۱۱۱۸ھ
〃	۱۰	۱۱۲۲ھ	۱۱۲۴ھ
۸۴	۱۲	فرح سیر	فرخ سیر
〃	۱۵	فرح اریک	فرخ اریک
۸۵	۶	بادشاه	باشاه
〃	۱۲	(عداد (با) کم	اعداد (یارا) کم
〃	آخر	سه ۹۱۳۴	•
۸۶	آخر	یکصد و چارده	یکصد و چارده ۱۱۱۴ھ
۸۷	۴	سه ره	سه یره

صحت نامۂ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۴	جاہ دولت	جاہ و دولت
۸۸	۱۶	در نصف محرم	در نصف آخر محرم
۸۹	۳	نظر آن	نظران
〃	۱۰	بجستی گری	بخشی گری
〃	۱۲	از زیر نگہبانے	از زیر نگہبانے
۹۰	۱	فال امیر الامراء	نال امیر الامراء
〃	۳	قلا وجہدار	قلادہ جہدار
〃	۱۱	فی	فی
〃	۱۸	وفار	وقار
۹۰	۱۹	از ور چشم	از و چشم
۹۱	۱۰	الحسنی و زیادہ	الحسنی و زیادۃ
〃	۵	صاحب البرکا	صاحب برکات
〃	۸	اژ اژ د	ارادہ
۹۱	۱۶	ترائین	ترائین
۹۲	۱	شاعریک	شاعر یک
〃	〃	سخصی	شخصی
〃	۴	شتبہی با	شبیہے با
〃	۱۳	تاریحش	تاریخش
۹۳	۱۰	مہرولی	مہرولی
〃	آخر	امیر ولی	میر ولی
۹۴	۱۴	اعداد	اعداد ۵
〃	۱۷	از یحیا	ز یحیا

خلاصۃ المفتاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۴	رتزاد	نژاد
〃	۸	لکھنئو) ۱۲ مولف	لکھنئو مولف ۱۲
۹۵	۱۷	کیزار	یکہزار
۹۶	۴	ہیرزا	میرزا
〃	۶	دل آئینہ	دلم آئینہ
〃	آخر	بیدار	بیدار
〃	〃	برد	برد
۹۹	۱۰	پسدا	پیدا
〃	۱۴	بعد جندے	بعد چندے
〃	۱۵	کفت	گفت
〃	۱۶	تاریخ	تاریخ
۱۰۰	[illegible]	فتاد در لیگانہ ز زلف دستہ	فتاد حیف صد دریگانہ از زلف دلبر
〃	سطر آخر	ایطالی جلی	ایطالے جلی
۱۰۲	۲	رنجھاناتھ سنگھ	رنجھاناتھ سنگھ
۱۰۲	۵	تاریحش	تاریخش
۱۰۲	۱۱	بصد بگا	بصد بکا
۱۰۳	۱۰	بست	ہست
〃	آخر	جوان یار با یوسف نگار رفت ۱۱۵۲ھ	جوان یار با یوسف نگار رفتہ ۱۱۵۲ھ
۱۰۴		بپری	ببری
۱۰۵	آخر	ہما نجابہ جلی اقامت انداخت	ہما نجا زجلی اقامت انداخت
۱۰۶	۳	۱۱۸۲ھ	۱۱۸۰ھ

صحت نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
"	۱۳	سناه	شاه
۱۰۷	۹	ہتت	ہشت
"	۶	نوتب	نوبت
"	۱۲	قلعہ ۵۸	قلعہ
۱۰۸	۱۸	با	باشد
۱۰۸	آخر	بر مزار ما	بر مزارش
۱۱۰	۶	گفتہ	گفت
۱۱۰		تاریخ مسجد تحسین علیخان لکہنئو برحاشیہ علمی	تاریخ مسجد تحسین علیخان لکہنئو برحاشیہ علمی
۱۱۱	۱۰	ذی القعدد	ذی القعده
۱۱۱	۱۱	برسند امارت در	برسند امارت در
		فیضی باد نشیت	فیضی باد نشست
۱۱۲	۱۰	اورا بنارس	اورا بطرف بنارس
۱۱۳	۱۲	برقت	برفت
۱۱۵	۱۰	نواب یمین الدولہ	در صفحہ ۱۱۲ درج شد
۱۱۶	۵	گفتہ	گفتم
۱۱۷	۱۳	قطعہ ۶۳۳	قطعہ ۶۳۳
۱۱۸	۱	ہیچو	چو
۱۲۳	۱۶	فریدون بخت ۱۲۹۲ھ	۱۳۵۲ھ ۹۰
۱۲۵	۸	۱۲۸۸	۱۲۵۸
"	۱۲		سنہ ۱۸۴۶ء

خلاصۃ المفتاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۲	اینجا تمام شد از اینجا	اینجا تمام شد از اینجا
۱۲۷	بعد سہ	۱۲۰	۱۲۷
۱۲۷	۵	بعد چندہ	بعد چندے
"	۱۰	جعفر	جعفر
"	"	حل	ظل
"	"	ایضا	ایضا
۱۲۷	۱۸	سنہ ۱۹۲۳ میں چھپکر	سنہ ۱۹۲۲ میں چھپ کر
۱۲۷	۱۹	درج کین	درج کی گئیں ہیں

تمت